

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Wednesday, the 10th July, 1985

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (State Bank Building), Islamabad, at 9.30 A.M. Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللّٰهُ نَزَلَ اِحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتَابًا مَّتَشَابِهًا مَّثَانِی
تَقْشَعِرْ مِنْهُ جُلُودَ الَّذِیْنَ یُحْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ
تَلِیْنِ جُلُودَهُمْ وَقُلُوبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ذَلَّلْهُ
اللّٰهُ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَاءُ وَمَنْ یَضَلِّ اللّٰهُ فَمَا لَهُ
مَنْ هَادٍ اَنْ یُّنْفِقِیْ بِوَجْهِهِ سَوًّا الْعَذَابِ یَوْمَ
الْقِیْمَةِ وَقِیْلَ لِلظَّالِمِیْنَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ
كُذِبَ الدِّیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَوْهُمُ الْعَذَابُ مِنْ بَیْتٍ
لَا یَشْعُرُوْنَ فَاذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ فِی الْحَیْوَةِ الدُّنْیَا
وَالْعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرَ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَاَلْقَدْ
ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِی هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ
یَتَذَكَّرُوْنَ قَرٰنَا عَدْبِیًّا غَیْرِ ذٰی عَوَجٍ لَعَلَّهُمْ
یَتَّقُوْنَ

[ترجمہ - میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا رحمن اور رحیم ہے خدا نے نہایت
چھپی باتیں نازل فرمائی ہیں یعنی کتاب (جس کی آیتیں باہم ملتی جلتی ہیں اور وہ دھرائی جاتی
ہیں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے بدن
کے (اس سے) روٹکے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے بدن
اور دل نرم (ہو کر) خدا کی یاد کی طرف (متوجہ) ہو جاتے ہیں۔

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Wednesday, the 10th July, 1985

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (State Bank Building), Islamabad, at 9.30 A.M. Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللّٰهُ نَزَلَ اِحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتَابًا مَّتَشَابِهًا مَّثَانِی
تَقْشَعِرْ مِنْهُ جُلُودَ الَّذِیْنَ یُحْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ
تَلِیْنِ جُلُودَهُمْ وَقُلُوبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ذَلَّلْهُ
اللّٰهُ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَاءُ وَمَنْ یَضَلِّ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ هَادٍ اَنْ یُّنْفِقِیْ بِوَجْهِهِ سَوًّا الْعَذَابِ یَوْمَ
الْقِیْمَةِ وَقِیْلَ لِلظَّالِمِیْنَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ
كُذِبَ الدِّیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَوْهُمُ الْعَذَابُ مِنْ بَیْتٍ
لَا یَشْعُرُوْنَ فَاذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ فِی الْحَیْوَةِ الدُّنْیَا
وَالْعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرَ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَاَلْقَدْ
ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِی هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ
یَتَذَكَّرُوْنَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرِ ذِی عَوَجٍ لَعَلَّهُمْ
یَتَّقُوْنَ

[ترجمہ - میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا رحمن اور رحیم ہے خدا نے نہایت
چھپی باتیں نازل فرمائی ہیں یعنی کتاب (جس کی آیتیں باہم ملتی جلتی ہیں اور وہ دھرائی جاتی
ہیں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے بدن
کے (اس سے) روٹکٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے بدن
اور دل نرم (ہو کر) خدا کی یاد کی طرف (متوجہ) ہو جاتے ہیں۔

بہی خدا کی ہدایت ہے وہ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں بھلا جو شخص قیامت کے دن اپنے منہ سے برے عذاب کو روکتا ہو (کیا وہ ایسا ہو سکتا ہے جو چین میں ہو) اور ظالموں سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم کرتے رہے ہو اس کے مزے چکھو۔ جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی تکذیب کی تھی تو ان پر عذاب ایسی جگہ سے آگیا کہ ان کو خبر ہی نہ تھی۔ پھر ان کو خدا نے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے۔ کاش یہ سمجھ رکھتے۔ اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ (یہ) قرآن عربی (ہے) جس میں کوئی عیب (اور اختلاف) نہیں تاکہ وہ ڈر مانیں۔

جناب چیئرمین : جزاک اللہ - سوالات -

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

جناب شاد محمد خان : پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین : جی - جناب شاد محمد خان صاحب !

Mr. Shad Muhammad Khan: Questions shall be put on the list of the questions in the order in which their notices are received.

جناب شاد محمد خان : ہمیں نوٹس مل گیا تھا جناب کہ لیکن کچھ سوالات جو پچھون آئے آج تک ان کا نمبر نہیں آیا۔ سیریل نمبر جو آج ہمیں ملا ہے اسی میں ایک سو آٹھ، ایک سو نو درج ہے لیکن سوالات کی فہرست ایک دو تین سے شروع کی گئی ہے۔ اس کی وضاحت کی جائے۔ یہ کیوں ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین : جیسے آپ کو یاد ہو گا پہلے دن وزیر محترم جس نے جواب دینا تھا ان کی غیر موجودگی کی وجہ سے سوالات پیش نہیں ہو سکے تھے اور ان کو ملتی کر دیا گیا تھا۔ اگر مجھے صحیح یاد ہے تو ہم نے سوال نمبر ۲۴ سے اس کا آغاز کیا تھا

دس تاریخ کے سوالات پہلے دن پوچھے گئے تھے اور پہلے دن کے جو سوالات تھے ان کو اس دن پر رکھا گیا ہے۔ جناب جاوید جیلو صاحب

Mr. Javed Jabbar: Sir, according to the provisional allotment of days for answering question's circulated on the 30th of June, there were specific Divisions of the Government which should be handled on each day.. In the light of this change would you clarify what the remaining days will deal with because we are unaware?

Mr. Chairman: It is no change. There was only a switchover to the questions which were ear-marked for 10th. They were actually brought to the first day and the questions which were to be answered on the first day they were put for the 10th. There was no change otherwise.

Mr. Javed Jabbar: Sir, for instance, the Health Division was allocated the 9th of July. I have a question for the Health Division which was not dealt with yesterday.

Mr. Chairman: On the 13th because 9th was declared a question free day.

Mr. Javed Jabbar: Thank you, Sir.

جناب چیئرمین : - جناب عبدالرحیم میر داد خیل صاحب !

PAYMENT OF HOUSE RENT ON THE MINIMUM OF PAY SCALE

1. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state, whether it is a fact that a Government servant is paid house rent allowance on the basis of minimum of his pay scale, whereas the deduction of house rent from his salary is made on the basis of the actual pay that he is drawing; if so, the reasons thereof?

Dr. Mahbubul Haq: Yes. The reasons for linking the house rent allowance with the minimum of the pay scale are, firstly, to allow this allowance at a uniform rate to all employees posted at a specific station and drawing pay in the same scale, and secondly, to keep the expenditure within reasonable limits.

The recovery of rent .. 5% of actual pay for residential accommodation provided by Government is nominal and is in-sufficient even to meet the cost of maintenance of the houses, whereas the house rent allowance is paid at 45% and 20% of minimum of the pay scale at specified bigger towns and other areas respectively, which comes to a substantial amount.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال =

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : کیا وزیر موصوف بتانا پسند فرمائیں گے

کہ دیہی علاقوں کے ملازمین کو کتنے فیصد ہاؤس رینٹ دیا جاتا ہے،

ڈاکٹر محبوب الحق : ان کو بیس فیصد دیا جا رہا ہے۔ چند ایک بڑے شہر ہیں جہاں پینتالیس فیصد دیا جاتا ہے۔ جس میں اسلام آباد، کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ، راولپنڈی، حیدرآباد، ملتان اور فیصل آباد شامل ہیں۔ ان کے علاوہ باقی جگہوں پر بیس فیصد دیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین : دیہی علاقوں میں بیس فیصد دیا جا رہا ہے۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : کیا اس کا امکان ہے کہ اس میں کوئی اضافہ کیا جائے گا؟

ڈاکٹر محبوب الحق : ہاؤس رینٹ سیکم از سر نو زیرِ غور ہے ہم نے اگلے سال سے ہاؤس رینٹ کو افراط کی بڑھتی ہوئی شرح سے منسلک کر دیا ہے کہ جتنا افراط زور بڑھے اتنا ہاؤس رینٹ بڑھا دیا جائے۔ اس کے علاوہ بھی اس کی قیمت پر نظر ثانی کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ =

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : آپ نے یہ فرمایا ہے کہ مکانوں کی مرمت کی لاگت بھی پوری نہیں ہوتی جب وہ پوری نہیں ہوتی تو آپ اس کے اخراجات کس مد سے پورے کرتے ہیں؟

جناب محبوب الحق : حکومت اپنے جنرل بجٹ سے سبڈی دیتی ہے۔

جناب چیئرمین : اگلے سوال نمبر ۲

RATE OF INFLATION

2. *Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the annual rate of inflation from the 1st July, 1974 to 30th June 1984; and

(b) the procedure of finding out the rate of inflation?

Dr. Mahbubul Haq: (a) The yearwise variation both in terms of consumer price index as well wholesale price index is given below:—

						(% Change)	
						C.P.I.*	W.P.I.*
1974-75	26.7	23.7
1975-76	11.7	8.6
1976-77	11.8	11.9
1977-78	7.8	7.9
1978-79	6.6	6.7
1979-80	10.7	12.3
1980-81	12.4	13.1
1981-82	10.0	7.6
1982-83	4.5	3.5
1983-84	8.4	10.5

*Calculated on 1975-76 base.

(b) In so far as the procedure relating to the calculation of the rate of inflation is concerned, three different price indices are currently used. These are consumer price index, wholesale price index, sensitive price indicator.

Consumer Price Index covers average retail prices of 357 items in twelve major cities. It reflects roughly the cost of living of the majority of the people living in the urban areas. The wholesale price index is based on prices of 625 items prevailing in the commodities wholesale markets. Here coverage of commodities is larger than the consumer price index. The sensitive price indicator covers 38 essential consumer items. These items have an aggregate weight of 43 per cent in the household expenditure of the income groups upto Rs. 600 per month. Each individual item is assigned separate weight based on the Household Income and Expenditure Survey conducted in 12 major urban centres.

Apart from these three price indices, an additional indicator is used called GDP deflator which shows the aggregate rate of inflation experienced in all sectors of the economy. It includes prices of export commodities, intermediate goods and raw material. The GDP deflator is thus more exposed to world price changes.

For purpose of general information and impact on cost of living, the consumer price index is a more appropriate indicator of the rate of inflation.

In calculating the various price indicators for the year as a whole, the average value of the index for 12 months are compared to the corresponding period of preceding year. In case of calculation for a time period of less than 12 months, the rate of inflation is customarily cited on a month over month basis (called the cumulative rate). Here the price index for the current month is compared to the level of the index in the base month mostly the month of June in order to give the rate of price changes for the period under consideration.

Mr. Chairman: Next question No. 3.

AMOUNT OF REMITTANCES SENT BY OVERSEAS PAKISTANIS

3. **Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the amount of remittances, sent by the Pakistanis working abroad, to Pakistan during the period 1980—1984?

Dr Mahbub-ul-Haq: Home remittances in fiscal year 1980-81 to 1983-84 were as under:—

Year	Amount (\$ Million)
1980-81	2095
1981-82	2224
1982-83	2885
1983-84	2737

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ان ممالک سے یہ رقم ملتی ہے تو کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ زیادہ رقم کس ملک سے ملتی ہے؟
ڈاکٹر محبوب الحق: سب سے زیادہ رقم سعودی عرب سے آ رہا ہے

Mr. Chairman: Next question No. 4.

FOREIGN TOURS UNDERTAKEN BY THE MINISTERS

4. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the names of Ministers who have, so far, undertaken foreign tours since 5th July, 1977, alongwith the names of the countries visited and the total expenditure incurred on such tours?

Dr. Mahbubul Haq: Information is being collected from the various Ministries and Divisions and will be furnished as soon as it is ready.

مولانا کوثر نیازی، جناب والا! اسی سوال کا نوٹس میں نے مسی میں دیا تھا اور مجھے حیرت ہے کہ دو اڑھائی ماہ میں وزیر صاحب مطلوبہ معلومات جمع نہیں کر سکے۔

Dr. Mahbubul Haq: I think the honourable Member will appreciate the information that is required here is that since 5th July 1977, for about last 8 years that are the details of foreign tours of all the Ministers by name,

names of countries visited by them and the total expenditure incurred on each tour. This information is not centrally compiled anywhere, it has to be obtained from the Ministries concerned, it has to be checked up for accuracy and only then we can present it to the Senate. We shall place it before the next session of the Senate.

مولانا کوثر نیازی: مگر جناب والا! مختلف ڈیپارٹمنٹوں سے سوال کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں کہ فارن ایسیسٹنٹ کے متعلق آپ سے بہتر کون جانتا ہے۔ وزارت خزانہ ہی غیر ملکی دوروں کے لئے رقم دیتی ہے اور اس میں وزچ ہوتا ہے کہ کسی ملک میں دورہ کرنا مقصود ہے تو یہ ساری معلومات وزارت خزانہ میں موجود ہونی چاہئیں۔

ڈاکٹر محبوب الحق: جناب والا! سنٹرل ریکارڈ وزارت خزانہ میں نہیں رکھا جا رہا۔ آئندہ سے کوشش کریں گے کہ ان چیزوں کو بھی کمپیوٹرائز کر لیا جائے تاکہ جب کبھی سینٹ کو ضرورت ہو تو ایسی معلومات جلدی سے فراہم کر دی جائیں۔

جناب چیئرمین: چونکہ مولانا صاحب نے مجھے سابقہ تجربے کی بنا پر سوال ایڈرس کیا ہے تو میں آپ کو عرض کر دوں کہ وزارت خزانہ صرف آئی اجازت دیتی ہے وہ بھی صدر مملکت یا وزیر اعظم صاحب کی منشاء کے مطابق وہ اس ملک میں آیا۔ امن گزار سکتے ہیں۔ ان کا جو فریج ہوتا ہے سوائے اسکے کہ contingencies سے دیا جاتا ہے ہزار پانچ سو روپے باقی وہ ہر ایک حکمہ جتنے دن گزارنے ہوں اس ملک کیلئے بوالا دسر ہوتے ہیں اور جتنی راتیں یا جتنے دن وہاں پر رہتے ہیں انکے مطابق حساب کتاب کر کے (ٹی اے) بل میں شامل کرتے ہیں چنانچہ ہر ایک محکمے کا یہ الگ الگ ریکارڈ ہوتا ہے جو ان کے بجٹ کے خلاف جاتا ہے تو مرکزی طور پر ریکارڈنگ نہیں ہے وزیر محترم صاحب نے جو فرمایا ہے یہ صحیح ہے شکریہ۔ (اگلا سوال نمبر ۵۔)

FOREIGN TOURS MADE BY THE OFFICERS

5. *Maulana Kausar Niazi: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state that the total number of Officers who went abroad on official tours from the 5th July, 1977, to date and the total expenditures incurred on these tours?

Dr. Mahbubul Haq: The information is not centrally maintained. It is being collected from various Ministries/Divisions/Departments and their attached subordinate offices. As soon as the information is received, it will be placed before the Senate.

مولانا کوثر نیازی : جناب رالہ : میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ میں نے oral جواب مانگا ہے یہی یہ نہیں چاہوں گا کہ صرف میز پر معلومات رکھ دی جائیں۔ جب بھی وہ تیار ہوں تو ازراہ کرم وہ oral جواب دیا جائے۔

جناب چیئرمین : یقیناً oral جواب بھی دیا جائے گا۔ جس شکل میں آپ جواب چاہیں گے آپ کو رہی دیا جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب آپ oral جواب ہی دیں۔

Dr. Mahbubul Haq: Certainly, Sir, in the next Session of the question is repeated we will give both oral response as well as place the information before the Senate.

Mr. Chairman: Next question No. 6.

COMPOSITION OF THE C.D.A. BOARD

6. ***Mr. Muhammad Ibrahim Reki Baluch:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

- (a) the number of Members of the Board of the Capital Development Authority and their qualifications;
- (b) the names of the existing Members of the Board of the Capital Development Authority, indicating their basic pay scales, fringe benefits, qualifications and provincial/Regional domicile, separately; and
- (c) the names of the Members of the said Board belonging to the Province of Baluchistan?

Dr. Mahbubul Haq: (a) The Board of the Capital Development Authority is a Management Board and comprises seven Members including two *ex-officio* Members from outside the CDA. Out of these, five Members are senior executives or Government servants presently serving in the Capital Development Authority while the other two are the Administrator, Islamabad Capital Territory, and the Commissioner, Rawalpindi Division.

No specific qualifications have been prescribed for appointment as Member.

- (b) The requisite information is given in Annexure "A".
- (c) No member belongs to the Province of Baluchistan.

Annexure 'A'

Designation	Name	Basic pay Scale	Fringe Benefits	Qualifications	Domicile
1. Chairman	Brig (Retd) Jan Nadir Khan.	21	As admissible to Management Grade-II under Government Rules (Appendix-I)	(i) F. Sc. (ii) Various Army Courses.	NWFP.
2. Member (Finance) ..	Mr. Saghir Asad Hassan.	20	As admissible to Management Grade-III (Appendix-I)	(i) M.A. (English). (ii) M.A. (Economics). (iii) M.A. (Public Policy and Admn.).	Punjab.
3. Member (Engineering) ..	Brig. Manzoor Ahmad.	20	Do.	(i) B. Sc. (Engg). (ii) M. Sc. (War Studies).	Punjab.
4. Member (Planning) ..	Mr. Shafi M. Sehwan.	20	Do.	(i) B.E. (Civil).	Sind.
5. Member (Admn) ..	This post is presently vacant and the work is being looked after by a Director. However, efforts are being made to fill it up quickly.	20	Do.	—	—
6. Administrator, ICT, Islamabad.					
7. Commissioner, Rawalpindi Division.	Mr. Pervaiz Masud.				

{ As *ex-officio* Members, they are not entitled to any pay or fringe benefits from the Authority.

STATEMENT SHOWING FRINGE BENEFITS ALLOWED TO THE OFFICERS OF MANAGEMENT GRADES IN CAPITAL DEVELOPMENT AUTHORITY

Sl. No.	Grade	Pay	Accommodation	Entertainment allowance	Leave	Transport	
1	2	3	4	5	6	7	
1.	M-II (Chairman's grade)	Rs. 4500—250—6500.	Free house upto a rental ceiling Rs. 4500 per month.	Rs. 450.00	As per rules.	Government leave	Free chauffeur-driven car for official and private use. Consumption not to exceed 400 litres of petrol per month.
2.	M-III (Member's grade)	Rs. 4000—250—6000.	Free house upto a rental ceiling of Rs. 4000 per month.	Rs. 400.00	As per rules.	Government leave	Free use of car without chauffeur. Petrol limit 350 litres per month.

Grade	Medical facility	Personal Staff Subsidy	Contributory Provident Fund Benefit	Gratuity/Pension etc.	Other Perquisites	Daily Allowance during Duty out of Headquarters
1	2	3	4	5	6	7
M-II	Free treatment for self and family including dental care and maternity for first two children	Rs. 600.00 p.m.	8-1/3/of pay.	One month's pay for each completed year of service payable after rendering a minimum of five years service.	(i) one airconditioners and one refrigerator or Rs. 500 p.m. (ii) Electricity, Gas & Water charges upto Rs. 400. p.m. (iii) Free telephone at residence, call limit 1200 per month excluding personal overseas calls.	As admissible to a civil servant of the highest grade.
M-III	Do.	Rs. 500.00 p.m.	Do.	Do.	(i) One airconditioner or one fridge or Rs. 300 p.m. (ii) Electricity, Gas & Water charges upto Rs. 400 p.m. (iii) Free telephone upto 1000 calls per month excluding personal overseas calls.	Do.

جناب محمد ابراہیم برنجی بطور شرح : جناب والا! میں محترم وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کیپٹل کا بورڈ ہے اور کیپٹل میں ہر صوبے کا حصہ ہونا چاہیے۔ جب کہ سرحد پنجاب اور سندھ اس بورڈ پر ہیں تو بلوچستان کیوں نہیں ہے؟

Dr. Mahbubul Haq: Sir, according to the C.D.A. Ordinance no provincial quota is prescribed for appointment to the Board C.D.A. Now, that we are reconsidering how C.D.A. should be run, some structural changes are under consideration of the Government and we will certainly take suggestions of the Member concerned into consideration.

مولانا کوثر نیازی : ضمنی سوال! جناب والا! میں فاضل وزیر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں جو معلومات دی گئی ہیں۔ اس میں چیئرمین کی صلاحیت ایف ایس کی بتائی گئی ہے۔ جب کہ ان کے نیچے جو دوسرے ڈائریکٹریں ہیں ان میں ایک صاحب، ایم اے معاشیات، ایم اے انگریزی، ایم اے پبلک پالیسی اور انتظامیہ ہیں کو کیلے چیئرمین صاحب کو صرف اس لئے ترجیح دی گئی ہے کہ وہ فرنچ کے ریٹائرڈ بریگیڈیئر ہیں۔

Dr. Mahbubul Haq: I think for purposes of appointment as Chairman C.D.A. the main qualifications that the Government takes into account is the administrative experience and the management capacity of the person concerned rather than the academic qualifications. As I have explained, no academic qualifications have been prescribed for such a position which is the managerial and administrative position and the comparison should be made on the basis of past administrative experience of the Chairman. If the Member is so inclined, I can give.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! کیا وزیر صاحب جانتے ہیں کہ جو باقی ڈائریکٹریں ہیں انہیں سو ملین عہدوں پر کام کرنے کا زیادہ تجربہ ہے بہ نسبت چیئرمین صاحب کے۔ جناب چیئرمین میرے خیال میں اس میں objectivity کا سوال ہے کہ کون کس کی نظر میں زیادہ انتظامی صلاحیت رکھتا ہے تو یہ سوال یعنی اس کا باا اور نامی جواب دینا مشکل ہو گا۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! اسلام آباد کے بارے میں آپ نے اس دن خود فرمایا کہ اس کے اتنے دشمن ہیں اور اس غریب کا کوئی پرسان حال نہیں۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ وہ ریٹائرڈ فوجی بریگیڈیئر ہیں اور لوگوں کی رسائی ان تک نہیں ہے۔ میں اس تضاد کو واضح کرنا چاہتا ہوں۔

Dr. Mahbub-ul-Haq: Sir, I just wanted to say that so far as the Chairman, CDA, is concerned, before he took over this position he was for five years the Chairman of the Kohistan Development Board and did an outstanding job there. It was one of the considerations why he was appointed in this position. I will go beyond that. I think, the Member's anxiety is how the affairs of the C.D.A. are being run and what is the public accountability to it. Later on there is also a question coming on this. The Government is very conscious of this. This is an issue that has been raised in the Senate, it has been raised in the Assembly and we are now in the process of establishing various procedures and structures for better public accountability. The CDA Ordinance, 1960, gives unlimited powers to the Chairman. The Government is conscious of the fact that there should be more accountability both within the Government, the Cabinet and the Political Ministers as well as the representative of the people elected in these two Houses and we shall be coming with some suggestions to establish the accountability.

مولانا کوثر نیازی: ایک آخری ضمنی سوال اس ضمن میں ہے۔ وزیر صاحب نے چونکہ کوہستان ڈیولپمنٹ اتھارٹی کا حوالہ دیا ہے کیا وہ جانتے ہیں کہ وہ جب اس وقت چیئرمین تھے تو ان کے خلاف ایف آئی اے کی طرف سے غبن کے سلسلے میں ایک انکوائری ہو رہی ہے جو اب تک ہو رہی ہے اور اس کا کوئی رزلٹ پیش نہیں کیا گیا۔

Dr. Mahbub-ul-Haq: I don't know about it.

سید عباس شاہ: ضمنی سوال، میں وزیر موصوف کے ریٹائرمنٹ کی حمایت کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین: یہ سوال پوچھنے کا سرتع ہے endorse کرنے کا سرتع بد میں آئے گا: اگلے سوال نمبر 7

ALLOCATION OF SCHOLARSHIPS TO BALUCHISTAN

7. ***Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state as to:

(a) how many Scholarships for Diploma Courses, Degree Courses or higher education including those under the U.S. Aid Programme, were allocated to Baluchistan during the last seven years;

(b) the names of officers in BPS-17 and above in the Federal Government or Provincial Government, who have availed of foreign training against the quota of Baluchistan during the last seven years, indicating also their places of domicile in the province; and

(c) the procedure for selection of candidates for foreign training courses against the quota of Baluchistan?

Dr. Mahbubul Haq: (a) One hundred and two.

(b) The names of officers in BPS-17 and above are laid on the Table of the House.

(c) Candidates are selected by the Government of Baluchistan.

Name of Official	Place of Domicile
1	2
1. Mr. Abdul Majid Kansi	Quetta.
2. Mr. Taj Mohammad Faiz	Do.
3. Mr. Ghazanfar Hussain Sheikh	Do.
4. Mr. Ahmad Khan Khajjak	Sibbi
5. Mr. Mohammad Akbar Awan	Quetta.
6. Syed Abdul Salam	Pishin.
7. Mir Shah Nawaz Khan Marri	Kohlu.
8. Malik Munir Ahmad	Quetta.
9. Mr. Mohammad Wasim	Loralai.
10. Mr. Riyazul Haque	Multan.
11. Mr. Aziaullah Khan Ghilzai	Loralai
12. Capt. Fariduddin Ahmad Zai	Kalat.
13. Mr. M. Ashraf Nasir	Quetta.
14. Mr. Amir Mohammad Khan	Quetta.
15. Mr. M. Sami Usman	Quetta.
16. Mr. Nayyar Agha	Baluchistan.
17. Mr. Inayatullah Khan Babai	Quetta.
18. Mr. Mohammad Afzal	Baluchistan.
19. Mr. Muzaffar Ali Shah Syed	Sind.
20. Mr. Sajjad Akbar	Quetta.
21. Mr. Samin Jan Babar	Nowshera.
22. Mr. Mohammad Amin	Baluchistan.
23. Mr. M. Nawaz Khan	Pishin.
24. Mian Mohammad Jamil	Punjab.
25. Mr. Arbab Mohammad Qasim	Quetta.
26. Mr. Ataruzzaman Sherdil	Punjab.
27. Mr. Mohammad Azam	Quetta.
28. Mr. Taj Mohammad Naeem	Quetta.
29. Dr. Azizur Rehman	Quetta.
30. Mr. Abdul Hakim Baluch	Mekran.
31. Mr. Mir Hasan Jamali	Nasirabad.
32. Mr. Ayub Khan	N.W.F.P.
33. Mr. Riaz Ahmad	Quetta.
34. Dr. Mohammad Naseem	Quetta.
35. Dr. Taimoor Shah	Quetta.
36. Mr. Ali Hyder Mengal	Quetta.
37. Mr. Mohammad Afzal Kasi	Quetta.
38. Mr. Ghulam Usman Baba	Quetta.
39. Mr. Mohammad Naseem	Quetta.
40. Mr. Humayun Jomezai	Quetta.
41. Dr. Rashid Javed	Quetta.
42. Mr. Nadir Ali	Quetta.

43. Mr. Laique Jamil Shairani	Quetta.
44. Mr. Mohammad Ismail	Chagai.
45. Malik Mohammad Ashraf	Punjab.
46. Mr. Mohammad Fazil Durrani.	Quetta.
47. Dr. Meherullah Shah Hashmi	Kalat.
48. Mr. Afzal Looni	Sibbi.
49. Mr. Mohammad Ashraf	Quetta.
50. Mr. Abdul Haq Shaikh	Quetta.
51. Mr. Abdul Rauf Kasi	Quetta.
52. Miss. Asiya Moghal	Quetta.
53. Mr. Ghulam Serwar Mangal	Kalat.
54. Mr. Arif Masood Ansari	Quetta.
55. Mr. Mushtaq Ahmad	Quetta.
56. Mr. Imran Afzal Cheema	Punjab.
57. Mr. Mohammad Ismail	Quetta.
58. Mr. Anis Ahmad Gola	Baluchistan.
59. Mr. Abdul Karim	Loralai.
60. Mr. Munawar Opel	Sind.
61. Mr. Fahimul Haque	Quetta.
62. Mr. Mansurul Huda Abbasi	Punjab.
63. Malik Shahid	Do
64. Mr. Nahid Pervez	Baluchistan
65. Mr. Imtiaz Hussain Qazi	Sind.
66. Mr. Azhar Shamim	Punjab.
67. Mr. Ahmad Farooq Bazai	Quetta.
68. Mr. Anwar A. Khan	Baluchistan.
69. Mr. Akbar Zahri	Makran.
70. Mr. Irfan Kasi	Quetta.
71. Mr. Ahmad Bukhsh Lahri	Kalat.
72. Mr. Agha Sher Shah	Baluchistan.

سید محمد فضل آغا : جناب چیئر مین اڈاکٹر صاحب نے (A) کے جواب میں لکھا ہے کہ ۱۰۲ امیدوار سہم نے بھیجے ہیں۔ لیکن جو سٹ ہمیں مہیا کی گئی ہے اس سے صرف ۷۲ show ہوتے ہیں جو ۱۰۲ نہیں بن سکتے۔ دوسرا ان سے پوچھا گیا تھا کہ ان کے نام اور ڈومیسائل بتائے جائیں۔ جو کہ انہوں نے بتائے ہیں۔ اس ۷۲ میں آپ دیکھ لیں۔ تو اس میں ۱۵۱۴ جو ہیں وہ بلوچستان سے نہیں ہیں۔ اس سٹ کو دیکھتے ہوئے۔ اور ابھی بعد میں ہم معلوم کریں گے کہ باقی لوگ جو انہوں نے کوسٹ اور بلوچستان سے show کیے ہیں وہ کوسٹ بلوچستان سے ہیں یا نہیں نظر ہر جو انہوں نے اس سٹ میں لکھے ہیں کہ ۱۵۰۱۴، آدمی کوسٹ بلوچستان سے نہیں ہیں۔ تیسرا یہ ہے کہ طریقہ کار کے متعلق سہم نے پوچھا ہے۔

جناب چیئرمین : ایک سوال اگر آپ ایک وقت میں پڑھ لیں
 سید عمر فضل آغا : ۱۰۲ کا انہوں نے کہا ہے اور ۷۲ سٹ میں دیتے ہوئے ہیں۔

Dr. Mahbubul Haq: The first part of the question was how many scholarships were allocated to Baluchistan during the last seven years. The answer to that is 102. The second is somewhat different. The list is given in response to (b) that is name of officers in BPS 17 and above who have availed of foreign training. Firstly, not all the allocations which are made are availed of because there may not be sufficient number of candidates.

Dr. Mahbubul Haq: Yes Sir, it is grade 17 and above who availed of foreign training against the quota of Baluchistan. Sir, there are two things. One difference is that these are BPS 17 and above. This is not all. Second is the one who actually availed of this training. The allocations are larger than the training that is availed of, partly because all the allocations may not be fulfilled. The Government may not release those officers or the outside training institutes may not accept all our officers. As such that is what explains the difference between the total quota and what was actually utilised.

سید عمر فضل آغا : عرض یہی ہے اور جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ avail
 نہیں کئے گئے ہیں۔ میری گزارش یہی ہے اور جو (C) پارٹ میں گورنر ہوتے ہیں
 سکالر شپ کی اطلاع اس وقت دی جاتی ہے جب یہاں ڈیپٹنڈن کو اس کو گئی ہوتی ہے
 ختم ہو چکی ہے۔ اور اس وقت ہمیں اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ کے
 Time limit
 اتنے سکالر شپ ہیں اور اس وقت جب وہاں سے ہم ڈاکومنٹ اسلام آباد میں بھیجتے ہیں
 تو اسلام آباد میں سلیکشن ہو چکی ہوتی ہے۔ اور یہاں سے آدمی بھیج دیتے ہیں۔ جس کے لئے
 ہمیں بہت انوس ہے اور ہم لوگ اس سلسلے میں بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب
 نے جو ۷۲ بتائے ہیں ان میں بمشکل دس پندرہ بلوچستان سے ہوں گے جو وہاں کام کرتے
 ہیں ورنہ ایک چھوٹا سا صوبہ ہے ہم سب لوگوں کو جانتے ہیں وہ سب وہاں سے نہیں
 اور ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وہاں کے کچھ انیسٹوٹن ہمارے لوگوں کو entertain
 نہیں کرتے ہیں۔ جب ہماری سلیکشن یہاں پر ہوتی ہے اور وہاں بورڈ سے کلیئر ہو جاتا ہے
 تو پھر میں نہیں سمجھتا کہ وہ کبھی بھی دوسرے ہمارے لوگوں کو reject کریں۔ کیونکہ
 conditions تو ہمیں پہلے ہی بتائی ہوتی ہیں۔ کہ ان conditions پر جو آدمی اترے
 گا اُسے بھیجا جائے گا۔

جناب چیئر مین : آپ اس سوال پر تقریر کر رہے ہیں چونکہ بلوچستان کی حالت کچھ ایسی ہے میں بھی آپ کو اجازت دے رہا ہوں۔ لیکن یہ سوال نہیں ہے۔ میں سوڈان میں کون

سید محمد نضل آغا: عرض یہ ہے کہ وہ سکالرشپ ہیں صحیح طریقے سے کیوں نہیں دیتے ہیں ہمارے لڑکے اس پر کیوں نہیں جاسکتے ہیں۔ منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ بر وقت ہمیں اطلاع کر دیا کریں۔ جو ہمارے سکالرشپ ہیں وہ ہمیں دے دیا کریں۔
جناب چیئر مین : ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب شاید اس کا جواب دے سکیں۔

ڈاکٹر محبوب الحق : جی، میں دزیر موصوف کی تجویز کا بہت احترام کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ اس طریقہ کار کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔ صرف میں ان کی انفارمیشن کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ بلوچستان کو ہم نے ان کے کوٹہ سے بھی زیادہ allocation کرنے کی کوشش کی ہے۔ ابھی ۱۹۸۲ء میں یو ایس ایڈ سے جو سکالرشپ اور ٹریننگ کی سہولیتیں ملی تھیں۔ وہ کل ۸۲ تھیں۔ اس میں سے ۱۰ بلوچستان کو دی گئی ہیں۔ جو کہ کوئی ۲۰ فیصد کے قریب ہیں۔ اور اسی طرح ۱۹۸۵ء میں ۱۱۹ ملی ہیں۔ ان میں سے ۲۲ بلوچستان کو دی گئی ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو زیادہ کریں۔ اور اس کے طریقہ کار کو بھی بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔

جناب شاد محمد خان : یہ لسٹ میں جو ۷۲ افراد کوٹہ کے بتائے گئے ہیں۔ کیا دزیر خزانہ صاحب بتائیں گے کہ غلط ڈومیسائل کے نتیجے میں ان لوگوں کی حق تلفی ہوئی ہے اور حکومت کیا اس کا تدارک کر سکتی ہے یا کرنے والی ہے کہ غلط ڈومیسائل پر اس صوبے کی حق تلفی نہ کی جائے۔

جناب چیئر مین : وہ سب کوٹہ کے نہیں بتائے گئے۔ وہ پنجاب، سندھ اور باقی علاقوں کے بھی بتائے گئے ہیں اور یہی سید صاحب کا پوائنٹ تھا۔ جس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

پروڈیوسر خورشید احمد : ان معلومات سے یہ معلوم ہوتا ہے اور اگر یہ بات صحیح ہے کہ ۱۰۲ سکالرشپ میں سے ۷۲ استعمال ہوئی ہیں۔ اور گریڈ سترہ سے کم کے لیے

لوگ ہوں گے جو بھیجے جا چکے ہیں تو تقریباً ۲۹ فیصد سکا لرشپ استعمال نہیں ہوئے کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ اتنا قومی نقصان کیوں ہو رہا ہے۔ اس کے لئے سینٹ یا نیشنل اسمبلی کا انتظار کیوں کیا جاتا ہے کہ وہ سوال اٹھائیں کہ اس قسم کا فیاض ہو رہا ہے اور پروسیجر کو پھینچ کر کیا جائے؟

جناب چیئرمین بہ پیشتر اس کے ڈاکٹر صاحب جواب دیں پسے جو انہوں نے فرمایا ہے میرے خیال میں اس پر ذرا غور کریں۔ سوال دو مختلف ہیں۔ ایک میں ٹوٹل نمبر پوچھا گیا تھا کہ کتنے سکا لرشپ یا کورسز آفر کئے گئے۔ دوسرے میں گریڈ سترہ اور اس کے اوپر کی تعداد پوچھی گئی تھی۔ ایک مفروضہ یہ ہو سکتا ہے کہ باقی جو استعمال نہیں ہوئے وہ غالباً سترہ سے کم کے تھے جن کی انفارمیشن انہوں نے نہیں دی۔ اور ان کو اس لسٹ میں شامل نہیں کیا بلکہ کیونکہ سوال سترہ اور اس کے اوپر والوں کے بارے میں تھا۔

پروفیسر خورشید احمد : وزیر موصوف نے پانے جواب میں اس بات کا سہارا نہیں لیا۔

جناب چیئرمین : وہ چونکہ obvious نظر آ رہا تھا۔ وہ explain کر دیں

Dr. Mahbubul Haq: Mr. Chairman! you are right in that explanation partly it is explained by different definitions because this is for BPS 17 and above. But I think the Member is absolutely correct. There has not been full utilisation of all the allocations made since 1978-79 till 1984-85. Out of the US Aid allocated, we allocated 32 training facilities to Baluchistan. Only twenty were utilised and U.K. made 70 allocations during the same period but 52 were utilised. There are five reasons, if I may say, for non-utilisation of the full facilities which are certainly under consideration of the Government and we must improve our performance. Some are within our control and some are not. First the donor agencies do not accept the candidates selected by Federal Ministries and Provincial Governments on the ground that the candidates do not fulfil the basic qualifications. This is where Government has to do a better job for selecting the candidates. Second, is after initial selection of candidates by Federal Ministries as well as the Provincial Governments the candidates are required to furnish several documents and other procedural formalities and they are not able to fulfil them by the due date. We can improve by saying that sufficient notice be given. Third, sometimes suitable candidates were not available for nomination. There is a shortage of candidates.

The Provincial Governments and Federal Agencies do not find it possible to spare all the best officers for training abroad. Fourth, the margin of time allotted by the donors themselves is sometimes very short. And fifth, for some courses, language of training is other than English. It is French, Italian or German and then there are not adequate number of trainees available who may be well conversant in these languages. But I agree with the Member Sir, that there is sufficient room for improvement in all these 5 factors and we should have better utilization of these training facilities.

جناب محمد ابراہیم رکی بلوچ : کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ اگر یہ امیدوار صرف صوبہ بلوچستان سے لے جانے کے لئے ہیں۔ تو اس میں باقی صوبوں کے امیدوار جو بلوچستان میں سروس کرتے ہیں ان کو کیوں بھیجا جاتا ہے؟

Dr. Mahbubul Haq: Sir, as I indicated earlier, this is one of the things that we will like to improve even though this quota has been allocated to Baluchistan, when there are not sufficient number of candidates Sir, the quota is also utilized by officers with the different domiciles. We have to ensure that more people with the Baluchistan Domicile are accommodated against their quota and it is fully utilized for their own domicile.

Mr. Chairman: Next question.

ALLOCATION OF SPECIAL FUNDS FOR THE UPLIFT OF
FRONTIER REGIONS OF PAKISTAN

8. ***Malik Muhammad Ali Khan:** Will the Minister for Planning and Development be pleased to state the special funds allocated for the uplift and development of the Frontier Regions of Pakistan (particularly for Hithar, District Kasur) during the current Five Year Plan?

Dr. Mahbubul Haq: The 6th Plan allocates Rs. 2 billion for FATA and PATA special programmes. However, Hithar is not included in the definition of these areas.

Mr. Chairman: No supplementary, next question.

DIFFERENCE BETWEEN THE PAST INTEREST BASED BANKING SYSTEM AND
THE PRESENT INTEREST FREE SYSTEM

9. ***Malik Muhammad Ali Khan:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the difference between the past interest based Banking system and the present interest free Banking or the Islamic Banking system;

(b) whether PLS account holders have get any representation on the Executive Board of Financial Institutions; and

(c) whether it is a fact that the PLS account holder does not get profit like the Savings Bank Account holders while sitting at home that is without any active participation in earning it?

Dr. Mahbubul Haq: (a) Interest is pre-determined and is time-related whereas in interest-free system finances are provided on basis other than interest such as Qarz-e-Hasna, service charge, mark-up-mark-down, leasing hire-purchase, development charge, musharika, rent-sharing profit-sharing, equity participation etc. Under interest-free system, banks pay profit, which is variable instead of preagreed interest.

(b) No.

(c) The question is not clear.

پروفیسر خورشید احمد: کیا دزیر موصوف اس پر روشنی ڈالیں گے کہ پی ایل ایس سسٹم جن طریقے سے اس وقت ہمارے ملک میں رائج ہے اور اس میں جو طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے، شریعت میں اس کے لئے exceptional حالات میں گنجائش پیدا کی گئی ہے جب کہ ہمارا پورا سسٹم اس بنیاد پر چل رہا ہے جسے صرف غیر معمولی حالات میں گوارا کیا جا سکتا تھا۔ پی ایل ایس کی بنیاد پر صرف مارک اپ کی جو پریسینٹیج ہے وہ صرف ۸۷ پر سینٹ آف دی لونز ہیں۔ کیا وہ یہ بتا سکیں گے کہ اگر فی الحقیقت آپ اس نظام کو انٹرسٹ فری کرنا چاہتے ہیں تو جو راستہ اختیار کیا گیا ہے کیا وہ اسے انٹرسٹ فری کر رہا ہے؟

Dr. Mahbubul Haq: Sir you are far more familiar with this system than I am, having played the pioneering role of introducing it. So far as, PLS system is concerned, basically the idea here is that the banks invest in various operations and the profits of these operations are shared with the depositors. The avenues in which PLS funds are being employed now, 65% of it is in commodity operations and then some of it are in trading operations, and some of it are in NIT operations.

Mr. Chairman: This was the honourable Member's question that 79% of the total PLS deposits go into operations which are characterized by mark-up. Since mark-up can only be justified as a necessity or as a temporary measure and will this actually lead to proper Islamization of the economy?

Dr. Mahbubul Haq: Sir, on that I will like to quote the Council of Islamic Ideology. They considered this question in the report on Elimination of Interest from the economy and they recommended that the mark-up may be used to meet the following requirements of financing. In Industry, they recommended fixed investment and working capital. In Agriculture, they recommended agricultural inputs or plough, cattle, tractors and tube-wells. In commerce, they recommended small retailers. In Transport, they recommend Trucks, Buses, Taxi Vans, Rickshaws and Private Cars and for others, they recommended Generators and Drilling Machines. So, as such, the Council of Islamic Ideology after considering various alternatives did not find this in the ideal form in which to introduce Interest Free Banking. Let's say that the mark-up can be used under present circumstances for these various operations and this is what is presently being done.

Prof. Khurshid Ahmad: Would the Finance Minister be kind enough to inform the position of the Islamic Ideology Council on this issue as expressed in its report. Where it has made it very clear that it is permissible in exceptional circumstances and as a temporary device and not to be the main stream of banking.

Dr. Mahbubul Haq: I think exactly that I was quoting from that report where they said, that "while this is not the ideal we are doing in these particular circumstances that we have and, in order to move towards interest free banking, mark-up can be introduced and used in these cases."

Mr. Chairman: I think, Professor Khurshid is correct that this was recommended by the Council of Islamic Ideology as a temporary measure to be introduced or to be used in exceptional circumstances. There is no doubt about that but unfortunately the alternative methods have not been devised either in this country or anywhere else. And to my knowledge wherever this type of operation is invoked, it is being done on the basis of mark-up. This applies to the Islamic Development Bank, this applies to all the Islamic banks which have been set up, particularly in the Middle East from Egypt right upto Oman and at many other places. But this is a subject which requires further research and I think, in Questions and Answers also as a guidance we should not ask questions which can be dealt with only at the policy level. Because this is mostly for gathering information which can then be the basis of formulation of policies or formulation of legislation in the House.

Prof Khurshid Ahmad: Sir, provided this House gives an opportunity to discuss this policy issue in a full dress debate.

Mr. Chairman: That is a relevant question.

Dr. Mahbub-ul-Haq: Sir, I shall be most obliged, in fact, delighted if the Senate forms or you would like to form a committee of the Senate to give us suggestions on this issue, as well as, the whole spectrum of Interest Free Banking and Islamization of the economy. Similarly, while I have made a similar offer to the National Assembly when discussion aroused there because we would like to continue to move in this direction, in the light of the best advice we can obtain on this issue.

Mr. Chairman: I think, formally, we can proceed in the matter only if you would be good enough to bring a resolution or a motion on this subject which the House can then adopt and then we can set up a committee. Thank you.

قاضی عبداللطیف: کیا وزیر موصوف صاحب یہ بیان فرمائی گئے کہ غیر سودی نظام میں رب المال کو اپنے سرمائے کے تحفظ کی ضمانت دی جاتی ہے یا اس کو خسارے کا ہی ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے؟

ڈاکٹر مجرب الحق: اگر یہ اصول کی بات ہے تو نفع اور نقصان دونوں میں شراکت کا ہوتا لازمی ہوگا۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا کیا آپ نے یہ معلوم کیا ہے کہ شریعت کی رد سے رب المال کو نفع اور نقصان دونوں میں شریک کیا جاسکتا ہے۔ جب کہ مضاربت کی توفیق یہ کی جاتی ہے کہ خسارے کا ذمہ دار صرف رب المال ہوتا ہے۔ اور وہ جو مضارب اس کے ساتھ شریک کار ہوتا ہے اسی کی محنت جاتی ہے اور اسی کا سرمایہ جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ وہی سرمایہ دارانہ نظام محفوظ رکھنا چاہتے ہیں کہ اس کا سرمایہ تو محفوظ ہو اور اس کی محنت رائیگان چلی جائے۔

جناب چیئر مین: قاضی صاحب ہم پھر وہی پالیسی کے ایریا میں جا رہے ہیں۔ وزیر محترم نے آفر کی ہے اور اگر وہ ریفرنڈیشن یا موشن لے آئیں تو انشاء اللہ سینٹ کی جو کمیٹی اپوائنٹ ہوگی وہ اس سب معاملے کو ایگزامن کرے گی اور جو سفارشات منظور ہوں گی وہ ایران کے سامنے آجائیں گی۔ اگلا سوال نمبر ۱۰

PURPOSE OF ONE FULL DAY AND TWO HALF DAYS IN BANKS

10. *Malik Muhammad Ali Khan: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the purpose for which holidays for one full day and two half days in a week are allowed in the Banks; if so, to what benefits for commerce, industry and overall economy of the country?

Dr. Mahbubul Haq: Holidays for one full day and two half days in a week in banks have facilitated not only the continuity of banking service to commerce and industry for six days in a week but also provided for longer business hours on week days and full accessibility of banks in Pakistan to main international financial markets on Thursday as well.

جناب چیئرمین: کوئی سپینٹری - کوئی نہیں۔ اگلا سوال نمبر ۱۱ =

PUBLIC REPRESENTATIVES IN THE CDA BOARD

11. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether there are any public representatives in the CDA Board at present; and

(b) if the answer be in the negative, whether it is proposed to associate representatives of the public in the CDA Board?

Dr. Mahbubul Haq: (a) There are no public representatives on the CDA Board.

(b) There is no such proposal under consideration. However, the Government is considering specific suggestions to establish more public accountability for the operations of the CDA.

مولانا کوشر نیازی: جناب والا! میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اسی وقت سی۔ ڈی۔ اے کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں سات ڈائریکٹر ہیں جو سب کے سب سرکاری ملازمین ہیں۔ کیا وزیر صاحب اپنے حالیہ فرمودہ کے مطابق سینٹ کے اراکین اور قومی اسمبلی کے ممبران کو بھی بورڈ آف ڈائریکٹرز میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ یہ بورڈ عوام کے لئے زیادہ accessible ہو سکے۔

Dr. Mahbubul Haq: Sir, our suggestion is respecting the sentiments of the Members here for establishing the accountability of C.D.A. to the elected representatives of the people. Our intention is not such that we should enlarge the Board of the C.D.A. which is really a managing and an administrative board for making day to day decisions, but that we should appoint a watch-log committee in both the National Assembly and the Senate which can review the policies both allocation policies as well as the other policies of CDA and which can advise the Government as to how these operations can be improved.

مولانا کوشر نیازی: کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ اس بورڈ آف ڈائریکٹرز میں کمشنر راولپنڈی کو کسی بنیاد پر شامل کیا گیا ہے جب کہ اسلام آباد کا مکمل فیڈرل ریورس اور صوبہ پنجاب سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے؟

Dr. Mahbubul Haq: This is in fact a tradition that has developed over times, So far as CDA ordinance is concerned it provides that there will be three members of the board which is a minimum. There is no maximum member prescribed nor exactly who will constitute the membership because Islamabad is contiguous to Rawalpindi and there are many issues which cut across just the shady boarderline between Islamabad and Rawalpindi. It was found that it is helpful to have Commissioner Rawalpindi on the board but this is more a tradition rather than any obligation imposed by the ordinance which can be reviewed again.

مولانا کوثر نیازی: کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ ابھی انہوں نے جسے تجویز کا ذکر فرمایا ہے اس پر غور و خوض کب تک مکمل ہو جائے گا اور اس طرح کی کمیٹی وہ کب تک نام کر سکیں گے؟

Dr. Mahbubul Haq: In the next session of the both *i.e.* the Senate and the National Assembly, I will like to bring a proposal as to how to form such a committee and how to enhance the public accountability in case of C.D.A.

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۱۲

MEMBERS OF THE BANKING COUNCIL

12. ***Maulana Sami-ul-Haq:** (Put by Qazi Abdul Latif): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the total number of members of the Banking Council and in its Board of Directors is 25 including its President;

(b) whether it is a fact that none of the President of the Council or these Banks belongs to N.W.F.P.;

(c) whether it is a fact that only one out of 25 members of the Council and the Board belongs to N.W.F.P.; and

(d) if answer to (a), (b) and (c) above be in the affirmative, whether the Government has any plan under consideration for giving adequate representation to the N.W.F.P.?

Dr. Mahbubul Haq: (a) Presently, the total number of members of Pakistan Banking Council including chairman and members of the Executive Board of nationalised banks including presidents is 28.

(b) Yes.

(c) Only one Member out of 28 incumbents belongs to N.W.F.P.

(d) Province-wise position is kept in view while considering appointments and promotions to top executive level but the selection is primarily made on the basis of professional competence and suitability.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ۔
 قاضی عبداللطیف : جناب والا ! کیا اس کے اندر صوبائی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے اس کا ایک ہی حق بنتا تھا ۔

Dr. Mahbulul Haq: I think Sir, the Member is absolutely right that one member in 28 incumbents coming from N.W.F.P. appears to be an injustice to N.W.F.P. In case of banking Sir, basically it is a question of availability of the requisite professionally competent people in finance and banking. And this happens to be more an accident that there is only one person from N.W.F.P. at this stage rather than a matter of deliberate policy. I assure the Member that in considering the future management of the banks, I will be very conscious of what kind of balances should be kept in the management.

Mr. Hasan A. Shaikh: If you had the financial results of the present Chairman controlling the finances of this country, Mr. Jamil Nishtar, another important financial magnet of Pakistan, could not you find people from N.W.F.P. to be in the Banking Council?

Dr. Mahbulul-Haq: Actually, there are two people from Frontier who were not in this list because the question was confined to only the members of Pakistan Banking Council. Mr. Jamil Nishtar is the Chairman of Agricultural Development Bank and Mr. Bashir Ahmad is Managing Director of A.D.B.P., and he also comes from Frontier, both outstanding people from Frontier. But since I did not mention them and they are not included in that list of one because they are not members of Pakistan Banking Council.

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین صاحب ایک وزیر موصوف فرمائیں گے کہ بٹنگ کونسل یا نیشنلائزڈ بینک کے ایگزیکٹو بورڈ میں بلوچستان کے کتنے ممبر ہیں ؟

Dr. Mahbulul Haq: Unfortunately, I do not have (Interruption)

Mr. Chairman: That may require a separate question.

(Interruptions)

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین ! جو انہوں نے اعداد و شمار دیے ہیں ۔ جب فرنیٹر سے ایک ہے تو اس کا مطلب ہے بلوچستان کا کوئی نہیں ہے ۔ اور نئیہ کوشش کر رہے ہیں کیونکہ وہاں کسی بھی مالیاتی ادارے میں کسی پالیسی ساز ادارے میں بھی بلوچستان کی نمائندگی نہیں ہے ؟
 جناب چیئرمین : مفروضہ صحیح نظر آتا ہے لیکن ان کے پاس انفارمیشن نہیں ہے ۔

سید فصیح آقبال : جناب وزیر صاحب یہ حقیقت حال نوٹ کر لیں ۔
جناب چیئرمین : ٹھیک ہے انہوں نے نوٹ کر لیا ہے ۔

Dr. Mahbulul Haq : Sir, that is an assumption, I will not like to either endorse or contradict that but I require a fresh notice and I shall certainly look into this.

سید عباس شاہ : کیا وزیر موصوف صاحب فرمائیں گے کہ بنکوں کے ہیڈ آفس کراچی میں ہونے کی وجہ سے صوبہ سرحد اور بلوچستان کے افراد کو یہ موقع نہیں دیئے گئے کہ وہ Required Professional Competency حاصل کر سکیں ۔

Dr. Mahbulul-Haq : I do not think that the question of acquiring required professional financial competence depends on the location of the headquarters of these banks because these banks are also not based in other provinces and once the (Interruption).

سید عباس شاہ : کیا اس بات کی اشد ضرورت نہیں ہے کہ صوبہ سرحد ، بلوچستان کے افراد کو بنکنگ سروس میں مناسب مواقع فراہم کئے جائیں تاکہ وہ بھی اپنے علاقے کی خدمات انجام دے سکیں اور آئندہ دس سال بعد ہمیں پھر یہی نہ کہا جائے کہ آپ لوگوں میں Professional Competency نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : وزیر موصوف صاحب نے بتا دیا ہے کہ وہ دوبارہ Review کریں گے ۔

Dr. Mahbulul-Haq : I have also, Sir, only last week discussed it with the Governor State Bank and the Banking Council, the question of establishing good training facilities for future so that we can groom the managers in the future. I am sure that in those training facilities we will take care of this thing.

جناب چیئرمین : جناب قاضی لطیف صاحب !
قاضی عبداللطیف : جناب والا ! کیا وزیر موصوف فرمائیں گے ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ واقعی ان کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے ۔ ہم کب تک توقع رکھیں کہ اس نا انصافی کا ازالہ ہو گا اور چھوٹے صوبے اس سے مطمئن ہو جائیں گے ؟
جناب چیئرمین : جناب ڈاکٹر صاحب !

Dr. Mahbulul Haq : I can assure the Member Sir, that we are considering the whole question as to how the nationalised structure should be run and if there is private banking what kind of institutions should be introduced. We are doing all this and we will take into account the regional requirements because on this point a number of sentiments have been expressed.

Mr. Javed Jabbar: Sub-rule (2) of Rule 53 of the Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973 which restricts the number of supplementaries to 3 is fixed at your discretion.

Mr. Chairman: I think, this is discretionary and it is flexible depending on the interest in a particular subject and depending on the importance of a particular subject. But I am conscious that as far as possible opportunity should be given for all the questions to come up. Next questions, no 13: Qazi Hussain Ahmed.

PROCEDURE FOR ALLOTMENT OF RESIDENTIAL AND COMMERCIAL PLOTS
IN ISLAMABAD

13. ***Qazi Hussain Ahmed:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the procedure for the allotment of residential and commercial plots in Islamabad; and

(b) the names of persons who have been allotted plots without auction within the last 5 years alongwith their complete addresses and professions?

Dr. Mahbubul Haq: (a) Applications for the allotment of residential plots are invited by the CDA for all new sectors and if the applications received exceed the number of available plots, balloting is held. The procedure adopted in connection with Sector F-11 (the last Sector opened) is given at Annex "A". Commercial plots are generally allotted by auction. The Authority however, has a discretionary quota under which some commercial and residential plots are allotted without resort to balloting or auction.

(b) A list containing the requisite information is placed at Annex "B". The professions of some of the allottees have not been given in the list as the information is not available with the CDA.

Annex "A"

QUOTAS FIXED FOR ALLOTMENT TO DIFFERENT CATEGORIES IN F-11

(a) General Public	60%
(b) Government servants including employees of the CDA and of the Semi-Government/autonomous/semi-autonomous bodies.		20%
(c) Members of Majlis-e-Shura, judiciary, lawyers, etc.	..	5%
(d) Defence Personnel	5%
(e) Discretionary quota	10%

**ALLOTMENT MADE FROM 1ST JULY, 80 TO 30 JUNE, 85 WITHOUT AUCTION
COMMERCIAL/SHOPPING CENTRES ISLAMABAD**

S. No.	Plot No. & Sector	Name and Address of allottee	Profession	Year of allotment
1	2	3	4	5
1.	Plot No. 6, Sector G-7/4-3.	Mst. Khudija Bano W/o Gen. Sewar Khan.	House Wife	1980
2.	Plot No. 9, Sector F-8/3.	Mr. Naveed Zafar C/o House No. 33, Street No. 31, G-6/1-3, Islamabad.	Business man	29-3-1981
3.	Shopping Centre No. 1, Model Village Noorpur, Islamabad.	Mrs. Rubina Farced, House No. 2-B, Street No. 13, Hill Road, F-7/2, Islamabad.	Doctor	12-4-1981
4.	Plot for Clinic in Model Village Chak Shahzad Dispensary in Gowala Colony.	Dr. M. A. K. Niazi, West Germany.	Doctor	30-5-1981
5.	Accupuncture Clinic in Sector G-7/3.	Lt. Col. Mohammad Saleem (AMC) C.M.H., Rawalpindi.	C.M.H. Doctor	29-10-1981
6.	Plot No. A-2 I-8/1.	Mrs. Farhat Afza, Lecturer, Govt. College for Women Lecturer 6th Road, Rawalpindi.		4-11-1981
7.	Plot No. 2-B, Bazar No. 7, Class III Sector G-9/2.	Mr. Mohammad Shafi, Multani Hotel Islamabad.	Business	30-1-1982
8.	Plot No. 1-A, Bazar No. 10, Class III Sector G-9/3.	Qari. Mohammad Umar Daraz, House No. 645-A, Gali No. 4, Arjin Nagar, City Saddar Road, Rawalpindi.	Qari	30-1-1982
9.	Plot No. 21, Street No. 34, Sector F-6/1, Class III.	Mr. Azhar Sohail, House No. 2, Street No. 47, Sector F-7/1, Islamabad.	Business	3-3-1982
10.	Block No. 5, Class III in Sector F-8/3.	Mst. Nasim Ishtiaq, House No. 20-G, Street No. 10, Sector F-8/3, Islamabad.	House Wife	2-10-1982
11.	1-B, Gowala Colony.	Raja Aurang Zeb V&P.O. Bahara Kan, Islamabad.	Displaced person/ Farmer.	4-4-1983
12.	2-A, Sector G-9/4, Class III.	Mr. Fazal Hussain, CDA Islamabad.	Govt. Servant	4-4-1983

1	2	3	4	5	
13.	Plot No. 1-A, Gowala Colony.	Dost Mohammad, V & P.O. Gowala Colony, Islamabad.	Displaced person/ Farmer.	4.4.1983	Cancelled
14.	Plot No. 1-A, I-50/4, Class III.	Mohammad Ashraf Village Koka, Islamabad.	Displaced person/ Farmer.	4.4.1983	
15.	Plot No. 2-B, Sector G-9/4 Class III Shopping Centre.	Mohammad Abdul Rashid CDA, Islamabad.	Govt. Servant	6.4.1983	
16.	Plot No. 11 Sector F-7/2, Class III Shopping Centre.	Dr. Saïd Shah, 69-D, Chirah Road S/Town Rawalpindi.	Private	13.4.1983	
17.	Plot No. 5, Sector F-7/2 Class III Shopping Centre.	Haji Mohammad Nawaz Meat Shop G-6, I-1, Islamabad.	Dutcher	13.4.1983	
18.	Plot No. 2-A, Sector G-9/1 Class III Shopping Centre.	M.M. Ali Markaz Ramna-6, Islamabad.	Tailor	18.4.1983	
19.	Plot No. 2-C, Sector G-9/4 Class III Shopping Centre.	Mohammad Ramzan Malik 8-Nazim-ud-Din Road, F-6/1.	Govt. Servant	18.4.1983	
20.	Plot No. 2-C, Gowala Colony.	Abdul Ghani, Village Chak Shahzad, Islamabad.	Displaced person, Farmer.	18.4.1983	
21.	Plot No. 1-C, Sector G-9/4 Class III Shopping Centre.	Malik Mohammad Ismail CDA, Islamabad.	Govt. Servant	20.4.1983	
22.	A-1, Chak Shahzad.	Gulzar Khan, Village Chak Shahzad, Islamabad.	Displaced person, Farmer.	20.4.1983	
23.	Plot No. 2-A, Gowala Colony.	Mohammad Nazir Gowala Colony, Islamabad.	Displaced person, Farmer.	26.4.1983	
24.	Plot No. 2-B, Gowala Colony.	Ch. Mohammad Iqbal Khan, Sihana, Islamabad.	Displaced person, Farmer.	20.4.1983	
25.	Plot No. 1-A, Sector I-10/1 Class III Shopping Centre.	Syed Sikandar Hussain 351, Saidpur Road, Rawalpindi.	Retd. Army Person	27.4.1983	
26.	Plot No. 3, M.V. Ojhri.	Raja Abdul Qayyum Khan Model V, Ojhri, Islamabad.	Displaced person/ Farmer.	30.4.1983	

Plot No.	Address	Displaced person/ Farmer.	Date
27.	Plots No. 5 & 6, M.V. Ojhri	Sohrab Khan Kiani M.V. Ojhri, Islamabad.	30-4-1983
28.	Plots No. 7 & 8, M.V. Ojhri	Ehsan Ul Haq Kiani M.V. Ojhri, Islamabad.	30-4-1983
29.	Plot No. 6, Sector F-7/2 Class III Shopping Centre.	Mrs. Naureen Ayub Sarwar, C/o Mohammad Ayub, JS, Planning and Development Division, Islamabad.	10-8-1983
30.	Plot No. 1-A, Bazar No. 14 Class III Sector G-9/4.	Sh. Irshad Mahmood C/o Sheikh Ehsan Elahi, 47, Effandi Colony Satalite Town, Rawalpindi.	29-11-1984
31.	Plot No. 1-B, Bazar No. 14 Class III Sector G-9/4.	Mr. Zubair Ahmad C/o Polka Footwear, Kashmir Road, Rawalpindi.	29-11-1984
32.	Plot No. Homoeopathy Clinic Class III, Chak Shahzad (M.V.).	Dr. Mushtaq Ali, D-370, St. No. 39, G-6/2, Islamabad.	18-10-1984
33.	Plot No. 1-A, Bazar No. 4 Class III Sector G-9/2.	Faqar-uz-Zaman and other Haripur, Distt : Abbottabad.	13-2-1984
34.	Plot No. 1-C, Bazar No. 1 Class III Sector 1-10/1.	Mr. Javed Niazi, House No. 419, Gali No. 98, Sector Artist G-9/4, Islamabad.	4-4-1985
35.	Plot No. 1-B, Bazar No. 4 Class III Sector G-9/2.	Abdul Ghafoor, C/o Mukhtar Mohammad Ch. H. No. 165-C, G-6/2, Islamabad.	29-11-1984
36.	Plot No. 1-A, Bazar No. 4 Class III Sector G-9/2.	Haji Khawaja Alta Ullah Butt U-1400 Namak Mandi, Rawalpindi.	15-12-1984
37.	Canteen at Shakar Parian	Mr. Ahmed Nawaz, 355 Workshopi Mohallah, Rawalpindi.	1981
38.	Canteen at Shakar Parian	Haji Allah Rakha, P.O. No. 1278, Islamabad.	1981
39.	Plots No. 90 to 93, Blue Area (Between F-7 and G-7).	M/s. Sherazi Investment Adam Jee House, I.I. Chun-drighat Road, Karachi.	1981
40.	Plot No. 89, Blue Area (Between F-7 and G-7).	M/s. Shafi and Others C/o Wilson Chemists, The Mall Rawalpindi.	1981
41.	Plot No. 88, Blue Area (Between F-7 and G-7).	Mrs. Hameeda Begum, 14-A Main Gulberg, Lahore.	1981
42.	Plot No. 17, Markaz F-7	Mr. Mahmood Saeed Prop, Pull Shah Nazar Diwan, Jamia Masjid Road, Rawalpindi.	1981

1	2	3	4	5
43.	Plot No. 54, Blue Area (Between F-6 and G-6).	Dr. Manzoor Ahmed C/o CDA Medical Centre, Islamabad.	Doctor	1981
44.	Doctor Plaza Markaz G-7/4	Dr. Mohammad Anwar ul Haq, 560 Meadowbrook, Drive Adrian, Nichingan 49221 USA.	Doctor	1982
45.	Plot No. 20 Pet Shop Markaz F-7	Syed Mohammad Duran Hussain, 142, F-7, Islamabad.	—	1983
46.	Plot No. 10-B, Markaz G-8	Mr. Azhar ul Haq C/o 697 Aabpara, Islamabad.	Businessman	1983 Allotment with-drawn due to non payment.
47.	Plot No. 12-G-2, Markaz G-8	Dr. Saeeda Qamar, Medical Director Nazir Nursing Home, Rawalpindi.	Doctor	1983
48.	Plot No. 12-H/2, Markaz G-8	Major/Doctor Balqees Mohammad House No. 39, Street No. 5, F-8/3, Islamabad.	Doctor	1983
49.	Plot No. 10-C, Markaz G-8	Syed Alam Shah C/o Inayat Shah Tailor 63, Bank Road, Rawalpindi.	Tailor	1983
50.	Plot No. 1-A, Markaz F-8	Dr. M. Safdar Beg, CDA Medical Centre No. 2, G-7, Islamabad.	Doctor	1983
51.	Plot No. A-1, Markaz F-8	Dr. Syed Ishiaq Shah and other 286-II Peshawar Road, Rawalpindi.	Doctor	1983
52.	Plot No. 6-E, Markaz F-10	Dr. Raja G. Asghar Professor of Surgery, Liaquat Medical College, Hyderabad.	Doctor	1983
53.	Plot No. 12-H/1, Markaz G-8	Dr. Amir Masood, C/o Mian Masood Akhtar, Chief Engineer Irrigation Sargodha.	Doctor	1983

54. Plot No. 21, Markaz G-9	Raja Alamdar Khan & Others Yahgo Khaplu, Baltistan.	Landlord	1983	Allotment withdrawn due to non-payment.
55. Plot No. 7-C, Markaz G-9	Qari Saeed-ur-Rehman & Other C/o Jamia Islamia, Kashmir Road, Rawalpindi.	Ex-Member of Majlis-e-Shura.	1983	Allotment withdrawn due to non-payment.
56. Plot No. 5-G, Markaz I-9	Dr. Shaukat Ali Syed, Ali Hospital Murree Road, Rawalpindi.	Doctor	1983	
57. Plot No. 8, Markaz F-10	Dr. Javed Iqbal & Others 12-B, Satellite Town, Rawalpindi.	Doctor	1983	
58. Plot No. 9-E, Diplomatic Enclave Markaz	Dr. Hafeez Akhtar, Personal Physician to the President, General Hospital Rawalpindi.	Doctor	1983	
59. Plot No. 9-C, Markaz Diplomatic Enclave	Dr. Hameeda Kazmi, No. 6-1 Street No. 9, F-6/3, Islamabad.	Doctor	1983	
60. Plot No. 103, Blue Area (Between F-7 & G-7)	Raja Mohammad Akram, H. No. 6, St. No. 40, F-7/2, Islamabad.	Landlord	1983	
61. Plot No. 9-D, Markaz Diplomatic Enclave	Syed Ali Raza Doctor & Dr. Asif Ali C/o CDA Medical Centre No. 1	Doctors	1983	
62. Plot No. 12-B/2, Markaz G-8	Zahid Malik, Editor Weekly Hurmat, Al-Umar Building Rawalpindi Cantt.	Journalist	1983	
63. Plot No. 7-B, Markaz G-9	Mr. Inayat Ullah Mirza Managing Director, 394-A, I-9.	Businessman	1983	
64. Plot No. 9-A, Markaz Diplomatic Enclave	Dr. Basharat Jazbi, Adviser to the President, Social Welfare Block-C, Pak. Sect. Islamabad.	Doctor	1983	
65. Plot No. 13-W, Markaz F-7	Mrs. Zahida Saeed H. No. 28-1 St. No. 10, F-6/3, Islamabad.		1983	
66. Plot No. 7-A, Markaz G-9	M/s. Amin Agency, 9th The Mall Rawalpindi.	Businessman	1983	
67. Plot No. 10-E, Markaz G-8	Mr. Zia Nazir Ahmed, Managing Director, Pak. TV, Islamabad.	Govt. Servant	1983	

1	2	3	4	5
68.	Plot No. 33, Markaz G-9	Mr. Jamal Din, C/o Mr. Shaikat Ali Director General Haj Islamabad.	Govt. Servant	1984
69.	Plot No. 108, Blue Area (Between F-7 & G-7)	Mr. Abdul Waheed Ambassador West Germany Bonn.	Govt. Servant.	1984
70.	Plot No. 16-B, Markaz G-9	Brig Mohammad Akram Pilot to the President.	Govt. Servant	1984
71.	Plot No. 21, Markaz F-7	Dr. M.A. Hussain, Department of Economics Quaid-i-Azam University.	Govt. Servant.	1981
72.	Plot No. 10-G, Markaz G-8	Mr. Zulfiqar Ali M-925, St. No. 44 Amer Pura, Rawalpindi.	—	1985
73.	Plot No. 35-A, Markaz G-9	M. Masood Asif, House No. 27, St. No. 17, F-7/2, Islamabad.	—	1985
74.	Plot No. 10-D, Markaz G-9	Dr. Lt. Col (Retd) Z.S. Usmani H. No. 17, St. No. 87, G-6/3, Islamabad.	Doctor	1985
75.	Plot No. 3-A-1, Markaz Diplomatic Enclave	Farooq Usmani, 136 Sabzazar Colony, Rawalpindi Colony.	Journalist	1985
76.	Plot No. 35-B, Markaz G-9	Mst. Maryam Begum, Widow of M. Aslam Khan, H. No. 6, St. No. 66, F-6/3 Islamabad.	House Wife	1985
77.	Plot No. 10-H, Markaz G-8	Hafiz M.A. Malik, 213 Asghar Mall Scheme, Rawalpindi.	—	1985
78.	National Sports Centre Area	Maj. F.S. Munir-ud-Din H. No. 10 St. No. 60, F-8/4 Islamabad.	—	1981
79.	National Park Area	Principal Baby Angelic School H. No. 4, St. No. 79, G-6/4, Islamabad.	—	1981
80.	Do.	Mr. Zahur ul Haq (Members S.C.) Joint Secretary, Information & Broadcasting, H-1 Block, Islamabad	Govt. Servant	1981
81.	Manve Area G-7 I	Chief Editor, Pakistan Times, Lahore.	News Paper.	1982
82.	Markaz I-9	Mr. Asar Chouhan, Proprietor Siyasat Printers 1065-B, S/Town, Rawalpindi.	Editor	1983

83. North of T&T Headquarter F-5/1	..	M/s. Pakistan Realtors and Development Limited Suit No. 11, Block No. 25, Hafiz Plaza, Blue Area, Islamabad.	—	1985
84. Plot No. 7-A. Ramna-8	..	Secretary Alpine, Club of Pakistan 288 Peshawar Road, Rawalpindi.	—	1985
85. Manve Area G-7/1	..	Chief Editor Daily Haider M. 1901, Murree Road, Rawalpindi.	News Paper	1985
86. Plot No. 1-C, Bazar No. 6 Class III Sector G-9/2	..	Firdaus Mehboob Village Tanveen, P.O. Tanveen Tehsil Gujjar Khan, Distt. Rawalpindi.	House Wife	1985
1. 5-A Markaz F-8	..	M/s. Manawar Auto I&T Centre Islamabad.	—	1981
2. 5-B Markaz G-8	..	Brig. Khizar Hayat 72-E, S/Town, Rawalpindi	Govt. Servant	1981
3. Petrol Site I-9	..	Ahmed Yar Khan 30 St. 23 F-6/2, Islamabad	—	1982
4. Petrol Site G-9	..	Manzoor Javaid & another People Colony-I Faisalabad.	—	1983
5. Petrol Site Markaz G-9	..	Mrs. Amjid Moon House No. 153 F-6/3 Ibd.	—	1983
6. Petrol Site Islamabad Club Link Road	..	Ch. Farooq Sultan C/o Club Filling station old Murree Road Near Islamabad Club, Islamabad.	—	1983
7. Automatic car washer Plant site Markaz G-6	..	Asif Raza Mir P.O. Box No. 1762 Islamabad	—	1984
8. Kwich Kar & Kleen Site Blue area	..	Talat Mohmood & Mr. Amanullah Khan 24 Faizabad, Rawalpindi.	—	1985

قاضی حسین احمد: یہ جو سٹ فرام کی گئی ہے اس میں لکھا ہے

Commercial Shopping Centre in Islamabad;

جب کہ میں نے سارے رہائشی اور کمرشل پلاٹس کی سٹ مانگی تھی۔ کیا یہ صرف شاپنگ سنٹر تک محدود ہے یا اس میں رہائشی بھی شامل ہیں۔

ڈاکٹر محبوب الحق: جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے سارے کمرشل پلاٹس کی سٹ دی گئی ہے۔

تماضی حسین احمد: میرا سوال ہے۔

'The names of persons who have been allotted plots without auction within the last five years alongwith their complete addresses and professions.'

آپ نے صرف مجھے کمرشل شاپنگ سنٹرز اسلام آباد کی سٹ فرام کی ہے۔

Mr. Chairman: I think, the question is that he has asked for the total plots which have been allocated to anybody without auction and the total plots included both Commercial as well as residential and his contention is that the information provided is not complete.

Dr. Mahbulul Haq: Not complete! In that case Sir, I wish to regret and apologize to the Member and I assure that the complete information will be provided.

Qazi Hussain Ahmed: An other supplementary, Sir.

قاضی حسین احمد: کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ کیا کبھی اپنی نیلام کے ذریعے سے بھی یہ پلاٹ نیلام کئے گئے ہیں؟

ڈاکٹر محبوب الحق: جی ہاں۔ اپنی نیلام کے ذریعے بھی نیلام کئے گئے ہیں۔

قاضی حسین احمد: کیا وزیر موصوف صاحب یہ یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ اقربا پروری اور رشوت تسانی کے لئے پلاٹوں کی اس بندر بانٹ کو، استعمال نہیں کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: سوال کو اس انداز میں پیش کرنا مناسب نہیں ہے۔ اور اس قسم کے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں۔ اگر آپ دوسری طرح پوچھیں تو جواب دیا جا سکتا ہے۔

قاضی حسین احمد: جواب میں کہا گیا ہے کہ مجلس شوریٰ کے ممبران کے لئے بھی کوٹہ رکھا گیا ہے۔ کیا پارلیمنٹ کے ممبران کو اس میں اس لئے شریک کیا جا رہا ہے کہ ان کے منہ بند کر دیئے جائیں؟

ڈاکٹر محبوب الحق : اس لئے کہ وہ بھی اس ملک کے بڑے سوز شہری ہیں جن میں سے کئی یہاں سیٹل ہونا چاہتے ہیں اور جب نیشنل اسمبلی میں اس پر بحث ہوئی تھی تو اس وقت بھی یہ تجویز دی گئی تھی کہ یہ کوٹہ صرف جنرل پبلک یا گورنمنٹ سرورنٹس کے لئے نہ رکھا جائے بلکہ اس میں کچھ حصہ ملک کے نمائندوں کا بھی ہونا چاہیے لیکن اس کے بارے میں جو بھی رائے اس ایوان کی ہرگی اس کا ہم احترام کریں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ =

Mr. Hasan A. Shaikh: What is the criterion of allotment of plots and how does that criterion fit-in to Mst Khudija Banu the wife of General Swar Khan?

Dr. Mahbubul Haq: Which criteria?

Mr. Hasan A. Shaikh: The criteria that you, yourself established for the purpose of this allotment and how does it fit-in to General Swar Khan's wife.

Dr. Mahbubul Haq: Sir, I like to make a statement. I think basically this Government is not in a position or has the intention to defend each and every allotment that was made in the past. What we will like to do is to improve the allocation policy in the future. We very much like to do it through more open auctions and at the more market rates. The revised policy of CDA as I said earlier, will be formulated with which we will like to associate also the Elected Members of the House. I think it-will be more productive if we can improve this policy in future.

Mr. Shad Muhammad Khan: Discretionary allotment Sir. What procedure is being adopted for the 10% discretionary allotments?

Dr. Mahbub-ul-Haq: This discretionary quota, as the words themselves show, was the discretion of the Government or the CDA Board, .But I have said that all these percentages and the allocation policy itself is under review.

Mr. Chairman: Will this bring us to the end of question? Next question. Mr. Javed Jabbar, No. 14, Sir.

FINANCIAL INDISCIPLINE IN THE MINISTRY OF FOOD AND AGRICULTURE

14. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether, under Chapter "Audit Observations" of the Auditor General of Pakistan Report for the year 1982-83, only 23 Ministries/Divisions were examined and about 135 cases identified of which 26 cases or over 20% pertain to the Ministry of Food and Agriculture?

[Mr. Javed Jabbar]

(b) if the answer to (a) above be in the affirmative the reasons for what appears to be extraordinary financial indiscipline on the part of the Ministry of Food and Agriculture and the steps which are being taken to rectify the same?

Dr. Mahbubul Haq: (a) Yes.

(b) 1. The paras on the Ministry of Food and Agriculture cover a fifteen years' period from 1966 to 1981. Further, a special audit of the fertilizer imports arranged by the Ministry of Food and Agriculture was conducted and the results reflected in the audit report of 1982-83.

2. The extent of financial discipline on the part of the Ministry of Food and Agriculture and the responsibility thereof will be determined by the Public Accounts Committee. The remedial action to be taken will follow the recommendations made by the Committee in their report to the National Assembly.

Mr. Chairman: Supplementary.

Mr. Javed Jabbar: Para (b) does not reflect the opinion of the honourable Minister, one would like to know the status of Public Accounts Committee works at this stage regarding this particular subject.

Dr. Mahbubul Haq: I am not aware yet with the Public Accounts Committee has been appointed by the National Assembly and the Secretariat knows about it because it was under the procedure afoot to appoint it. But it is for the National Assembly to take action on that.

Mr. Chairman: Are you inquiring about the new Committee or the works done by the Committee.

Mr. Javed Jabbar: Committee Sir.

Dr. Mahbubul Haq: We actually don't know.

Dr. Mahbubul Haq: Mr. Javed Jabbar, Next Question.

PUBLICATION OF THE REPORT OF AUDITOR GENERAL OF PAKISTAN
ON THE FEDERAL ACCOUNTS

15. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether the report of the Auditor General of Pakistan on the Federal Accounts for the year 1983-84 has been published; If not, the reason for delaying its publication and when the same will be published and laid before the Parliament?

Dr. Mahbubul Haq: The reports of the Auditor General on the Federal Government for 1983-84 have since been printed. These reports are now being submitted to the President under Article 171 of the Constitution. The President shall then cause the same to be laid before the National Assembly.

Mr. Javed Jabbar: Supplementary Sir. Will this report be laid before the Senate as well?

Dr. Mahbubul Haq: As far as I am aware, under the Constitutional provision this has to be laid before the National Assembly.

Mr. Chairman: Right by this time we do come to the end of the questions.

Before we take up the privilege motion; Sorry! there are two leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: جناب غلام فاروق صاحب کی ایک درخواست ہے کہ ان کو پیشادری کوئی ضروری کام ہے اور دس تاریخ کی شام سے ۱۴ تاریخ تک اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔ ان کو چھٹی کی اجازت ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: یٹینینٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر صاحب نے ذاتی امور کی انجام دہی کے لئے ۱۱ جولائی سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کو اجازت دیتے ہیں؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: مولانا کوثر نیازی صاحب نے کل ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا۔ وہ یہ تھا کہ دز میٹرز گیلری میں چند اشخاص ایوان کی کارروائی نوٹ کر رہے ہیں۔ اور ان کے خیال کے مطابق ان لوگوں کا تعلق ایٹلی جنس بیورو سے ہے۔ ان کے خیال میں ان کی موجودگی اور کارروائی نوٹ کرنے سے ارکان کو آزادی سے اظہار خیال میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ غالباً اس ضمن میں نیشنل اسمبلی کے سپیکر صاحب نے ایک رولنگ دی ہے۔ مجھے وہ رولنگ تو نہیں ملی سکی لیکن خود مجھے اس معاملہ پر غور کرنے کا موقع ملا ہے جہاں تک سیری سلوٹ کا تعلق ہے ان کی ایسی کوئی رولنگ ریکارڈ پر نہیں آئی۔ صورت حال یہ ہے کہ ایران میں داخلے کی کچھ شرائط ہیں اور ایران کی کارروائی سننے کے کچھ آداب ہیں۔ جو حضرات

[Mr. Chairman]

ایوان میں داخل ہونا چاہتے ہیں یا داخل ہوں اور کارروائی سنا چاہتے ہوں ان کو ان قواعد و آداب کی ہر صورت میں پابندی کرنا پڑے گی اور اس کا لحاظ رکھنا پڑے گا۔ داخلے کے چار طریقے ہیں۔ ایک تو پاس ایٹو ہوتے ہیں یہ پاس چار قسم کے ہیں۔ ایک پریس گیلری کارڈ ہے۔ یا اجازت نامہ ہے جو صرف صحافی حضرات کو ہی دیا جاتا ہے اور اس میں صرف آئی شرط ہے، نوٹ کرنے کی کوئی شرط نہیں اور ہونی بھی نہیں چاہیے اور صرف آئی ہے کہ

'Visitors are not permitted' in the Press Gallery.

انٹیلی جنس ایجنسی کو نہ تو یہ اجازت نامہ مل سکتا ہے اور نہ غالباً وہ اس کیٹگری میں داخلہ چاہیں گے۔ دوسرا جو اجازت نامے کا طریقہ ہے وہ بذریعہ جنرل پاس ہے جو عمومی طور پر سیکرٹریٹ کے جو جنیئر آفیسرز ہیں جن کو ایوان میں آنا پڑتا ہے، کاغذات تقیم کرنے کے لئے یا دیگر امور کی انجام دہی کے لئے وہ ان کو دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ گیلریز یا ڈیپارٹمنٹل گیلریز میں نہیں جاسکتے۔ تیسرا طریقہ کار داخلے کا آئینشل گیلری کارڈ ہے۔ آئینشل گیلری میں شرط یہ ہے کہ

Only one Officer of the status of Dy. Secretary or above may occupy a seat at any one time in the official gallery from each Division or Department concerned.

جس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر انٹیلی جنس ایجنسیز اس دن جب ان کی کارروائی پر یہاں کوئی بحث ہو رہی ہو یا ان کے کوئی سوالات یہاں پر ہوں۔ ایک آرمی بطور آئینشل گیلری میں بیٹھ سکتا ہے بشرطیکہ وہ ڈپٹی سیکرٹری کی لیول سے کم نہ ہو۔ اس میں شرط نہیں ہے کہ نوٹس لئے جائیں یا نہ لئے جائیں۔ لیکن عام قاعدہ یہ ہے کہ جو آئینشل، آئینشل گیلری میں بیٹھے ہیں ان کی موجودگی کا جواز بھی یہی ہے کہ وہ جواب دہی کے لئے یا اپنے جواب تیار کرنے کے لئے اپنے محکمے کی جانب سے اپنے نوٹس لیں۔ تفصیلی کارروائی کا کوئی ذکر نہیں ہے لیکن جو متعلقہ امور ہیں ان کے صرف نوٹس لیں۔ ایک اور طریقہ بھی ہے داخلے کا وہ ڈیپارٹمنٹل گیلری ہے۔ جہاں تک ڈیپارٹمنٹل گیلری ہے اس میں بہت صاف لکھا ہوا ہے اور یہ حضرات جنہ کی مولانا کوثر نیازی صاحب نے نشاندہی کی ہے وہ ڈیپارٹمنٹل گیلری میں بیٹھے ہوئے تھے اور غالباً ان کے پاس اجازت نامہ بھی ڈیپارٹمنٹل گیلری کا ہوگا۔ اس میں یہ دیا ہوا ہے کہ

Visitors are not allowed to take down the notes of the Assembly.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! آپ کی علمی ، ادبی اور قانونی روٹنگ کلبے حد شکر ہے۔ یہ صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ کل پریس کے دستوں نے یہ بتایا کہ بعض اوقات اینٹلی جنس کے جو لوگ ہیں وہ پریس گیلری میں بھی قدم رنجہ فرماتے ہیں۔
جناب چیئرمین : پریس گیلری تو پبلک کی پراپرٹی ہے۔ وہاں ہر ایک آدمی جاسکتا ہے۔

مولانا کوثر نیازی : یہ پریس گیلری کے لئے مخصوص پاس جاری کیے جاتے ہیں۔
جناب چیئرمین : مخصوص پاس کے ساتھ۔ جب تک ان کے پاس مخصوص پاس نہیں ہے ان کو اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

مولانا کوثر نیازی : یہی عرض کر رہا ہوں۔ سپیشل برانچ ان کو پریس گیلری کے بھی پاس جاری کرتا ہے۔ آپ کی بھی انکو آری فرمائی۔

جناب چیئرمین : پاس تو سیکرٹریٹ جاری کرتا ہے۔ میرے خیال میں ان کو اختیار نہیں ہوتا۔ بہر حال اس کو دیکھ لیں گے۔ تحریک استحقاق۔ ملک فرید اللہ خان صاحب کے نام پر ہے وہ پڑھ کر سناری۔

PRIVILEGE MOTION RE: ELECTION OF THE SENATORS
IN N.W.F.P.

ملک فرید اللہ خان : جناب چیئرمین مجھے اجازت دیجائے کہ تحریک استحقاق پیش کروں۔

جناب چیئرمین : جی ارشاد فرمائیے۔

ملک فرید اللہ خان : روزنامہ نوائے وقت بتاریخ ۱۴ مئی ۱۹۸۵ء کی اشاعت میں میجر حبیب اللہ خان کے حوالے سے یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ جنہوں نے مسٹر گوہر ایوب کے اخباری بیانات کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے کہ صوبہ سرحد میں سینٹ کے انتخابات الیکشن نہیں بلکہ سلیکشن تھے۔ اور صوبہ سرحد کے بھائی چارے کے ماحول میں کئے گئے انتخابات گویا صحیح نہیں تھے۔ جناب والا ! مسٹر گوہر ایوب اور میجر حبیب اللہ خان کے ان بیانات سے اراکین سینٹ صوبہ سرحد کا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ یہ بیانات اراکین سینٹ صوبہ سرحد کی رکنیت کو چیلنج کرنے کے مترادف ہیں۔ میں یقیناً ہوں کہ قواعد و ضوابط کے مطابق مسٹر گوہر ایوب ایم این اے اور میجر حبیب اللہ خان ایم پی اے کے خلاف مزوری کارروائی

کی جانے جن کے بیانات سے بحیثیت رکن سینٹ میرا استحقاق مجرد ہوا ہے صوبہ سرحد کے سینٹ کے انتخابات قواعد و ضوابط اور الیکشن رولز کے تحت ہونے تھے اور ان انتخابات کے لئے وہی طریقہ کار اپنایا گیا تھا جو کہ رولز کے مطابق ہے اور اس میں اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ صوبہ سرحد سے آپ بھی منتخب رکن سینٹ ہیں اور آپ نے خود ان انتخابات میں حصہ لیا تو اس کے بعد جب انتخابات ہوئے اور الیکشن کمیشن نے باقاعدہ اس کے لئے نوٹیفیکیشن جاری کیا کہ صوبہ سرحد سے یہ اراکین منتخب ہوئے ہیں۔ اب جناب والا! یہ اخباری بیانات جو ہیں ان کا مطلب یہ ہوا کہ گویا وہ انتخابات صحیح نہیں ہوئے اور ابھی بھی میں بلابی میں یہ اخبارات کے تراشے دیکھ رہا تھا جو یہ حضرات اراکین سینٹ کو کو بھیجتے ہیں اور ان کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ یہ انتخابات صحیح نہیں تھے۔ سیکشن تھا اور ان انتخابات میں دھاندلی ہوئی۔ جناب والا! اس سے نہ صرف میرا استحقاق بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجرد ہوا ہے لہذا میں یہ گزارش کر دوں گا کہ یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور وہ اس کا بغور جائزہ لے کہ آیا یہ استحقاق مجرد ہوا ہے یا نہیں؟

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! میں گزارش کر دوں گا کہ عدالتی روایات کے پیش نظر چون کہ آپ کی ذات بھی ناضل ممبر نے اس میں ملوث کر دی ہے تو کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ اس وقت یہ کرسی ڈپٹی چیئر مین سینٹ کے سپرد کریں تاکہ وہ رد لگ دیں۔

جناب چیئر مین : مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں کہ وہ آئیٹن لیکن اس میں میری ذات ملوث نہیں ہے انہوں نے ایک اصول کا ذکر کیا ہے۔ یہ تحریک صدر نشین کے خلاف نہیں ہے۔ وزیر انصاف صاحب اس پر غالباً کچھ روشنی ڈالیں گے۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, if you allow me my submission is that you can take action against a Member of the same House but since Mr. Gohar Ayub is a Member of the National Assembly, action cannot be taken by this House. That is a practice, because each House is independent and can take action against its own Member.

Mr. Chairman: That would not be correct, for the simple reason that if this House holds that it does amount to breach of privilege of the House or of an individual Member, the House is absolutely free to take action provided under the law regardless of whether somebody is a Member of another House or Member of public or is of any other position.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, if you allow me. I will make this submission after the Law Minister. I will find out the exact portion in the May's Parliamentary Practice, only to quote that and nothing more. I would not say anything.

Mr. Chairman: Right, right.

Mr. Javed Jabbar: Sir, may I cite the fact that the National Assembly has taken note of comments made by the Members of the Senate. They have constituted a committee.

تاضی عبداللطیف : جناب والا ! جو کچھ کہا جا رہا ہے میرا خیال ہے کہ وہ ایک شخص کی انفرادی رائے نہیں ہے۔ یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہو رہا ہے اس لئے کہ ایک ممبر ایک دفعہ بیان دیتا ہے اور دوسرے اس کی حمایت کے اندر یہ سلسلہ شروع کر دیتے ہیں اس کا مقصد اس ایوان کی اہمیت کو کم کرنا ہے اس لحاظ سے ایک مثالی کردار جو صوبہ سرحد نے ادا کیا تھا اس کو بھی مجرد کرنا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ دوسرے صوبے بھی اس کا اتباع کرتے اس کی تقلید اور پیروی کرتے اور یہی بہترین مثال پیش کرتے لیکن بجائے اس کے کہ اگر ایک صوبے کے اندر یکجہتی کا ثبوت ملا ہے اور آپ حضرات نے اپنی آنکھوں سے خود دیکھا ہے کہ وہ قواعد اور ضوابط کے تحت ہی ہوا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دیدہ و دانستہ ان ایوانوں کی اہمیت کو کم کرنے کا یہ ایک منصوبہ ہے میرا خیال ہے کہ اس سے اس ایوان کا استحقاق یقیناً مجرد ہو جائے۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین صاحب ! میں مختصر عرض کر دوں گا کہ یہ سینٹ اور قومی اسمبلی ذاتی ادارے ہیں اور انہیں تمام جمہوری اداروں کا تحفظ کرنا ہے اور اس امر کو ملحوظ رکھنا ہے کہ اس کا دتار مجرد نہ ہو۔ یہاں صرف سینٹ کا دتار ہی مجرد نہیں ہوا بلکہ پوری صوبائی اسمبلی پر گویا شدید ترین حملہ کیا گیا ہے کہ تمام صوبائی اسمبلی کے ممبران اپنی رائے دینے میں آزاد نہیں تھے اور پابند تھے، ہمیں صوبائی اسمبلی کے حقوق کا بھی اس معاملے میں لحاظ رکھنا ہو گا اگر ذاتی ادارے ان کا خیال نہ رکھیں تو مشکل ہو گا۔ وہاں مکمل ریکارڈ موجود ہے۔ ہر ممبر کا مجوز اور موید موجود ہے اور جس شخص نے اعتراض کیا ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسی کو صرف ایک مجوزہ ملا ہے اور اس کو موید بھی نہیں مل سکا۔ اس کا امیدوار قتل کے ایک جرم میں ملوث تھا اب اس کو کون درٹ دیتا۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا آپ جانتے ہیں کہ یہ جو پورے الیکشن ہوئے میری مراد صوبائی قومی اور سینٹ کے الیکشنوں سے ہے۔ یہ انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہوئے اور ان کے بارے میں ایک خاصہ موثر طبقہ یہ رائے رکھتا ہے کہ یہ الیکشن غلط ہوئے ہیں۔ ان کے

اندر برادری کسٹم آیا ہے اس کے اندر پیسہ چلا ہے اور بہت سی خرابیاں پیدا ہوئی ہیں۔ رات دن اس قسم کے بیانات مختلف حضرات جاری کرتے ہیں۔ اور صحیح طور پر جاری کرتے ہیں۔ اخبارات اور جرائد اس پر لکھتے رہتے ہیں۔ اگر آپ اور میرے اراکین دوست اس قدر حساس ہو گئے کہ ہر مخالف رسالے کو انہوں نے دبانے کی کوشش کی تو پھر یہ سلسلہ کہاں جا کر رہے گا کتنے سیاستدان ہیں کتنے اخبارات اور جرائد ہیں جنہوں نے ان الیکشنوں کے متعلق کہا ہے کہ یہ بالکل بے کار تھے اور ان کے نتیجے میں جو ایوان قائم ہوئے ہیں۔ ان کا کوئی اہمیت نہیں ہے اور یہ کوئی نمائندہ حیثیت نہیں رکھتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اتنا احساس نہیں ہونا چاہیے۔ سیاسی بیانات کو سیاسی رنگ میں ہی لینا چاہیے اس لئے کہ پھر یہ سلسلہ شیطان کی آنت کی طرح دراز ہو جائے گا وہ بات ہو جائے گی کہ یہ رند ختم ہوں واعظ کے بس کی بات نہیں تمام شہر ہے دو چار درس کی بات نہیں۔

جناب چیئرمین: میں عرض کروں کہ اس مسئلے پر اظہار خیال سے پہلے جس بنیاد پر یہ ریزولیشن قائم ہے اس کے آپ ذرا سن لیں، فرما رہے ہیں کہ روزنامہ نوائے وقت تاریخ ۱۴ مئی ۱۹۸۵ء کی اشاعت میں میجر حبیب اللہ خان کے حوالے سے یہ خبر شائع ہوئی ہے جنہوں نے مسٹر گوہر ایوب کے اخباری بیانات کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے صوبہ سرحد کے انتخابات الیکشن نہیں بلکہ سلیکشن تھے اور صوبہ سرحد کے بھائی چارے کے ماحول میں کئے گئے انتخابات گویا صحیح نہیں تھے یہ بیان ہے اور جو اصلی بیان ہے جس کی نقل پیش کی گئی ہے۔ وہ شاید آپ کے سامنے نہ ہو۔ تو میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

یہ ہے جناب میجر حبیب اللہ خان صاحب کا بیان کہ سرحد اسمبلی کے رکن حبیب اللہ خان ترین نے کہا ہے کہ صوبہ سرحد سے کامیاب قرار دیئے جانے والے سینٹروں کے انتخابات کو فری طور پر کالعدم قرار دے کر دوبارہ انتخابات کرائے جائیں کیوں کہ یہ لوگ عوام کی نمائندگی کے طور پر نہیں بلکہ نامزدگی اور غیر جمہوری طریقے سے سینٹ میں پہنچے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں قومی اسمبلی کے رکن — اب ان کا اپنا بیان جو ہے جو انہوں نے یہ رسالے قائم کی ہے اس کو گوہر ایوب خان کے بیان پر base کرتے ہیں کہ قومی اسمبلی کے رکن مسٹر گوہر ایوب خان بھی یہی مطالبہ کر چکے ہیں اور صوبہ سرحد اسمبلی کے رکن امان اللہ خان جردن نے سرحد میں سینٹ کے دوبارہ انتخابات کرانے کا مطالبہ کر کے نہ صرف جو اہمندی کا ثبوت دیا ہے بلکہ انہوں نے صوبہ سرحد کے عوام کے دلوں کی ترجمانی کی ہے تو یہ درحقیقت ایک صاحب

[Mr. Chairman]

دوسرے کا حوالہ دیتے ہیں اور جو اصلی بنیاد بنتی ہے اور جو مرکز ہے اس سارے بیان کا جو اخبار میں آیا ہے وہ امان اللہ خان جدون صاحب کا بیان ہے اور وہ خود یہ کہتے ہیں۔ ذرا اس کو سن لیجئے اور فیصلہ کریں کہ اس سے آپ کا کوئی استحقاق مجروح ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے یہ ایڈٹ آباد ۲۹ جون، سرحد اسمبلی کے ممتاز رکن کا بیان۔ نوائے وقت کا حوالہ ہے۔ ۳۰ جون — سرحد اسمبلی کے ممتاز رکن مسٹر امان اللہ خان جدون نے کہا ہے کہ وہ مخالفت برائے مخالفت کے قائل نہیں تاہم حکومت کو سیدھی راہ پر چلانے کے لئے ضروری ہے کہ سرحد اسمبلی میں اپوزیشن گروپ قائم کیا جائے۔ جو عوام کے حقوق کی حفاظت کے لئے تعمیری تنفیذ کا فریضہ ادا کرے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے کافی ہم خیال اراکین کی حمایت حاصل کی ہے اور وہ ایران میں حزب مخالف کا گروپ بنا کر بجٹ اجلاس کی طرح آئندہ اجلاس میں بھی تعمیری کردار ادا کریں گے۔ آج سہ پہر یہاں "نوائے وقت" سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ جمہوری عمل کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ارکان اسمبلی کو مکمل طور پر بااختیار بنایا جائے اور اس طرح انفرشٹا کا کے اختیارات کم کر کے طاقت اور اختیار عوامی اور بلدیاتی ٹائڈن کو منتقل کیا جائے۔ اصلی نکتہ اب آتا ہے — سرحد میں سینٹ کے دوبارہ انتخابات کرنے کے بارے میں قومی اسمبلی کے رکن مسٹر گوہر ایوب خان کے مطالبے کی حالت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب سرحد کے وزیر اعلیٰ یہ کہتے ہیں کہ سینٹ کا الیکشن بھائی چارے کی فضا میں ہوا ہے تو ایسی فضا میں تلاش فرمنا بھی الیکشن کر کے جاسکتے ہیں اسلئے حکومت کو دوبارہ الیکشن کا مطالبہ تسلیم کر کے اپنے موقف کی صداقت عملاً ثابت کر دینی چاہئے لہذا بنیاد سب چیز کی امان اللہ خان کا بیان ہے جو کہ based ہے وزیر اعلیٰ کے سرحد کے بیان پر جس کا اشارہ قاضی عبداللطیف صاحب نے بھی کیا کہ الیکشن بھائی چارے کی فضا میں ہوتے ہیں۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ بھائی چارے کی فضا میں ہوا ہے اور وہ ایک متفقہ الیکشن ہے تو اس سے اس ایران کا استحقاق مجروح ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ اس پر آپ اظہار خیال فرمائیں۔

ملک فرید اللہ خان : Sir میں آپ کی توجہ روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۸۵ء کی طرف دلاتا ہوں ہیریڈنگ ہے "فوجی گورنروں کی جگہ سویلین گورنرز مقرر کئے جائیں اور سرحد کے سینیٹروں کا انتخاب کا لہجہ مقرر دیا جائے" میجر حبیب اللہ خان — سرحد اسمبلی کے رکن میجر حبیب اللہ خان (ریٹائرڈ) نے مارشل لا کے خاتمے، سیاسی جماعتوں کی فوری

بجالی، فوجی گورنروں کی علیحدگی، صوبہ سرحد کے سینٹروں کے انتخاب کو کالعدم قرار دینے اور فوجی عدالتیں ختم کرنے سے متعلق قری اسمبلی کے رکن گوہر ایوب خان کے موقف کو حقیقت پسندانہ قرار دیا۔ انہوں نے گوہر ایوب کے حالیہ بیانات کی تائید کرتے ہوئے کہا صوبہ سرحد میں سینٹروں کے انتخابات نہیں سلیکشن ہوئی ہے انہوں نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا کہ سرحد کے سینٹروں کے انتخابات کو کالعدم قرار دے کہ دوبارہ الیکشن کرایا جائے تو Sir، یہ اصل بیان ہے جس پر میں نے تحریک استحقاق پیش کی ہے۔

جناب چیئرمین : جو ہمیں پہنچا ہے، میں نے وہ آپ کو سنا دیا ہے۔

ملک فرید اللہ خان : Sir، یہ تو دوسرا ہے۔ میں نے تو میرے حبیب اللہ خان کی سٹیٹمنٹ پر یہ موشن دیا ہے۔ امان اللہ جدون کی سٹیٹمنٹ پر نہیں دیا ہے۔ میری تحریک استحقاق کی بنیاد میرے حبیب اللہ کے بیان پر ہے۔ جو کچھ امان اللہ جدون نے کہا ہو گا میں اس کی بات نہیں کرتا وہ کوئی دوسرا علیحدہ الٹو ہے ہمارے پاس جو بیان ہے اس سے اراکین سمینٹ صوبہ سرحد کا استحقاق مجردع ہوا ہے اب آپ ممبران کی رائے دیکھ لیں کہ استحقاق مجردع ہوا ہے کہ نہیں؟

جناب چیئرمین : جناب شاد محمد خان صاحب،

جناب شاد محمد خان : جناب چیئرمین صاحب! مولانا کوثر نیازی سے معذرت کیساتھ، آج وہ اس پراجیکٹ چیلنج کر رہے ہیں کہ یہ الیکشن درست نہیں ہوئے تو کیا ان کو یہ یاد نہیں کہ وہ سارے پاکستان کا چکر لگا کر انہی لوگوں سے ووٹ مل گئے رہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں وہ منتخب ہو کر یہاں آئے ہیں۔ اب وہ اس کی تردید کر رہے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے۔ دوسری سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جناب والا! چکر سب دارالاقوام کا ہے۔ اگر

گوہر ایوب وزیر ہوجاتے اور نہ وہ وزارت سے محروم ہوتے، نہ استحقاق مجردع ہوتا نہ یہ سوال پیدا ہوتا۔ اس کے بعد تیسری بات یہ ہے کہ گوہر ایوب ایک سمجھ کر بھی حالت حاصل نہیں کر سکے اور گورنمنٹ نے بڑا اچھا کیا ہے۔ جو ان کو نمائندگی نہیں دی چوتھی بات یہ کہ ہم آج سینٹ میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ لیکن امان اللہ خان نے جبکہ propose کیا ہے کیا وہ اسکی تردید نہیں کر رہے کہ خود ہی انہوں نے propose کیا ہے اور باہمی مشاورت سے صوبے کے ہر کوئی

کونے کو نمائندگی دے کر بڑا کردار ادا کیا گیا ہے۔ لہذا اگر امان اللہ خان کو بھی صوبے میں وزارت مل جاتی تو نہ ہاؤس کا استحقاق مجردع ہوتا، نہ ان کو تکلیف ہوتی وہ جلی کھی دکھ دینے والی

[Mr. Shad Muhammad Khan]

کئی باتیں کر رہے ہیں۔ واقعی انہوں نے یہ زیادتی کیا ہے ان کے خلاف کوئی نہ کوئی کارروائی ہونی چاہیے۔

جناب محمد محسن صدیقی : پروائٹ آف آرڈر، Sir، میں گزارش کروں گا کہ یہ جویانات آپ نے اور میرے محترم دوست نے پڑھ کر سنائے ہیں۔ اس میں گوہر ایوب کے بیان کا حوالہ ہے کہ کیا یہ مناسب نہ ہوگا۔ کردہ بیان پڑھ کر سنایا جائے۔

جناب چیئرمین : اس لئے میں عرض کر رہا تھا کہ وہ بیان ہمارے پاس نہیں ہے۔ یہ رسوائی ایک دوسرے سے چلی آرہی ہے کہ فلاں نے یہ کہا، کن الفاظ میں گوہر ایوب خان نے کہا کن الفاظ میں امان اللہ جردن نے سنا دیا وہ اصلی بیان نہیں ہے البتہ ایک دوسرے کو quote کرتا ہے۔ اور ایک دوسرے کی تائید کرتا ہے۔

جناب محمد محسن صدیقی : میری گزارش یہ ہوگی کہ اس مسئلے کو کل لے لیا جائے اور خرد گوہر ایوب کا بیان سامنے لایا جائے۔ وہ بیان اس استحقاق کی بنیاد ہوگا۔ اس لئے کوئی فیصلہ بغیر اس بیان کے سننے مناسب نہیں ہوگا۔

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Under Rule 59(2) this matter is not being raised at the earliest opportunity. The House has been in session for the last several days. This Motion could have been brought several days ago.

Mr. Chairman: This is also one of the aspect which can be taken into account.

قاضی حسین احمد : جناب والا ! میرا خیال ہے کہ ہمیں اس طرح کے بیانات پر بہت زیادہ حساس نہیں ہونا چاہیے۔ اس طرح کے بیانات ہمارے خلاف بھی آتے رہیں گے۔ ریفرنڈم پر بھی آرہے ہیں، صدر مملکت کے الیکشن پر آرہے ہیں قومی اور صوبائی اسمبلیوں اور پورے غیر جماعتی کسٹم پر آرہے ہیں۔ اگر اس طرح بیانات کو ہم بہت زیادہ اہمیت دیں گے تو اس سے ایوان کا وقت ضائع ہوگا اور ایک ایسے معاملے کو غیر معمولی اہمیت ملے گی جس کی اہمیت نہیں ہے۔

عبداللطیف قاضی : جناب والا ! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ یہ ہمارے صوبہ سرحد کے استحقاق کا مسئلہ نہیں ہے میں آپ کی وساطت سے مولانا کوثر نیازی صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اسے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی۔

یہ ٹھہر چکے ہیں تیرا گھر نہ ہو،

یہ ساری اسمبلی کی توہین ہے۔ اگر اس اسمبلی کے اندر ایک بہت بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جو غیر قانونی طور پر آتے ہیں۔ تو میرا خیال یہ ہے کہ پھر یہ ساری اسمبلی ہی کا توہین ہے اور سب کو اس ٹولس لینا چاہیے اس کا بہترین طریقہ تو یہی ہے کہ آپ کو کمیٹی کے حوالے کر دیں اور وہ اس کا فیصلہ کر دے کہ واقعی کوئی استحقاق ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین : مولانا سمیع الحق صاحب !

مولانا سمیع الحق : جناب والا ! میں صرن ایک گزارش کرتا ہوں کہ اگر ان اعتراض کرنے والوں کی بات میں کوئی بھی ثبوت ہوتا یا ان کو جرات ہوتی تو وہ الیکشن ٹریبونل میں کیوں نہ جاتے ؟

جناب چیئرمین : صحیح ہے ، جناب مولانا کوثر نیازی صاحب !

مولانا کوثر نیازی ! جناب والا ! خان صاحب نے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ میں قومی اسمبلی کے اراکین کی جائز طور پر مستتب ہونے کے استحقاق میں شک رکھتا ہوں۔ میرے دل میں ان سب کا بے حد احترام ہے ، ہر چند کہ میری رائے اس وقت بھی یہ تھی اور آج بھی یہ ہے کہ الیکشن Party-less بنیاد پر نہیں ہونے چاہئیں اور اس موقف کو جلتے ہوئے

ان حضرات نے مجھے ووٹ دیا اس کے لئے میں ان کا بے حد شکر گزار ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آزادانہ انتخابات میں وہ بے جا طور پر عوام کے نمائندے بن کر سامنے آئے ہیں اور اس کے لئے ہمارے دل میں ان کا بے حد احترام ہے ، میں جو کہنا چاہتا تھا وہ صرن یہ ہے کہ آپ اتنے حساس کیوں ہیں۔ قاضی صاحب کو ہی آپ کی وساطت سے عرض کر رہا ہوں قاضی صاحب اگر آپ چاہیں تو میں بیان ان اخبارات ، رسالے اور جریڈوں کا ڈھیر لگا کر دکھا سکتا ہوں۔ ان سینکڑوں بیانات کا جن میں ان الیکشنوں پر ، ان ہاؤسز پر یہ ساری باتیں کہی گئی ہیں یہاں تک کہا گیا ہے کہ یہ مارشل لاء کے تابع مہل ہیں ، یہ کوئی کام کرنے کے قابل نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ ۶۵ تک کے الزامات لگیں ، آپ یہ پنڈورا باکس کیوں کھولتے ہیں۔ کیوں اس چکر میں پڑتے ہیں کس کس کو آپ سزا دیں گے۔ آپ دریا دلی سے کام لیں سیاست کو سیاست کے رنگ میں لیں ان کو جرم و سزا کا موضوع نہ بنائیں۔

جناب نھورا الحق : جناب والا ! بعض اخبارات کی بات ہو رہی ہے اگر ٹائم ملا اور

آپ نے یہ مسئلہ کمیٹی کو ریفز کیا (مداخلت)

جناب چیئرمین : آواز نشاندہ نہیں آرہی ، مائیکروفون ذرا استعمال کریں۔

Mr. Zahoor-ul-Haq: If your honour refer it to the Committee I will be able to produce a telegram sent by Mr. Gohar Ayub Khan to the Chief Election Commissioner, copies were provided to the various M.N.As, saying that the election to the Senate were fraudulent and what not. It was a direct telegram and was circulated to all the Members and the M.N.As and they are saying it is not the breach of privilege. One fourth segment of your House about 27 has been deferred, and you say it is not a breach of privilege. Therefore, if you refer it to the Committee I will produce a copy of the telegram and I will produce the M.N.A. who had handed over the telegram to me.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: If this issue is important, if the matter is of such significance, you should have taken the matter on the first day of the meeting of this House. After all the telegram was available to everybody.

Mr. Chairman: You are referring to which question?

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: I am referring to Rule 59(2) The question shall relate to a specific matter and shall be raised at the earliest opportunity. Now, the earliest opportunity was on the day of the opening of the session or the next day. The references are being made of 14th of May, of the newspapers' cuttings, then of 14th of 29th of June. Today, it happens to be the 10th of July. I seek your indulgence that we should certainly take note of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate.

Mr. Zahoor-ul-Haq: May I give a reply to the honourable Member? There are issues of this House which are continuing wrong. You can not say that it is an affair of a long distance in time. It is a continuing wrong and that will continue till such time this House exists. So, the provision of Rule 59(2) pressed by my learned friend is totally misconceived.

قائمی حسین احمد : جناب والا ! یہ سیاسی مسئلہ ہے۔ یہ تسلسل کے ساتھ پورے سسٹم کو چیلنج کیا جائے گا، غیر جماعتی الیکشنز کو بھی چیلنج کیا جائے گا، اس نظام کو چیلنج کیا جائے گا اور ایک دو آدمی نہیں ہیں، پوری کی پوری اپوزیشن ہے جنہوں نے اس پورے سسٹم میں حصہ نہیں لیا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ استحقاق کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ سیاسی مسئلہ ہے اس کو ہم غیر سیاسی پلیٹ فارم پر Face کریں گے۔

جناب چیئرمین : جناب اقبال احمد خان صاحب آپ کچھ فرمائیں گے؟
جناب اقبال احمد خان : جناب والا اب میں اس تحریک استحقاق کے متعلق گورنمنٹ کی طرف سے کچھ عرض نہیں کرنا چاہتا۔ صرف یہ گزارش ہے کہ اس بیان سے یقیناً اس معزز ایوان کے اراکین کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ اور چاہیے یہ تھا کہ جس کسی فرد کو ان انتہا بات پر اعتراض

تھا۔ تو اس کے لئے ایک الگ ضابطہ مقرر ہے اور اس کے مطابق الیکشن پینشن داخل کی جاسکتی تھی بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ اس الزام کے معزز اراکین نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ متعلقہ افراد تک پہنچ چکا ہوگا اور انہیں چلہیٹے کر آئندہ اس بات سے احتیاط رکھیں اور جو تالان نے انہیں لفتیاء دیا ہے اس کے مطابق وہ کارروائی کر سکتے ہیں بجائے اس کے کہ اس قسم کے غیر ذمہ دارانہ بیانات دیں Admissibility کے متعلق جناب والا میں اس سلسلہ میں کچھ اس سے زیادہ عرض نہیں کر سکتا ہوں جو اس الزام میں پہلے کہا جا چکا ہے۔

جناب چیمبرلین؛ جذبات اور استحقاق میں آپ کھ فرق رکھیں گے یا نہیں؟ جذبات تو ضرور مجروح ہوئے ہیں اور استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے۔

جناب اقبال احمد خان؛ میں نے عرض کیا ہے کہ ان کے جذبات ان تک پہنچ چکے ہوں گے۔ اور جو اب کسی نہ کسی طریقے سے انکو دیا جا چکا ہے اب آپ اسکی admissibility کے متعلق فرمائیں کہ آیا یہ admissible ہے کہ نہیں۔

پروفیسر خورشید احمد؛ جناب والا! میری بہت ہی مؤدبانہ درخواست اس الزام کے تمام ہی معزز اراکین سے اور خصوصاً اپنے ان بزرگ اور بھائیوں سے ہے جبکہ تعلق ضوبہ سرحد سے ہے میں بھی یہ بات محسوس کرتا ہوں کہ اس قسم کے بیانات فطری طور پر ہم سب کے جذبات کو مجروح کرتے ہیں اور سیاست میں بھی ہمیں اس اصول کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم، لیکن جب ہم نے سیاست میں قدم رکھا تو پھر پتھر تو آئیں گے اور ہمیں ٹیکنیکل چیزوں کا سہارا نہیں لینا چاہیے نہ اپنے آپ کا دفاع کرنے کے لئے اور نہ خالص ٹیکنیکل فیادوں پر اس قرارداد کو چھینکے کرنے کے لئے، میں چاہوں گا کہ ہم ان معاملات کا زیادہ فراخ دلی سے مقابلہ کریں یہ سیاسی بحثیں ہیں۔ میرے اور دوستوں نے یہ بات بھی ہے کہ سیاسی بحثوں کو آپ قانونی انداز میں یا تحریک استحقاق کے ذریعے سے بیان نہیں کر سکتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم سب آزادی اظہار کے بڑے حامی ہیں۔ ہم جمہوریت کا مطالبہ کرتے ہیں ہم لوگوں کو یہ حق دیتے ہیں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں تو اس میں ایسی باتیں بھی ہوں گی جو سو فیصدی درست ہوں لیکن ایسی باتیں بھی ہوں گی جو سو فیصدی درست نہ ہوں لیکن اگر آپ اس کا بنیاد پر آزادی اظہار کو روک دیں تو یہ بڑا سا خطرہ ہوگا تو اس بنا پر میں بڑے ادب کے ساتھ اپنے ساتھیوں سے درخواست کروں گا کہ ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے میں اسکو محسوس کرتا ہوں لیکن دوسری طرف

[Prof. Khurshid Ahmad]

یہ عرض کروں گا کہ پبلک لائف اختیار کرنے کے بعد ایک نہیں ایسے بہت سے حوالے ہمیں face کرنا ہوں گے اس میں ہماری عظمت ہے بجائے اس کے کہ ہم تحاریک استحقاق یا قانونی راستوں کا سہارا لیں پورے ادب سے میں یہ درخواست کرنا چاہتا تھا۔

ملک فرید اللہ خان میری گزارش تھی کہ جو استحقاق مجروح ہوتا ہے جیسے پروفیسر صاحب نے فرمایا ہے کہ آزادی تحریر و تقریر ملک میں ہونی چاہیے تو اس کے لئے ایک قاعدہ ہے کہ اگر ایک چیز غلط ہوئی ہے تو ایک آدمی کو یہ حق ہے کہ قانون کے تحت وہ عدالت میں جائے اور اس چیز کو چیلنج کرے اب یہاں تو مسئلہ یہ ہے کہ یہ صاحبان ہیں بحیثیت رکن سینٹ تسلیم نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ یہ دھاندلی کے ذریعے اسی سینٹ کے ارکان بنے ہیں۔ جب وہ ہمیں تسلیم ہی نہیں کرتے تو ہمارا استحقاق — استحقاق کیا چیز ہوتی ہے؟ — میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ہمارے سر پر ڈنڈا مارے تو اس وقت استحقاق مجروح ہوگا — معززہ اراکین ذرا غور کریں کہ اس سے بڑا استحقاق کیا ہو سکتا ہے کہ جب وہ ہمیں تسلیم نہیں کرتے صرف مجھے ہی نہیں، Sir، آپ کو بھی، یہاں ہمارے محترم وزیر سلیم سیف اللہ خان صاحب ہیں انکو بھی تسلیم نہیں کرتے، تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے، نہ صرف ہمارا بلکہ پورے معزز ایوان کا۔ میں جناب بھی گزارش کروں گا کہ ریسٹو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ لوگوں کو یہ احساس ہو کہ جو اخبارات غیر ذمہ دارانہ بیانات دیتے ہیں ان کا نوٹس لیا جاتا ہے رشک یہ =

جناب محمد ابراہیم زکی بلوچ : جناب والا! جیسا کہ انریبل منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ صوبہ سرحد کے ممبران کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، استحقاق مجروح نہیں ہوا۔ جناب والا! میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر صوبہ سرحد کا کوئی سینٹیئر یہ کہہ دے کہ جناب پنجاب کے نیشنل اسمبلی کے الیکشن ٹھیک نہیں ہوئے تو اس میں جناب کیا فرمائیں گے؟ استحقاق مجروح ہو گا کہ نہیں؟

جناب اقبال احمد خان : میں نے جناب یہ عرض نہیں کیا میں نے کہا کہ جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ استحقاق کے متعلق میں نے یہ عرض کیا ہے کہ Chair اس کے متعلق فیصلہ کرے۔ صرف بات اتنی ہوئی تھی۔ مجھ سے پوچھا گیا تھا کہ استحقاق اور جذبات مجروح ہونے میں کیا فرق ہے۔ میں نے کہا فرق تو ہے۔ میں نے یہ عرض نہیں کیا کہ استحقاق مجروح نہیں ہوا۔ میں نے اس میں اپنی رائے کوئی نہیں دی۔ میں نے Chair سے گزارش کی ہے کہ وہ اس مسئلے کا فیصلہ فرمائیں۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! گزارش یہ ہے کہ ہمارے بعض دوستوں نے تذکرہ کیا ہے اور ہمیں فراخدی کا مشورہ دیا ہے ۔ ہم ان کے ممنون ہیں ۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان معاملات میں دریا دلی ہونی چاہیے لیکن میرا خیال یہ ہے کہ آزادی صحافت اور آزادی تحریروں و تقریر اور اسی طریقے سے سیاست کے میدان کے کبھی کچھ قواعد قیود ہوتے ہیں اور حدود بھی ہوتے ہیں جس طریقے سے کہ کل ہمارے ذریعہ داخلہ صاحب نے اس کے متعلق فرمایا تھا اگر آپ آزادی تقریر و تحریر کے یہ معنی لیتے ہیں کہ اگر کوئی کسی کو گالیاں دے تو پھر آزادی تقریر و تحریر میں آتا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں شارع عام میں ہر کسی کو گزرنے کا حق حاصل ہے لیکن ٹریفک بند نہ ہو ۔ اس میں یہ اصول ہوتا ہے ۔ اگر آپ اسکو تسلیم نہیں کریں گے تو کسی غلط ٹریفک والے کا آپ چالان نہیں کر سکیں گے اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ آزادی تقریر و تحریر کا یہ مطلب ہے کہ ایک شخص میری توہین کرتا ہے اور میری عزت پر حملہ کرتا ہے اور آپ کہیں کہ یہ آزادی تقریر و تحریر میں آتا ہے میں ان حدود کو سمجھتا نہیں ہوں کہ تقریر و تحریر کا معنی کیا ہوتا ہے ؟

صاحبزادہ الیاس : پوائنٹ آف آرڈر ! میں آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ الیکشن کے بارے میں تمام ذمہ داری چیف الیکشن کمشنر کی ہے اور ہونی چاہیے ۔ جب یہ نوٹیفکیشن ہو گیا اور کوئی قانونی کارروائی کسی سمت سے کسی ممبر کے خلاف نہیں ہونے پائی تو ایسی صورت میں آیا یہ بیانات جو ہیں اس سے چیف الیکشن کمشنر کی توہین نہیں ہوتی ؟

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir I am reading from May's Parliamentary Practice (16th Edition) page 47. "The two Houses are thus of equal authority for administration of a common body of privileges; each House is a constituent part of Parliament and exercises its own privileges, independent of the other". I am leaving a few irrelevant sentences here. "These are declared and expounded by each House. Breaches of privileges are adjudicated and censured by each House." This is what I say. I have read this chapter Each House decides breach of privilege by its own Member. What my learned friend Mr. Javed Jabbar has said some action has been taken against a Senator by the National Assembly. It was in that context that I examined this question and not that I examined this in the context of the present Privilege Motion.

Mr. Chairman: But you have said earlier that Mr. Gohar Ayub is not a Member of this House perhaps (*Interruption*)—

Mr. Hasan A. Shaikh: This House cannot take action. The other House should take action, if any. I personally think, there is no privilege.

Mr. Chairman: But you are only confirming that this House is absolutely free and competent to take a decision in this manner by quoting actually the Mays Parliamentary Practice.

Mr. Hasan A. Shaikh: An election petition is pending against me. There is not one but two. So how does it vary? Is it a breach of privilege? My election has been questioned before the Election Tribunal and if Gohar Ayub wants to question their election, he should go before the Tribunal.

Mr. Zahoor-ul-Haq: Sir, the quotation from page 47 by my learned friend Shaikh Sahib is totally irrelevant. The House of Commons and the House of Lords are independent bodies and there is no provision in the May's Parliamentary Practice that if a Member of the House of Commons commits contempt or breach of privilege of the House of Lords he cannot be arraigned. As a matter of fact, we are not governed by (*Interruption*).

Mr. Chairman: We are not, I think, discussing this. The House is fully competent to take action against anybody. There is no question on that, I am very clear in my mind. The question is how do we proceed about it? Do we treat it as a breach of privilege? It depends upon admissibility.

یعنی ہم سے استحقاق کا موضوع بنائیں یا نہ بنائیں یہ سب admissibility پر depend کرتا ہے جو مولانا کوثر نیازی صاحب نے شروع میں ارشاد فرمایا اس کا تائید جو محترم قاضی حسین احمد صاحب نے کیا اور اس کی مزید تائید جو پروفیسر نور شید احمد صاحب نے کی یہ بیانات صرف Individual ممبر نہیں اٹھا رہے ہیں وہ اسمبلی کے ہیں یا کوئی باہر کے ہیں۔ لیکن پبلک کے بہت سارے اصحاب کی رائے جو اخبارات میں آ رہی ہے پوری ایم آر ٹی کا جو سلسلہ ہے، یہاں تک کہا جاتا ہے کہ یہ سب الیکشنز فراڈ ہیں ان ہاؤ سنز کو کوئی اختیار نہیں یہ کمپیٹیف ہاؤسنز نہیں ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان حالات میں ہم کیا کریں ایک View تو یہ لیا جاسکتا ہے کہ جناب جیرون صاحب یا جناب گوہر ایوب صاحب کا مفرد استحقاق مجروح ہوا ہے۔ کیونکہ شاد محمد خان کہتے ہیں کہ ان کو وزارت نہیں ملی اور وہ اپنے آپ کو وزارتوں کا مستحق سمجھتے تھے ایک View یہ ہے کہ ان کا استحقاق اس sense میں مجروح ہوا ہے کہ وہ وزیر نہیں بنے۔ دوسرا یہ ہے کہ ہمیں اس میں کیا ردیہ اختیار کرنا

چاہئے۔ پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ Privileges کو اگر ہم دیکھیں اور اس کو
strictly define کریں تو ، جو لاء منسٹر صاحب نے فرمایا

کہ جذبات مجرد ہوئے وہ بات ہزر ہے ، لیکن غالباً پر یونج کی بات نہیں ہے جب
اس نے شروع بھی یہاں سے کیا ہے کہ وہ چیف الیکشن کمشنر کو ، جو کہ صاحبزادہ الیاس صاحب
نے پوائنٹ اٹھایا کہ چیف الیکشن کمشنر کو خود تار دیئے ہیں کہ یہ الیکشن صحیح نہیں ہے
اور چیف الیکشن کمشنر نے اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا۔ تو یہ تو چیف الیکشن کمشنر پر ہے کہ اگر
ایک شخص کو وہ غلط ، mischievous deliberately false information

دیتے ہیں۔ تو یہ چیف الیکشن کمشنر صاحب پر ہے کہ وہ کوئی ٹرٹس لے۔ کیونکہ وہی ایک
ادارہ ہے جو کہ ہماری legality or validity پر مہر لگاتا ہے۔ اس کو
ایکشن لینا چاہیئے۔ میرے پاس یہاں پر دو ریگولز ہیں جو کہ اس قسم کے معاملات پر پہلے
دی گئی تھیں وہ یہ ہیں۔

These are the speeches in writing, reflecting on the House on the
Committees and Members. In them it is stated that in order to constitute
a breach of privilege however, a libel upon a Member of Parliament must
concern his character or conduct in his capacity as a Member of the House.
It must be based on matter arising in the actual transaction of the business
of the House. Reflections upon Members, otherwise than in their capacity
as Members, do not, therefore, involve any breach of privilege or contempt
of the House. Similarly, speeches containing vague charges against
Members or criticising their parliamentary conduct in a strong language
particularly in the heat of a public controversy without any *malafides* are not
treated by the House as a contempt or a breach of privilege.

دوسرا یہ ہے کہ محسن صدیقی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اصلی حدیث ، نعوذ باللہ
میں اس sense میں نہیں کہہ رہا۔ لیکن جو اصل قول ہے جن اصحاب کے
بیانات پر یہ سب کچھ based ہے وہ ہمارے پاس نہیں ہیں۔ اس سے اندازہ
نہیں ہو سکتا کہ کس حد تک یہ پروپیگنڈا پر لوجج سے یا نہیں ہے۔ اس
طرح کا معاملہ ایک اور context میں بھی arise ہوا تھا۔ اس کو بھی آپ
میرے خیال میں سن لیں۔ کیونکہ اس کی کچھ ریلیوینسی اس میں ہو سکتی ہے وہ ایک
تحریک التوا تھی۔ اور یہ اسی ہاؤس کی ۱۹۷۵ کی کارروائی ہے

On 16th January, 1974. Mufti Mahmud Sahib (May his soul rest in
peace) sought to move an Adjournment Motion relating to the alleged

[Mr. Chairman]

interference by the Governor of NWFP in a by-election to the Provincial Assembly. He argued that under the Constitution, a Governor was supposed to be a non-political person and should not, therefore, take part in any election campaign. He further argued that the election being a Federal subject, the Adjournment Motion could be discussed in the National Assembly. The Law Minister stated that under the Constitution, the responsibility of ensuring fair elections lay with the Chief Election Commissioner and any alleged irregularity or illegality could be challenged through an election petition for setting aside the elections. He further stated that the National Assembly was not competent to discuss the alleged irregularity in any elections. Mr. Speaker agreed with the Law Minister and observed that the National Assembly could not sit and hold an enquiry in an election dispute. Remedy for any irregularity or illegality of an election lay in filing an election petition before the Chief Election Commissioner. The Adjournment Motion was accordingly ruled out of order.

یہ ایک دوسری رد لنگ ہے۔ تمیسرا پوائنٹ جو جناب جنرل سعید قادر صاحب نے اٹھایا اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ وہ earliest opportunity پر آنا چاہیے۔ لیکن جہاں تک ممبر صاحب کا تعلق ہے انہوں نے یہ موشن ہمیں ۸ جولائی کو دی تھی جو کہ اجلاس کے دو یا تین دن بعد کا وقت تھا۔ لیکن میری رائے یہ ہو گی کہ technicalities کی ہم shelter نہ لیں۔ اس کو broader Context میں اور Political Context میں لیں۔ میرے خیال میں اس کو آپ رد لنگ ہی سمجھیں کہ اس سے نہ ایوان کا نہ ہم میں سے کسی ممبر کا ذاتی طور پر استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ جس کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس کے بارے میں میں بھر عرض کرتا ہوں کہ جو اصحاب کو، وہ دیکھتے تھے کہ یہ ان کا حق ہے کہ وہ منسٹر بنیں اور وہ نہیں بنے میرے خیال میں ان کا اپنا استحقاق مجروح ہوا ہے اور ہمیں وہ broader view لینے کی بات ہے ایک دو شعر پہلے بھی سنائے گئے تھے ایک اور بھی سناؤں کہ

عرفی تو می اندیش ز غوغائے رقبیاں

آواز سگاں کم نہ کند رزق گدارا

ایک معزز رکن: جناب آپ نے جو رد لنگ دی ہے آپ ہمارے بہت ہی نابل احترام ہیں۔ ہمیں آپ پر فخر ہے آپ نے شعر پورا اپنی رد لنگ کا خاتمہ کیا ہے میں بھی اپنے شعر سے

جناب چیئرمین ! میرے خیال میں اس کا جواب ہی یہی ہے ۔
 ایک معزز رکن : جناب میں بھی ایک شعر آپ کی خدمت میں عرض کروں گا
 تیری کج ادائیگوں پہ تیری بے دفتیوں پہ
 کبھی سر جھکا کے روئے کبھی منہ چھپا کے روئے
 مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میں جس پوائنٹ آن آرڈر پر عرض کرنا چاہتا
 ہوں اس سے پہلے میں ایک relevant rule آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں
 تماریک التوا کے چیپٹر میں ۷۰ نمبر ہے ۔

Notice of a Motion under Rule 69 explaining the matter proposed to be discussed shall be delivered to the Secretary in quadruplicate not less than two hours before the commencement of the sitting in which the Motion is proposed to be moved; and the Secretary shall thereupon bring the notice to the knowledge of the Chairman, the Leader of the House, the Minister concerned and the Minister for Law and Parliamentary Affairs.

جناب والا ! میں نے صبح چھ بجے کوٹھ میں کرفیو کے نفاذ اور حکومت کو غلط مذہبی پالیسی کے نتیجے میں فرقہ واریت کے فروغ پر ایک ایڈجرنمنٹ موشن سینٹ میں پہنچائی ۔ میں خود یہاں حاضر ہوا ، جب میں یہاں ساڑھے نو بجے پہنچا تو میں نے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی سیکریٹریٹ کے افسران اس سے واقف ہی نہیں تھے جبکہ رول یہ کہتا ہے کہ سیکریٹری کے نوٹس میں یہ لایا جائے اور وہ آپ کے نوٹس میں لائے ابھی چند منٹ پیشتر وہ تحریک التواء سائیکلو سٹائل کر کے میرے مطالبے پر غجہ تک پہنچائی گئی ۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ بھی ابھی تک اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے ہیں ۔ اور متعلقہ وزیر داخلہ چونکہ ایران میں تشریف نہیں رکھتے تھے تو ان کو بھی ابھی تک وہ تحریک نہیں ملی ہوگی جناب والا ! میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنی مشنری کو اس حد تک مؤثر بنائیں کہ اگر ہم محنت کریں اور آپ کے رولز کے مطابق دو گھنٹے پہلے نہیں بلکہ تین ساڑھے تین گھنٹے پہلے سینٹ کو یہ تحریکیں پہنچائیں تو کم سے کم وہ اجلاس سے ایک دو گھنٹہ پیشتر یا آدھا گھنٹہ پیشتر متعلقہ افراد کو مل جاتی چاہئیں ۔

جناب چیئرمین : آپ کا ارشاد بالکل صحیح ہے میں نے پہلے دن یہ عرض کیا تھا اور پھر دوبارہ معذرت چاہوں گا کہ مشنری ہماری کافی rusty ہو چکی ہے ۔

[Mr. Chairman]

It is not properly staffed. Inadequate ہے۔ ایک تو بالکل ہی

دوسرا یہ کہ ابھی تک ہم سیکرٹری صاحب کی بھی تلاش میں ہیں۔ کہ سینٹ کا سیکرٹری
علیحدہ ہو۔ یہ کچھ مشکلات بھی ضرور ہیں۔

دوسرا جہاننگ آپ نے رول کا حوالہ دیا یہ بالکل صحیح رول ہے اور اس
سے انشاء اللہ انحراف نہیں ہوگا۔ جہاننگ کو ٹرٹ کے واقعات کا تعلق ہے آج اس
موضوع پر تین یا چار تھارک التواء ہیں سب سے پہلے جاوید جبار صاحب کی ہے۔

روز اور بھی آئی ہیں۔ میرا خیال ہے۔ نام بھول رہا ہوں طارق چوہدری صاحب کی
ہیں۔ ایک درخواست وزیر داخلہ صاحب سے آئی ہے چونکہ آج وہ کمیٹی کے کام میں

بہت ہی مشغول ہیں۔ ان کی درخواست ہے کہ جو ان سے متعلق تھارک التواء کو ٹرٹ
کے بارے میں ہیں وہ کل تک ملتوی کی جائیں میں آپ سے درخواست کروں گا کہ

آپ صاحبان کو اگر یہ منظور ہے تو ان کی موجودگی میں یہ discuss ہو جائے
تو بہتر ہوگا۔ اگر آپ As per rules چاہتے ہیں۔ تو الگ بات ہے

وہ ہو جائے گی۔ لیکن اس میں پریوینج نہیں ۲۲-۲۳-۲۹-۳۰ اور ۳۱ یہ
سب بھر کلی جائیں گی۔

Mr. Javed Jabbar: Adjournment Motion of 7th July unfortunately not taken up on the 8th or 9th because of the urgency of the situation.

Mr. Chairman: We are not complaining about (Interruption)---

Mr. Javed Jabbar: No, No, realize that somebody is postpoing it till tomorrow, suppose we are able to

Mr. Chairman: Only the point is that actually the Minister of Interior is not here and we would not be able to do justice to those Motions.

Mr. Javed Jabbar: No other Minister would be able to handle that.

Mr. Chairman: No other Minister can handle a Motion like this.

اگر آپ کو منظور ہے تو یہ پانچوں ایڈجمرنٹ موشنز جو ۲۲، ۲۳، ۲۹، ۳۰،
نمبر ۳۱ اور مولانا صاحب کی ملا کر اب ۳۱ نمبر ہو گیا ہے یہ پھر کل ہم سے
لے لیں گے۔

ایک معزز رکن : اس کے ساتھ کیا ۲۲ اور ۲۳ کا تعلق نہیں ہے جناب؟
جناب چیئرمین : اچھا ! لیکن وہ بھی وزیر داخلہ سے متعلق ہے جی نبی بخش
نہری صاحب =

میر نبی بخش نہری : عزت مآب جناب چیئرمین صاحب ! زیر بحث موضوع کو ٹرٹ
کے متعلق جو ایڈجمنٹ موشنز پیش ہوئی ہیں۔ اور آپ نے جن خیالات اور تجاویز
کا اظہار کیا ان کی روشنی میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ ہم اس میں ڈائریکٹ تعلق رکھتے
ہیں یہیں خوشامیہ کہ ہمارے بھائی ہمارے شہر اعلیٰ میں اتنی ہی دلچسپی لیتے ہیں جتنی
کہ ہم لیتے ہیں۔ ہم وہاں کے رہنے والے یہاں بیٹھ کر سو فیصد حالات سے واقف نہیں ہیں
ہم خود جانا چاہتے تھے مگر ہم نے اس سینٹ کے سیشن کو Important
سمجھا اور ہم یہاں موجود رہے۔ میرا خیال ہے کہ میرے سینٹر برادری ان تجارتی کو
اس لئے کل تک ملتوی رکھیں کیونکہ وزیر داخلہ معلومات officially
لیتے ہیں۔ اور وہ یہاں موجود بھی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین : یہی میری تجویز ہے وہ کل تک Postponed
ہیں

Next is Adjournment Motion No. 24.

No. 12, and 14 are still outstanding.

An honourable Member: They are for 11th July.

Mr. Chairman: You have told that they are for 11th.

جناب اقبال احمد خان : جناب میں اعتراض نہیں کر رہا فنالس منسٹر صاحب
ابھی ایک اہم میننگ میں چلے گئے ہیں۔ اور وہ کہہ گئے ہیں کہ وہ اس پر کچھ اظہار خیال
کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسے کل پر رکھ لیں۔
مولانا سمیع الحق : مجھے پیش کرنے دیں پھر آپ کہیں۔

Mr. Chairman: Let it be read it out then we will take up.

جناب اقبال احمد خان : پھر مولانا مجھے اس پر قانونی اعتراض کرنا ہو گا۔
مولانا سمیع الحق : پھر کوئی بھی وزیر یہ کہے گا کہ میں معذور ہوں اور وہ
نہیں آئے گا۔ تو تحریک کا کیا بنے گا؟ میں پیش کر دوں تو آپ کل تک ملتوی کر دیں۔
چیئرمین : جی ! پیش کیجیے۔

ADJOURNMENT MOTION RE: CHARGE OF RATE OF INTEREST IN THE GOVERNMENT TRANSACTIONS

مولانا سمیع الحق : آج کے اخبارات میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ دفاعی حکومت صوبائی حکومتوں اور دیگر اداروں سے گیارہ ارب روپے بطور سود وصول کرے گی۔ اور حکومت کے لین دین میں سود کا رقم میں ۲۰ فیصد اضافہ ہوگا۔

جناب چٹیرین : حکومت کے واضح اعلانات کے باوجود کہ مالی سال کے آغاز سے بنکوں میں سود کے نظام کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔ حکومتی لین دین میں سودی نظام کو نہ صرف یہ کہ پہلے کی طرح برقرار رکھنے بلکہ سود کی مد میں اس سال گذشتہ سال کے مقابلے میں ۲۰ فیصد اضافہ پوری قوم کے لئے باعث حیرت و تئویش ہے اور اس رپورٹ سے حکومت کے اعلانات اور اسلامی نظام معیشت کی طرف پیش رفت و تئویش ہے اور اس رپورٹ سے حکومت کے پھیل سکتی ہے اس لئے سینٹ اس مسئلے کو زیر بحث لائے۔

جناب چٹیرین : ایک عرض میں کر دوں کہ ایڈجرنمنٹ موشن کے لئے کم از کم آدھ گھنٹہ کا وقت ہے میری درخواست ہوگی کہ پھر وزیر متعلقہ ہیں اگر وہ اس ایران کی کسی کمیٹی کے کام میں جو مقررہ معیار میں ختم کرنا ہے مشغول نہیں ہیں تو انہیں یہاں پر حاضر ہونا چاہیے۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ ہر ایک وزیر کی میجوریوں کا ہمیں بھی پتہ ہے لیکن میں اس حد تک تو نہیں کہوں گا کہ ایران کا استحقاق مجرد ہو رہا ہے۔ لیکن ایران کے جذبات ضرور مجرد ہوتے ہیں اور ان معاملات میں اس کا وقت ضرور ضائع ہوتا ہے۔ اس کو مولانا صاحب کل تک ملتوی کر دیں

مولانا سمیع الحق : ٹھیک ہے جی اگر کل موقع دیں تو۔۔۔۔۔

جناب چٹیرین : ۲۵ بجے! اچھا! بجلی سے متعلق ہے تو تاریخ کو لیں

گے

ADJOURNMENT MOTION RE: INCREASE IN THE TIME OF LOADSHEDDING

مولانا سمیع الحق : جناب چٹیرین صاحب! ۲۵ بجے تحریک میں پیش لفظ ہوں کہ سینٹ کا حالیہ اجلاس ملتوی کر کے قومی اور فوری نوعیت کے حسب ذیل معاملہ کو زیر بحث لایا جائے۔

آج کے اخبارات میں پی پی پی آئی کے توریے سے
واپس لاکا اعلان آیا ہے کہ ملک کے تمام حصوں میں لوڈ شیڈنگ کے اوقات میں فوری طور پر
اضافہ کیا جا رہا ہے۔ لوڈ شیڈنگ کی صورت حال پہلے ہی پوری قوم کے لئے پریشان کن اور غیر
یقینی ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ لوڈ شیڈنگ کی حقیقی وجوہات اور واقعی اثرات اور
مستقبل کے لئے انسدادی تدابیر اور منصوبوں سے سینٹ کو آگاہ کیا جائے۔ اس لئے ایوان میں اس
مٹے کو زیر بحث لایا جائے۔ کیونکہ آج کے اعلان سے پوری قوم مزید تکالیف اور پریشانیوں میں
بتلا ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین :- اس قسم کی اور بھی ایڈوجرٹ موشر تجبہ ہم نے ۱۱ تاریخ کو رکھے ہیں
کیونکہ وزیر متعلقہ بلوچستان میں جو واقعہ ہوا ہے اس کے سلسلے میں بلوچستان کے ہونے ہیں۔ انشاء اللہ
۱۱ تاریخ کو اور بھی معاملات ہوں گے تو اس کو بھی لے لیں گے۔
مولانا سمیع الحق :- اگر وقت ہو تو نمبر ۲۶ بھی میری ہی موشن ہے جی۔
جناب چیئرمین :- چلیے نمبر ۲۶ بھی لے لیں۔

ADJOURNMENT MOTION RE: PRESS CONFERENCE BY
RAJIV GANDHI AND THEREAT TO PAKISTAN

مولانا سمیع الحق :- جناب چیئرمین صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کی حالیہ کارروائی
روک کر قومی اہمیت کے اس فوری معاملہ پر بحث کی جائے کہ آج کے اخبارات میں بھارت کے
وزیر اعظم مسٹر راجیو گاندھی نے وزارت عظمیٰ سنبھالنے کے بعد اپنی سب سے بڑی پریس کانفرنس
سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر پاکستان نے جوہری بم بنایا تو بھارت فوری طور پر کارروائی کرے گا
اور برصغیر میں حالات یکسر تبدیل ہو جائیں گے۔ یہ بیان نہ صرف پاکستان کے اندرونی معاملات
میں صریحاً مداخلت ہے بلکہ اس میں پاکستان کو صریحاً دھکی بھی دی گئی ہے۔ اور حالات یکسر تبدیل
ہونے کے بین السطور پاکستان کے وجود کو ختم کر دینے کی وارننگ بھی موجود ہے۔ معزز ایوان
کا فرض ہے کہ اس اہم اور واضح دھکی کو زیر غور لائے۔ آپ فرمائیں گے کہ وزیر خارجہ صاحب
نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین :- انہوں نے specially یہ کہا ہوا تھا کہ آج کے دن وہ کسی بہت ہی

[Mr. Chairman]

اہم کام میں مصروف ہیں۔ کل formally انہوں نے چھٹی کی درخواست کی تھی۔ میں نے کہا کہ چھٹی تو ایوان سے متعلق ہے جہاں تک میرا تعلق میں ضرور ایوان میں۔۔۔۔۔ (مداخلت) مولانا سمیع الحق:۔ جناب اب تک یہ پارلیمانی روایت رہی ہے کہ وزیر صاحب کھریک اتوار تک موجود رہتے تھے۔ اگر وہ کسی جمہوری کی وجہ سے نہیں ہوں گے تھے تو وہ کسی اور وزیر کو مامور کر دیتے تھے کہ آپ یہ خدمت انجام دیں گے۔ یہ تو اہم اور حساس مسائل ہیں۔ کیا پورے ملک کی سلامتی کے لئے لوڈ شیڈنگ اور دوسرے معاملات کو اس طرح ٹالتے رہیں گے۔ ادھر کوٹہ میں کرنیو کی وجہ سے نامعلوم کیسے کیسے حالات پیدا ہو جائیں گے اور وزیر داخلہ صاحب کہیں گے کہ آج میں نہیں آسکتا ہوں۔ صرف آدھ گھنٹہ ہوتا ہے جی۔ کم از کم وہ آدھے گھنٹے کی زحمت کر یا کریں۔

جناب چیرمین:۔ مجھے آپ سے مکمل اتفاق ہے یہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ میری ان سے درخواست ہے کہ ایڈجرنمنٹ موشنز کے وقت وہ موجود رہیں خواہ انہیں اس دن آنا ہے یا نہیں آنا اگرچہ وہ ایوان کی اپنی کمیٹی کی کارروائی میں زیادہ مصروف ہی کیوں نہ ہوں وہ بھی اس صورت میں جب اس کو محدود پیریڈ میں ختم کرنا ہے۔

پروفیسر رشید احمد:۔ صورتحال یہ ہے کہ ہم تقریباً آٹھ ایڈجرنمنٹ موشنز کل کے لئے ملتوی کر چکے ہیں۔ کل کچھ نئی بھی آئیں گی۔ اس ضمن میں چیرمین صاحب سے درخواست کروں گا کہ کل آپ آدھ گھنٹے سے زیادہ وقت رکھیں۔ اگر آپ نے ان سب کو آدھ گھنٹے میں نمانے کی کوشش کی تو یہ unfair ہو گا اس لئے کہ دو تین دنوں کا کام آپ نے جمع کر لیا ہے۔ اور یہ پھر وزیر بحث نہیں آسکیں گی اور وقت ختم ہو جائے گا۔

جناب چیرمین:۔ logically تو آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔ روز اجازت دیتے ہیں اگر میری discretion ہے تو میں یہ ضرور درخواست کروں گا کہ ایسا کریں۔

Mr. Javed Jabbar: Sir, Mr. Chairman! why is there restriction on the number of questions that can be tabled by a Member, three per day, and also restriction on the number of privilege motins to be moved one for a Member per day? There is no restriction on the number of adjournment motions as a result of which, Sir, my submission is that a very urgent issue like Quetta incident had to be postponed for the last two days because

there were 4 or 5 adjournment motions tabled by a single Member and as a result my adjournment motion on Quetta incident which was supposed to be moved on the 8th July, could not taken up. So, perhaps you could consider a restriction while the rules are being revised. Rule 74 restricts it to half an hour. Number of motions is not there.

Mr. Chairman: The difficult thing is that if we are not in a position to devote half an hour on one day and we are postponing as Prof. Khurshid Sahib has very rightly pointed out on some other day then there is a grounding up; there is bunching up of Resolutions and they naturally cannot be disposed of within half an hour and logically the rational conduct of the business of the House would demand that we should give them more time.

Mr. Javed Jabbar: Sir, under Rule 229, you can suspend Rule 74.

Mr. Chairman: This is what I thought that we have some discretion, some rule is available by which we can adjust it thus. So, we come to motions 28.

وزیر داخلہ کی موجودگی تک ۲۹، ۳۰، ۳۱ Postponed ہو چکے ہیں۔ نمبر ۲۸ ابھی تک بیچ میں لے گا ہوا ہے۔

میر نبی بخش زہری :- پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین صاحب! عرض یہ ہے کہ ہمارا معزز ممبر جو Piller کے پیچھے بیٹھا ہے وہ کبھی جناب کو دیکھ نہیں سکتا، اور نہ جناب اس کو دیکھ سکتے ہیں میری تجویز ہے کہ ساتھ وہاں کرسی پر جگہ ہے۔ اگر وہاں بیٹھنے کی اجازت دیں تو وہ جناب کو براہ راست دیکھ کر مخاطب ہو سکتا ہے چونکہ اس کو اس بات کی تکلیف ہے۔ ہمارا سینٹر برابر ہے۔ اس کو سیٹ دی جائے۔

مولانا سمیع الحق :- میں زہری صاحب کا بڑا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کی تائید کرتا ہوں۔ مجھے باہر لوگ کہتے ہیں کہ تم تو ایوان کو نہیں بلکہ دیوار کو مخاطب ہوتے ہو۔ جناب چیئرمین :- میں انہیں دیکھ سکتا ہوں جناب مولانا کوثر نیازی صاحب نمبر ۲۸۔

مولانا کوثر نیازی :- جناب والا میری تحریک التوا کا متن یہ ہے۔ کہ ”روزنامہ پاکستان ٹائمز لاہور نے جو نیشنل پریس ٹرسٹ کا اخبار ہے۔ اپنی شاعت مورخہ ۲ جولائی میں ایک آرٹیکل کے ذریعے یہ انکشاف کیا ہے کہ ملک کی دو ریکارڈنگ کمپنیاں جن میں سے ایک سرکاری انتظام میں

[Maulana Kausar Niazi]

قائم ہے اپنے درآمد کردہ کیٹس میں سے صرف دس فیصد اس مقصد کے لئے صرف کرتے ہیں جن کے لئے انہیں اس کی ڈیوٹی فری درآمد کی اجازت ہے باقی نوے فیصد کیٹس انڈین گانوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس طرح حکومت کو ڈیوٹی کی مد میں سات کروڑ بیس لاکھ روپے سالانہ کا نقصان ہوتا ہے۔ یہ مسئلہ اس ہاؤس کی توجہ کا طلب گار ہے اگر خود سرکاری ادارے قومی خزانے کو اس طرح نقصان پہنچانے اور غیر ملکی ثقافت کو فروغ دینے کے ذریعہ بن رہے ہوں تو اس کا فوری نوٹس لینا چاہیے اس لئے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کا اجلاس اس مسئلے پر بحث کرنے کے لئے ملتوی کیا جائے۔“

جناب چیئرمین: جناب وزیر اطلاعات

Minister for information and Broadcasting:

Mr. Hamid Nasir Chattha: (Minister for information and Broadcasting): Mr. Chairman, Sir, I rise to oppose this motion. To the best of my knowledge, Sir, in the first place there is only.....(Interruption).

مولانا کوثر نیازی — پوائنٹ آف آرڈر
پر دلائل رینا
Admissibility
پہلے میرا حق ہے۔

جناب والا:۔ روز کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ

It shall raise an issue of urgent public importance.

اور یقیناً آپ اتفاق فرمائیں گے کہ سات کروڑ ۲۰ لاکھ روپے کا سالانہ ضیاع ایک

Public importance کا مسئلہ ہے urgently اس کو ہمیں Take up,

کرنا چاہیے۔ دوسرا ردل بھی یہ کہتا ہے کہ

It shall be restricted to a matter of recent occurrence.

Recent اور ایک سرکاری اخبار نے ۲ جولائی ۱۹۸۵ء کو یہ اکتشاف کیا تھا۔ جو بالکل Occurrence کی تاریخ میں آتا ہے۔ اور جناب والا بڑا دل ایف میں کہا گیا ہے کہ

It shall relate to a matter which is primarily the concern of the Government or to a matter in which the Government has substantial financial interest.

یہ دونوں باتیں اس پر apply ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ سرکاری ادارہ ہے۔ شالیار ریکارڈنگ کمپنی جو حکومت کے زیر اہتمام چل رہی ہے۔ اور دوسرا حکومت کا اس کے اندر فائنل ٹرسٹ ہے کہ جسے برباد کیا جا رہا ہے اس لئے جناب والا! یہ تحریک التوا اس قابل ہے کہ آپ اسے بحث کے لئے منظور فرمائیں۔

جناب اقبال احمد خان :- جناب والا! یہ تحریک admissible نہیں ہے یہ جو ارشاد فرمایا گیا کہ سرکاری ادارہ ہے اور سرکاری انٹرسٹ involve ہے۔ اس تحریک کے اندر کسی ادارے کا نام نہیں دیا ہوا اس کے ساتھ پرائیویٹ کمپنی کا بھی نام نہیں ہے اسے ہم admit نہیں کر سکتے اس میں دیا ہوا ہے کہ ملک کی دوریکارڈنگ کمپنیاں جن میں ایک سرکاری انتظام میں قائم ہے اپنے در آمدہ کیٹس میں سے صرف ۱۰ فیصدی اس مقصد کے لئے صرف کرتی ہے۔ اب جناب والا! دو کمپنیوں کا ذکر ہے۔ نام کسی کمپنی کا نہیں ہے۔ اور یہ اس بات کی تخصیص نہیں ہے کہ ان دونوں میں سے کونسی کمپنی یہ کاروبار کرتی ہے۔ اس لئے جیسے کہ یہ گورنمنٹ کا ادارہ بتایا گیا ہے۔ یہ امر applicable نہیں ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ in-admissible اس بناء پر ہے کہ اس کے

It shall not contain inferences. 71 (e)

لئے ضروری ہے کہ روز

کی زد میں نہ آئے۔

دوسری جناب!

It shall not deal with hypothetical case. This is a hypothetical case.

اس بناء پر جناب یہ موشن out of order ہے اور اس کو

In-admissible قرار دیا جائے۔ جہاں تک اخبار کا تعلق ہے۔ اس کا ہمیں پتہ نہیں

کہ کونسا اخبار کس تاریخ کو کس پر مضمون دیا اور کون سا مضمون دیا اس کی کاپی تو ہمیں ملی نہیں ہے بہر حال ان دو تین Reasons کی بناء پر In-admissible ہے اس لئے اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

مولانا کوثر نیازی :- یہ حیرت کی بات ہے کہ ہم سرکاری خزانے کی بربادی کا معاملہ حکومت

کے نوٹس میں لائیں اور یہ چاہیں کہ اس پر گفتگو ہو، اور وزیر قانون صاحب technicalities

کا سہارا لے کر یہ چاہیں کہ اس پر گفتگو نہ ہو تاکہ حکومت مسلسل زیر بار رہے۔

[Maulana Kausar Niazi]

جناب والا! یہ بات کہ اس کے اندر نام نہیں لیا گیا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اس ملک میں دو ریکارڈنگ کمپنیاں ایک ای۔ ایم۔ آئی ہے اور دوسری شالیار ریکارڈنگ کمپنی ہے۔ میں وزیر قانون صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ مجھے کسی تیسری ریکارڈنگ کمپنی کا نام بتا سکتے ہیں۔ تب میں سمجھوں گا کہ اس کا تبصرہ اس مضمون میں کیا گیا ہے۔

جو تھی بات یہ ہے کہ ان کا کہنا یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ اس کے اندر یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ اس میں کونسی کمپنی یہ کام کر رہی ہے؟ اگر وہ بغور اس آرٹیکل کا مطالعہ کریں تو صاف صاف ان دونوں کمپنیوں کو ملوث کیا گیا ہے۔ اور یہ مضمون پاکستان ٹائمز کا ہے کسی آزاد اخبار کا نہیں ہے اور پریس ٹرسٹ کا مستند اخبار ہے۔ اور بات وہ ہے جو Pioneer میں چھپے تو جناب اس فرمودے کے بعد کسی سند کی ضرورت نہیں ہوتی چاہیے اور انہیں موثق کو Face کرنا چاہیے اور ہمارا شکر گزار ہونا چاہیے کہ ہم ان کی مدد کرنے کیلئے قومی فنڈز پر اس بوجھ کے ضمن میں ان کو Pointout کر رہے ہیں۔

جناب اقبال احمد خان:۔ جہاننگ اس قرارداد کے اندر اس شکایت کا ذکر کیا گیا ہے۔ کوئی پاکستانی بھی اس کو پسند نہیں کرتا کہ ملک کے خزانے کو بے دریغ استعمال کیا جائے اور یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ملک کے مختلف اداروں میں ابھی تک صحیح طور پر عہد وطن افراد کا فقدان ہے، اہلکار ہوں یا اداروں کے سربراہ ہوں، سرکاری ہوں یا نیر سرکاری، ابھی اس کا فقدان ہے۔ ہمیں اس کا افسوس ہے۔ بات چونکہ Admissibility پر مہر ہی تھی اس کے merits پر نہیں ہو رہی تھی اس لئے میرا یہ فرض تھا کہ میں حضور کی خدمت میں جو قانونی مشکلات ہیں وہ پیش کروں۔

میں محترم نیٹریٹ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ہم نے رولز کو Revised کرنے کے لئے کمیٹی بنا دی ہے ہم دیکھیں گے کہ کس طریقے سے اس ایوان کا کام Effectively چلے اور حکومت ان کی آرا سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکے۔ اس اعتراض کرنے کا یہ مقصد ہے کہ ہم اس مسئلے پر غور نہیں کرنا چاہتے۔ میں نے تو ایک قانونی گزارش کی ہے دوسری بات، جہاں تک کمپنیوں کا تعلق ہے میں حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا۔ جناب نیٹریٹ صاحب میں نے آج تک نہ کبھی کیٹ یا ہے اور نہ کبھی سنا ہے

اور میرے علم میں وہ دو کمپنیاں بھی نہیں ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ مولانا چونکہ ان روز سے زیادہ آگاہ ہیں۔ اس لئے انہیں علم ہو گا کہ کون کون سی کمپنیاں ہیں۔ میں بالکل بے بہرہ سا انسان ہوں۔ شکریہ جناب۔

مولانا کوثر نیازی: جناب میں اس ملک کا تین، ساڑھے تین سال وزیر اطلاعات رہ چکا ہوں اور یقیناً مجھے معلوم ہے۔ یہ میرے فرائض میں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ وزیر قانون ایک ایسی حکومت میں شامل ہیں جس کے خزانے پر ایک ریکارڈنگ کمپنی چل رہی ہے۔ اور حیرت ہے کہ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی انہوں نے اسے فرائض منصبی میں شامل نہیں سمجھا کہ وہ اس حکومت کے زیر تحویل اداروں سے شناسائی حاصل کر سکیں۔ مجھے بہر حال ان کی پارسائی کا پورا پورا یقین ہے۔ میں نے ان کے اٹھائے نکتوں کا جواب دے دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ وزیر اطلاعات صاحب کو بھی سن لیں۔ ممکن ہے وہ کوئی اور نیا نکتہ ارشاد فرمائیں۔
جناب چیئرمین: میں وزیر اطلاعات صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ یہ جو اخبار میں بیان آیا ہے۔ محترم مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ یہ چونکہ پوائنٹر کا نعم البدل ہے جو ہمارے ہاں ہے اور اس میں جو کچھ چھپ جاتا ہے تو وہ صحیح ہے تو آپ اس کو صحیح تصور کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جتنی پالیسیز سلیک اداروں کے متعلق ہیں بجٹ کے وقت مجھے یقین ہے کہ ان پر ضرور قومی اسمبلی میں بحث ہوئی ہوگی اور وہ وہاں آئے ہوں گے اور اگر اسمبلی میں یہ بحث ہوئی ہے اور اس کمپنی کی کیا حیثیت تھی تو وہ بھی ہمیں بتا دیے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اگر یہ صحیح ہے اور صحیح اطلاعات پر یہ مبنی ہے تو جو مولانا صاحب ارشاد فرماتے ہیں حکومت کی کیا پالیسی ہے کہ ان کو کس طریقے سے راہ راست پر لایا جائے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! ایک گزارش کروں کہ یہ بیان نہیں ہے۔ یہ آڈیو ٹریبل پیج پر باقاعدہ اہتمام سے آرٹیکل چھپا ہے۔ اور بیان اور آرٹیکل میں بہت فرق ہے اور اس میں کوئی ایسا caption نہیں ہے کہ ادارے کو اس تحریر سے اتفاق نہیں ہے۔ گویا ادارہ بھی اس سے متفق ہے اور جناب دوسری گزارش یہ ہے کہ جناب والا آپ ہمارے چیئرمین ہیں اور آپ وزرا کو کیوں لقمہ دیتے ہیں کہ وہ اس کو بھی دیکھ لیں کہ بحث میں ایسی

[Maulana Kausar Niazi]

بات ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود اس اہل ہیں کہ وہ اپنے فرائض ادا کر سکیں۔
جناب چیئرمین:۔۔۔ جہاں تک وزراء کا تعلق ہے ہم یہاں پر ان کا امتحان تھوڑا ہی لے رہے
ہیں۔ ہم تو ایک اہم قومی مسئلے پر کہ وہ admissible ہے اس پر بحث کی جائے
یا نہیں اسی کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ باقی اسی اخبار کے متعلق مجھے بھی کئی ایک واقعات معلوم
ہیں لیکن وہ جو کہتے ہیں کہ

مصلحت نیست کہ از پردہ بیرون افتد باز

ورنہ صحبت زندان خبرے نیست کہ نیست

تو اسی اخبار میں پرسوں ان کے اپنے ایڈیٹرز اور ان کے وہ جو جھگڑے ہوئے تھے اور
ہنسکڑے ہوئے تھے ایک خبر کو وہ kill کر رہے تھے اور کسی اور کو پروٹ کر رہے تھے۔ آپ
کی نظر سے بھی گذرا ہو گا تو اس وجہ سے کہ یہ اخبار میں چھپ کر آیا ہے اور بطور
editorial آیا ہے میرے خیال میں وہ صحیح بھی ہو سکتا ہے اور نہیں بھی ہو سکتا۔

مولانا کوثر نیازی:۔۔۔ جناب کیا حکومت یہ بھی کہنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ وہ اس کے لئے
تحقیقات کرائے گی۔

جناب چیئرمین:۔۔۔ میں عرض کرتا ہوں۔ یہی میں نے ان سے پوچھا ہے۔

مولانا کوثر نیازی:۔۔۔ جناب ولا! اس ضمن میں صرف ایک اضافی بات کرتا ہوں کہ اصولاً
اگر یہ مضمون صحیح نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا کہ ایڈیٹوریل نہیں ہے ایڈیٹوریل پیج پر چھپا ہے
تو شاہی مار ریکارڈنگ کمپنی کو یا وزارت اطلاعات کو اتنے دن گذر جانے کے بعد کم از کم اس کا جواب
اسی اخبار میں چھپوانا چاہیے تھا جس سے یہ ثابت ہوتا کہ یہ بات جو ہے درست ہے۔ اب تک اس کی
کوئی تردید سنانے نہیں آئی۔

Mr. Hamid Nasir Chattha: Sir, the name of the Shalimar Recording Company was not mentioned. I suppose that is why it was felt that there was no need really to come back with an answer.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! مدعی سست گواہ چست، والی بات ہے۔ وزیر صاحب سمجھ
گئے کہ اشارہ شاہی مار ریکارڈنگ کمپنی کی طرف ہے لیکن شاہی مار دوائے نہیں سمجھ سکے اور جب ٹرک
آئی تو انہوں نے سارے کیسٹ کی فہرست بھی وزیر صاحب کو فراہم کر دی۔

جناب چیئرمین :- اس یقین دہانی پر کہ وہ تحقیقات کر لیں گے میرے خیال میں آپ اس پر اگر زور نہ دیں تو بہتر ہی ہوگا۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ تحقیقات کے نتائج سے اس ہاؤس کو آگاہ کریں گے۔

So, the motion is not pressed. Even otherwise, I think, half-an-hour is over. So, we take up the regular business. Yes, Mr. Iqbal Ahmad Khan

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, before taking up the legislative business, I would seek your kind permission to submit a Motion.

Mr. Chairman: Yes.

ADJOURNMENT MOTION RE: FORMATION OF THE FINANCE COMMITTEE OF SENATE

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I beg to move:

“That as required under Article 88 (2) of the Constitution, the Finance Committee of the Senate be constituted and the Prime Minister may be authorised to name its members on behalf of the House”.

Mr. Chairman: The motion moved is:

“That as required under Article 88 (2) of the Constitution, the Finance Committee of the Senate be constituted and the Prime Minister be authorised to nominate its members on behalf of the House”.

I will read out. Article 88 (2) for the convenience of the honourable Members. It says,

“The Finance Committee shall consist of the Speaker or, as the case may be, of Chairman, the Minister of Finance and such other Members as may be elected thereto by the National Assembly or, as the case may be, by the Senate”.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, my motion is on behalf of the House.

Mr. Javed Jabbar: Sir, in the absence of the party system how will one ensure that all shades of opinion represented in the Senate are given weightage.

Mr. Chairman: This is actually why this authority is being asked in the name of the Prime Minister as the Leader of the House that the would keep in mind like he has done in the previous nominations also all shades of opinion in the House to be on this Committee. There is no fixed number but I hope the number is also reasonable.

An Hon. Member: I second this Proposal, Mr. Chairman.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I oppose or do not oppose but the question is whether there is any power by which we can delegate a Constitutional provision to anybody.

Mr. Chairman: On this either the Law Minister or the Attorney General can advise us.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Naturally, he will take into view all the considerations but whether legally and constitutionally, a Constitutional provision could be delegated to any individual.

On that you may.....(Interruptions).....

میرنبی بخش زہری: اس سے پہلے بھی وزیراعظم صاحب نے ردکمیٹیوں کا اعلان کیا ہے اور سب نے اس کو مانا ہے۔ لیکن یہاں پر آئینی ضرورت ہے کہ یہ ممبرز منتخب ہونے چاہیں۔ سینٹ کی باقی جو کمیٹیاں تھیں ان کو اختیار تھا کہ کوئی اس میں ممبرز نامزد کرے تو یہ فرق تھا اور یہ تانوی نکتہ ہے۔

(Interruption)

Mr. Hamid Nasir Chattha: With your permission, Mr. Chairman, this is an article written by one Riaz A. Gul.

Mr. Chairman: It is not an editorial.

Mr. Hamid Nasir Chattha: No, Sir. And he has alleged that two companies which import duty-free cassettes are not using them for purposes for which the cassettes were imported. Sir, to the best of my knowledge, only one company is allowed to import duty free cassettes and that is the Shalimar Recording Co. which is working under the Ministry of Information and Broadcasting. So, at the very beginning, Sir, the credibility of this article is a suspected. Secondly, Sir,.....(Interruption).

Mr. Chairman: But are you prepared to inquire into it?

Mr. Hamid Nasir Chattha: Yes, of course, Sir, I will look into it but here I have a list of all the recordings which the Shalimar Recording Co. has gone in and not a single Indian song is included in this list. However, if the honourable Senator would like to help me in looking into this, I will welcome his help. There are Pakistani songs and they are part of the purposes, part of the charter of this Recording Co. Nothing to the best

of my knowledge, has ever been recorded by the Shalimar Recording Co. which is not allowed.

Mr. Chairman: So, I take it that you are prepared to enquire into it.

Mr. Hamid Nasir Chattha: Certainly Sir.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! شالیمار ریکارڈنگ کمپنی والے تو یہ بات نہ سمجھ سکے لیکن ذریعہ صاحب سمجھ گئے اور جب تحریک آئی تو شالیمار ریکارڈنگ کمپنی والوں نے سارے کیسٹ ان کے حوالے کر دیئے۔ جناب چیئرمین: اس یقین دہانی کے بعد کہ وہ اس کی تحقیقات کرائیں گے۔ آپ اس تحریک پر زور نہ دیں تو میرے خیال میں بہتر ہے۔

مولانا کوثر نیازی: مجھے اُمید ہے کہ اس تحقیقات کا نتیجہ اس یا اس میں ذریعہ صاحب ارشاد فرمائیں گے میں اس پر زور نہیں دیتا۔

Prof. Khurshid Ahmad: Perhaps a solution could be that we may request that Prime Minister to propose and then.....(Interruption)....

Mr. Chairman: I think this is the best way of proceeding about it. So, we authorise or we request the Prime Minister to propose the names.

Mr. Ahmed Mian Soomro Sir, he is out of the House. How can we request him to propose A, B or C. That would be a wrong convention. We keep quiet, let him send a proposal. There will be no other proposal and we can elect the members.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: My submission is that I bow before the decision of this House. There is no doubt that sub-article 2 of Article 88 says that the authority to elect the Members lies with this House. If this House delegates its powers to any other authority with this Resolution just moved in it would mean that the House is electing Members through the Prime Minister by virtue of this Resolution, or this Motion.

Mr. Chairman: I am afraid that would not be the correct procedure because it is a Constitutional requirement. It says that Senate should elect those Members, in the other resolution although the word is used 'they are also', but they are under the rules. It is a Constitutional requirement and since we do not have any authority by which we can delegate our power to somebody to elect on his behalf, I think, the best course is as proposed by Professor Khurshid that you or the Prime Minister, Leader of the House, may bring the actual proposal that you propose that the following gentlemen should be elected to the Finance Committee of the Senate.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: I bow before your ruling.

Mr. Chairman: Thank you. Yesterday, I think we adjourned in order to allow or give time actually to both the Attorney General and the Minister for Justice to study one or two legal points which have been raised. Are you in a position to apprise the House.

Mr. Hasan A. Shaikh: There was a ruling by the Speaker in the Indian Assembly saying that any important matter of Constitutional jurisdiction shall not be decided by the ruling of the speaker but actually it should be left to the Court. The rulings are in respect of the adjournment motion but I find in the Book ('Practice and Procedure of Parliament'

Mr. Chairman: After the Minister of Justice has spoken your turn would also come and you can throw light on that.

Mr. Hasan A. Shaikh: He can consider it.

Mr. Chairman: He must have considered it, after all he is the Minister for Justice.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Thank you Mr. Chairman. I am grateful to the honourable Member from Peshawar who raised certain Constitutional issues in this honourable House and provided opportunity to remove certain doubts in the minds of some people on the said issue. Sir, now coming to the specific matter, which was raised in this House I would like to give a little bit explanation to the historical background of the issues.

Sir, by proclamation dated 5th of July, 1977, General Zia-ul-Haq proclaimed Martial Law and assumed the Office of C.M.L.A. *Inter-alia* proclaiming therein that the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973 shall remain in abeyance and the National Assembly and the Senate and the Provincial Assemblies shall stand dissolved. Sir, in Begum Nusrat Bhutto's case, I will quote PLD 77, Supreme Court Page 657. The Supreme Court examined the authority of the said proclamation wherein it was *inter-alia* held that the C.M.L.A. is competent to promulgate all Acts or legislative measures, which are in accordance with or could have been made be performed or carried out by means of Presidential Orders, Ordinances, Martial Law Regulations, or Orders as the occasion may require. Sir, on 16th September, 1978 the President Succession Order 1978, *i.e.* PO No. XIII of 1978 was promulgated and in pursuance of Article 3 thereof the C.M.L.A. Assumed the Office of President. Sir, on 24th of March, 1981 P.C.O.I.E. Order No. 1 of 1981, was promulgated by the C.M.L.A.

ADJ. MOTION RE: CONSTITUTION OF THE FINANCE COMMITTEE OF 473
SENATE

By Article 2 of the Order certain provisions of the Constitutions formed part of the Order including Article 89 of the Constitution which empowered the President to promulgate Ordinances.

Sir, these Ordinances were promulgated under Article 89 of the Constitution by the President and, therefore, after the revival of the Constitution and the restoration of Parliament the procedure laid down under Article 89 was to be followed. Sir, accordingly it is clarified that Article 89 of the Constitution 1973 was kept alive by the President as C.M.L.A. through PCO of 1981 by virtue of Article 2 thereof. As such being the position when the President promulgated Ordinances on 13th of March, 1985, he had lawfull authority to do so as President under PCO 81 wherein in Article 41 regarding the Office of the President was kept alive and this was consistent with the assumption of Office as President by General Zia-ul-Haq under President Succession Order 1978. Therefore, the President existed legally and constitutionally on the 30th Marchm 1985 on the basis among others of the President Succession Order. Therefore, he was empowered to promulgate the Ordinances as President.

Sir, I would also like to give a reference of Article 3 of the President Order No. XIII of 1978, *i.e.* the President Succession Order. Article 3 states that if upon the Office of the President becoming vacant the CMLA or such other person as may be designated by him shall be the President and shall perform all functions assigned to the President by or under the Constitution, Sir, under Article 4 of the said Order if the CMLA is the President, he holds the office until a President is elected in accordance with the Constitution. Accordingly, Sir, General Zia-ul-Haq was President on the 30th March, 1985 under the Constitution and competent to perform all functions assigned to the President by the Constitution, irrespective of the Revival of the Constitution Order, 1985, in the manner the President could perform the functions under Article 89 of the Constitution to promulgate the Ordinances even before 30th of March, 1985 and the Ordinances could be laid before the House, which had, in the meantime, come into existence.

Sir, I will lastly make another submission with regard to the point of order that as far as the vires and legalities are concerned it is not the function of the House to exercise judicial powers in relation to the same that has power to interpret the law as to its validity; the exercise of such judicial power is the exclusive function of the judiciary under the Constitution as held in Zia-ur-Rehman case. I will cite PLD 73, Supreme Court Page 49. and other such rulings on page 66 and page 69 of the said PLD in this behalf. I would also submit that the Rules of Procedure and Conduct of Business of the Senate provide that these Bills which we have been moving are to be dealt with in part 3 and these are the bills originating in the Assembly

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

and transmitted to the Senate. These are to be taken up in accordance with the provision of Rule 102. Sir, there is no condition that while discussing the Bills which have been transmitted by the National Assembly, any such objection like the vires of the ordinance cannot be taken up and these bills are to be taken accordingly. Thank your Sir.

Mr. Chairman: Would the Attorney General like to say something?

Attorney General: Thank you Mr. Chairman. Much of the ground has been covered by the Minister for Justice. May I clarify one thing. What is contended before you Sir, is that the Ordinances in question could not be promulgated on the 30th of March, 1985. May I invite your attention firstly to P.O. No. XIII of 1978, the provisions of which are very clear. Apart from the proclamation of 5th July, 1977 which was upheld by the Supreme Court what is stated here in P.O. No. XIII of 1978 described as President Succession Order of 1978 dated 16th of December, 1978? In Article 3 it is provided that upon the office of the President becoming vacant by reason of death, physical or mental incapacity, resignation or by reason of the incumbent of that office, relinquishing the charge of the office or for any other reason before the election of a President under the Constitution, the Chief Martial Law Administrator or such other person as to be designated by the CMLA, shall be the President, this is important Sir, shall be the President and shall perform all the functions assigned to the President by or under the Constitution, or by or under any law.

Now under P.O. No. XIII of 1978, in case a vacancy occurring under Article 3, the CMLA shall be the President and shall perform all functions assigned to the President by or under the Constitution. May I clarify Sir, that performance of the functions assigned to the President by or under the Constitution would include the functions under Article 89 of the Constitution, and these functions as defined in Article 89 of the Constitutions include the power to promulgate Ordinances. May I for clarification, therefore, read the provisions of Article 89. It says that the President may, except when the National Assembly is in session, if satisfied that the circumstances exist which render it necessary to take immediate action, make and promulgate an Ordinance, as the circumstances may require.

So first we have to see whether on becoming the President, a President could perform the functions which are defined in Article 3 of the President's Succession Order of 1978. And if he could as he did then what is the consequence which follows. A consequence is that in the year of 1978 until March 23 1985, he had the protection of the laws Continuance In Force Order, 1977 under Article 7 there of the limitation of laying the Ordinances

before that on the Table of the Houses of Parliament within 4 months was prescribed. May I invite your attention Sir, to Article 7 of the CMLA Order No. 1 of 77, which says that Ordinance promulgated by the President or by the Governor of a Province shall not be subject to the limitation to its duration prescribed in the Constitution. Now, this was the basic thing which has been missed in the discussion. Under Article 7, an Ordinance could be promulgated by the President as provided in Article 89, but under Article 7 of the Laws Continuance In Force Order, this limitation of four months would not apply and, therefore, the President could promulgate an Ordinance and not yet put it on the Table of the House. Here the situation changes slightly when we come to the Provisional Constitution Order. Now, under the Provisional Constitution Order, Article 89 is still capitalized by Article 2. May I Sir, read from Article 2 of the Provisional Constitution Order. It reads: the following articles of the Constitution of Islamic Republic Of Pakistan 1973, which is in abeyance, in this Order referred to as the Constitution, shall be deemed to form part of this Order and shall have effect subject to this Order and any Order made by the President or the Chief Martial Law Administrator and this contains Article 89 but this is to be read as in the preamble, alongwith the laws Continuance In Force Order. Therefore, this requirement of laying Ordinance before the Houses under Article 89 (2) had not to be complied with the President powers, absolved the responsibility of laying this before the House. In any case on the 10th of March, the Revival of Constitution Order was promulgated on the 2nd of March, 1985, Sir, and on the 10th of March, 1985 by virtue of Article 4 of the Revival of Constitution Order, the provisions of the Constitution were enforced and Article 89 came into operation. In regard to the provisions relating to the framing of Ordinances, the promulgation of the Ordinances and the requirement of putting these Ordinances before the Houses came into operation on the 10th of March, 1985.

May I say, Sir, to put it shortly, the question is that on 13th of March, 1985 General Muhammad Zia-ul-Haq was the President of Pakistan, that is undisputed. He took oath of his Office under the Revival of Constitution Order and the Constitution on 23rd of March 1985. But being the President also on the 13th of March, 1985, he continued to enjoy the privileges and rights and the authority which are available to the President in the performance of all functions. And this has to be read in the light of the proclamation which has been upheld by the Supreme Court, and in the light of the President Succession Order, 1978, and Article 3 and 4 thereof, and in the light of the Provisional Constitution Order, May I Sir, also invite your attention to Article 4 of the President's Order No. XIII of 1978. It says that if the Chief Martial Law Administrator is the President, he shall hold office till a President is elected in accordance with the Constitution. Now, here is a continuity which is provided under Article 4 of President Order No. XIII of 1978. So, President Ziaul Haq continues to remain the President until the new President is elected under the Constitution which is on the

[Attorney General]

23rd of March 1985. If he continues to be the President he continues to perform all the functions assigned to the President by or under the Constitution. Therefore, when he promulgated the Ordinances in question on the 13th of March between 13th to 19th of March, 1985 he was acting as President, and he was performing his functions as President as defined here. And since under article 4 he was to continue to remain a President, until a new President was elected in accordance with the Constitution he had, therefore, the authority to act in accordance with the Article 89 and promulgated the Ordinances in question. The mere fact that these Ordinances have been put before the Houses does not reflect upon the illegality or any defect in the Ordinances themselves.

They have been put before the House by virtue of amendment brought by the Revival Order and since the Houses have been restored, the laws Continuance in Force Order of 1977 and Article 7 thereof which dispenses with the requirements of putting before the House, has been scrapped, or has become redundant by virtue of amendment, that is the only reason why these Ordinances have now been put before the House for approval. So, it is not to be misunderstood as being a some kind of defect or a flaw because the authority of General Muhammad Zia-ul-Haq as President to promulgate the Ordinances cannot be questioned. That is one way of looking at it.

Second is Sir, what the House, with due respect to all the Members of the House, is considering is a Bill. Once an Ordinance has been moved in the other House *i.e.* the National Assembly and has been transformed into a Bill by virtue of the provisions of Article 89 (3) the only business with this House is to treat it as a Bill and not to term it as an Ordinance. It would be a fallacy in Law and may I say with due respect that as far as that part is concerned, the Bill should be proceeded with as a Bill as provided under the rules of business and as indicated by the Minister for Justice and nothing else can be done as far as that Bill is concerned except dealing within the rules of business.

Lastly, Sir, may I pre-empt something which another learned Member may say here-after but by way of supplementing it, that as far as these interpretations of law relating to Ordinances and relating to provisions of law are concerned, this is an exercise of judicial powers. There is a dichotomy of powers so far as this House is concerned, so far as our country is concerned, so far as our constitution is concerned, and it is held by our Supreme Court in this dichotomy of powers, there should not be any encroachment by one organ of the Government namely the Legislature on the functions of another organ of the Government namely the Judiciary. Here is an act which is in the nature of interpreting what the law is and that is a function which is assigned to the Superior Courts. May I, therefore, invite the attention of

the honourable Member to this well known case of Zia-ul-Rehman which is decided by the Supreme Court reported at Page 49, PLD 1970 and it would remove many doubts which are lurking in the minds of not only the learned Member but many others. Thus, under a written Constitution, this is what Supreme Court says: the Legislature of the Federal Units will not be able to legislate in respect of the subject which is within the field of the Federal Legislature nor will a Federal Legislature be able to legislate upon a subject which is within the exclusive field of the Legislature of the Federating Units. It cannot, therefore, be said, and this is very important Sir, that a Legislature in the written Constitution possesses the same powers of omni-potence, as the British Parliament. Its powers have necessarily to be derived from and to be circumscribed within the four corners of the written Constitution.

May I say, Sir, in supplementing this that the powers of this Senate are described in Article 70 and other articles of the Constitution. These powers do not include the powers of giving a pronouncement on the interpretation of Law and may I say, as far as judicial power is concerned, this judgement goes further to say that there is a distinction between the judicial powers and the jurisdiction of the courts. In a system where there is dichotomy of sovereign powers then it is a necessity from the very nature of things that judicial powers must be vested in judiciary. Judicial Powers have been defined as follows: The Judiciary or Judicial Department is an independent and equal co-ordinate branch of the Government and it is that branch whereof it is intended to interpret, construe and apply the law and that department of the Government which is charged with the declaration what the law is and its construction so far as it is the written law". This power it is said is inherent with the judiciary by reason of system of division of powers itself under which as Chief Justice quoted, the Legislature makes, the executive executes, and the judiciary construes the Law.

Thus, the determination of what the existing law is in relation to something already done or happened, is the function of the judiciary while the pre-determination that what the law shall be for the regulation of all future cases falling under its provisions, is the function of the legislature. Shortly, Sir, it would be an attempt, therefore, to interpret the Law which should be left to the Supreme Court and, therefore, I would say that laying of the Ordinances on the Table of the House have converted these Ordinances, now, into Bills and therefore, the function of the House is to deal with them as Bills and not to enter upon any other controversy. Thank you Sir.

Prof. Khurshid Ahmad: Point of Order, Mr. Chairman, I am afraid the learned Attorney General and the Minister for Justice have not addressed themselves to the issue which the House has asked them. The issue was not that whether the President was a de-jure President or not. The

[Prof. Khurshid Ahmad]

only issue we requested them to respond to was that an Order or an Ordinance issued by invoking a particular authority conferred upon the President under the Constitution and I must say to the exclusion of invoking any other authority. He had the authority but as far as that Ordinance is concerned, and in the preamble he has not said, "and by virtue of other powers vested in me". Had this small phrase been there, the things would have been very different. So, my question is why they have not addressed themselves to the issue which was put to them by the House and have loaded with irrelevant references and material.

Attorney General: Sir, perhaps what I said has gone unheeded but that is with due respect to all the Members, what I have tried to make out by reading President's Order XIII of 1978, by virtue of Articles 3 and 4 thereof, was that General Muhammad Zia-ul-Haq became the President, I repeat, the President, in pursuance of President's Order No. XIII of 1978. Further by Article 3 thereof, it is provided that the Chief Martial Law Administrator or such other person as may be designated by the CMLA shall be the President and shall perform all functions assigned to the President by or under the Constitution or by or under any Law but I submit Sir, that this meant performing of functions under Article 89 of the Constitution, and that is what the President has done by promulgating the Ordinances on the 13th of March and this particular Article 89 was kept alive by the Provisional Constitution Order of 1981 also. And in furtherance of that in pursuance of that power, he has acted as President and as President he has promulgated the Ordinances. The only difference is that he could promulgate the Ordinance and he was absolved of the responsibility of placing them before the House because it stood dissolved by virtue of the proclamation and by virtue of the laws Continuance In Force Order, 1977. Under Article 7 of Laws Continuance In Force Order, 1977, there was no limit to the duration of the validity of the Ordinances. But once that Article 7 had been superseded by the Revival Order, the requirement of putting these Ordinances on the Table of the House came into existence.

So, therefore, I am grateful for one thing that the Members have realized that the President had the authority to promulgate the Ordinances but the dispute is why are they laid on the Table of the House, why he has not described himself as CMLA, but to that perhaps the Minister for Justice can make an answer. As far as the Attorney General is concerned, I am concerned with the legality of it. The president described himself as a President, promulgated Ordinances and laid them on the Table of the House because of the requirement which is inserted by virtue of the Revival Order which has been promulgated On 10th of March 1985. There is nothing

wrong. I have made the point. I have clarified the necessity of putting there Ordinances on the Table of the House. I have also clarified that the absence of the circumstances did non-require putting these Ordinances on the Table of the House as it was not in existence before. This is the explanation.

قاضی عبداللطیف ؎ پوائنٹ آف آرڈر سر، میں وضاحت چاہوں گا اٹارنی جنرل صاحب سے
کیا ان کو یہ پیش کرنے کا اختیار تھا ان پر لازم تھا؛ اگر ان پر لازم تھا تو چاہیے یہ کہ اس
وقت سے جتنے آرڈیننس ہوئے سب کو پیش کیا جائے اور اس کو اختیار تھا تو پھر یہ اختیار
چیز بن جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: اس کا جواب انہوں نے غالباً دے دیا ہے کہ اس particular
date سے جتنے آرڈیننس تھے اہم کے آرڈر آپ کے سامنے لائے گئے ہیں۔ اس سے
پہلے چونکہ وہ Constitutional پر ردِ ثواب Held in abeyance تھے تو وہ نہیں لائے

An Honourable Member: Point of order, Sir.

Mr. Chairman: Are you going to speak substantially on this.

An Honourable Member: I request for this? Because the reply will be fresh before it is contaminated with the views of other friends let me reply.

Mr. Chairman: You should withdraw this word.

An Honourable Member: I am sorry, I withdraw.

Mr. Chairman: If you just give me a few minutes I think I would try to reformulate what the point under discussion is and I think you can also draw attention because I had also some opportunity of studying what the legal constitutional position was. I don't claim to be an expert I don't claim even to have knowledge of the Constitutional position, but you can guide me in order to facilitate the debate and to keep the debate on the correct forum. I would like to invite your attention to a few things which are in my mind and I think you are addressing these issues. You can cover these points also. In the first place I would like to draw your attention to the definition of the President given in the Constitution and this definition right from the day of the Proclamation of the 5th July, 1977 had stayed in-tact:

“The President means, the President of Pakistan and includes a person for the time being acting or performing the functions of, a little phrase

[Mr. Chairman]

is more important, the President of Pakistan and anything required to be done under the Constitution before the commencing day." The result in fact is not particularly relevant. What I am trying to point out is that any person who performs factually duties or functions of the President is called the President. That is No. 1.

Then the honourable Minister for Law, has referred to the Proclamation of the 5th of July 1977. Then we have laws Continuance In Force Order. This is CMLA Order No. 1 of 1977. I would invite the attention of the House to two or three Provisions. One is; in Article (2) thereof notwithstanding the ban of the provision of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan hereinafter referred, to as the constitution of Pakistan shall subject to this Order and any Order made by the President and any Martial Law regulation or Martial Law Order made by the Chief Martial Law Administrator, be governed as nearly as in accordance with the Constitution,] That is No. 2.

Then he goes on to say and I think one is that the Constitution *mutatis mutandis* or as far as possible it remained in-tact despite the fact that on overall basis it had been kept in abeyance but for actual working to the extent that it could be used advisably.

Then, the next point is that President shall, and I think this is again important, except where he is himself the Chief Martial Law Administrator, acts in accordance with advice of Chief Martial Administrator. At that time when this provision came into force, the President was a person different from the CMLA, but the contingency was taken care of. There can be a time when the President and the Chief Martial Law Administrator are combined in one person. However in both the positions whoever described himself or whoever was de jure was in fact the President of the country according to the definition that I read out. The President had to act on the advice of the Chief Martial Law Administrator and where the two posts were combined together, it was actually one person and since a person has just one mind the two were so intermingled that there was no distinction between the President and C.M.L.A. for the purpose of the Constitution. The President had all the powers with him who redescribed himself as such or he used those powers deliberately and openly. He was the CMLA also because the two functions were combined actually just in one person. So this is the third Next we come to 1978 order.

This is Order No. XIII of 1978 in which there is a provision that notwithstanding anything contained in the Constitution or any other law upon the office of the President becoming vacant by reason of death, physical or mental in-capacity, resignation etc., the Chief Martial Law Administrator or such other person as may be designated by the Martial Law Administrator, shall be the president and shall perform all functions assigned to the

President by or under the Constitution or any other law. This is the other provision which we have to keep in mind that under this provision the Chief Martial Law Administrator also became the President.

Next we have the 1981 PCO. There are several important things in this Order. Firstly, it says, now, therefore, in pursuance of the proclamation of the 5th of July, 1977, this will be the last, Law Continuance Force, Order to which I referred earlier and in exercise of all powers enabling him in that behalf the Chief Martial Law Administrator to make the following Order:

In this Order, then, among other things it says the following articles of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973 which is in abeyance in this Order referred to in the Constitution shall be deemed to form part of this Order, and shall have effect subject to this Order and in any Order made by the President, or the Chief Martial Law Administrator. Then, it also includes among others Article 89. Article 89 of the Constitution, if you refer to that it has several clauses and the two important clauses are: This is one—The President may, except when the National Assembly is in session, if satisfied, that circumstances exist which render it necessary to take immediate action make and promulgate an Ordinance as the circumstances may require, which means that right from the beginning, right from the PCO of 1981 he had assumed to himself these powers of promulgation of Ordinances under Article 89. And Article 89 is not a new invocation of some authority as it was, but it has continued and was available to the President whether he was described in the sense of President or Chief Martial Law Administrator all the time. Now further it says that: there was, actually, a restriction under this article, that these Ordinances have to be laid within a period of four months before the Houses. That was sub-article (2) which was dispensed with. This is in the Laws Continuance in Force Order, 1978. Quite right, and let me read out the requirement of the Constitution first, then I will come to the article, I think, this is an original Article 89 (2). An Ordinance promulgated under this article shall have the same force and effect as an act of Parliament and shall be subject to like restrictions as the Power of Parliament to make law, but every such Ordinance shall be laid before the National Assembly and before the both Houses if it contains provision dealing with any of the matter etc. and shall stand repealed at the expiration of four months. Now, this has been suspended under the Laws Continuance In Force Order. All that have been suspended. No, it is 1977 Order the earlier one. The laws Continuance In Force Order 1977, which says an Order promulgated by the President and those Ordinances had to be promulgated under or by resort to Article 89 of the Constitution. They should not be subject to the limitation to its duration prescribed in the Constitution which I read out. So, they were

[Mr. Chairman]

exempted. The President could promulgate the Ordinances but he was not bound to place them before the House. Because, for obvious reasons, when the House has been dissolved, then, they stand dissolved and no House existed. So it would have been a contradiction in term that it should be placed before the House when the House did not exist.

This was the situation till these amending Ordinances were passed. Rather contention is that these Orders, you are quite right, these amending Ordinances invoked the same Article 89 under which the President had taken action previously. The fact is that the CMLA and the President, the two have merged actually into just one person regardless of whether he described 'himself' as the Chief Martial Law Administrator or the President. But, by virtue of the proclamation, of the 5th July, by virtue of the Laws Continuance In Force Order, 1978 by virtue of this P.O. XIII of 1978 and by virtue of the PCO, he continues to be the same person performing the functions of the President. A change comes after the 10th of March, when he promulgates or revives the Constitution. Article 89 is also revived in the amended form. The President remains the old President, of the Martial Law vintage. He is the same person. He has not yet taken oath and he has not entered upon the office of the President till the 23rd of March. But he continues to be the person performing the functions of the President under the Martial Law and whatever powers etc. he had. I was objecting to what the Attorney General was describing. I thought he was mixing up apples with oranges, when he said that is by way of abundant caution. I could not really understand, that is why I have applied myself to the whole business. How he stood on that particular day. Article 89 in its revised form, with its requirements of placement of Ordinances before us in four months, had been revived but the President continued to be the old President.

Now, that being the position and this is where the abundant caution comes in that on the 23rd of March when he did enter upon the office, now, this is also a debatable point whether he entered upon that office, Is it something altogether new because the Martial Law still continues. 'The *erund Norm*' is still in the proclamation of the 5th of July, 1977. I dealt with the business and his entering or taking oath under the revived Constitution only meant that this is the date, or the point of departure from which it appears as limitation of 5 years as President and till such time that a new President has been elected and inducted in his place, is to be enumerated. It serves, to my mind no other purpose. But coming back to what is bothering is this that we had the old President, armed with all the powers of the Martial Law and Laws Continuance in Force Order of 1977 (CMLA I of and 1977), and President's Succession Order of 1978 (P.O. XIII of 1978). But in the meantime, that very President had also revived certain portions of the Constitution which required certain actions by him should come before the President, which means that having enacted those laws some body could have

objected and this is where by way of the abundant caution it comes in, that you have revived now Article 89 and you are invoking the powers of Article 89 and you have invoked these powers. So, after 4 months period those Ordinances should have come before the House and this is, actually, the abundant caution perhaps which the Ministry of Justice And Parliamentary Affairs have exercised converting these Ordinances into Bills and placing them before the House. If you agree with this interpretation, then, I think the business would be in order.

Now, on the legality of the business itself, this was converted, this was placed actually before the National Assembly. The vires of this could have been questioned by the National Assembly by itself. I don't mean to say that we must, I think, on the very first day

ظالزم نہیں کہ خفگی ہم پیروی کریں۔
وہ ضروری نہیں ہے۔

We can come to our own conclusions. But if there was a white elephant I am sure somebody in a House of 237 would have pointed out this thing and we have some very seasoned Parliamentarians in that House also. But whatever the position may be, if there was a fatal defect on the legal and on the Constitutional front with this law, we could have taken up that but Ordinances, amending Ordinances have been issued by the President when he was fully competent to do that. The only obligation which the Ministry have now felt by bringing the laws and converting them into Bills and placing them was this PCO of 81 in a revived form which means that although the President still looks at the Laws (Continuance in Force) Order yet that particular aspect *i.e.* the requirement of not placing them before the Assembly is being dispensed with.

But at last my implications was when the Houses were revived he was obliged to do that otherwise and I think it would look as a totally undemocratic act when on the one hand he is trying to revive the Constitution and reviving the democratic Houses on the other hand, he is not prepared to place the Ordinances before the House taking shelter under the old Laws (Continuance in Force) Order, 1978. That is why actually these were placed. Now, the question arises what is it which is before us? It is only a Bill. I am certainly occupying in my mind and this is where I would like again your advice that when a Bill is before us. Do we have to go into the Shajra-i-Nasab of it? Do we have to go in to the pedigrees? We received only a Bill with a recommendation from the National Assembly and we look at it only as a Bill.

This is one of the points which the Attorney General made and I think there is a good deal of force in this. Because it is not something original which has come before us where we can look into the vires also.

[Mr. Chairman]

But here is something which we got with a message from the Lower House that here is a Bill, please consider it and we only look at the Bill at this stage. Not going actually into the Ordinances because the Ordinances were placed at the Table of the Assembly and I don't think at the Table of this House because we were not concerned with that. We only received the Bill.

The third point and the last point that I would like to bring to your notice is this and I think this was one of the questions which I opposed but the Attorney General and to the Minister for Justice said that it is not really for this House to go into the vires and legality. I have some extracts, Sir, of this judgement also of what was referred to Mr. Zia-ur-Rehman and there the position is quite clear that the vires or the legality of these things can be only questioned in a court of law. I had another doubt in my mind and tried to clarify that also, that the question could be raised in a court of Law but access to courts has been blocked; It is all barred by the proclamation of Martial Law, etc. etc. and there is no access because there is no jurisdiction of the Courts under Article 199 that is not to be derived and there is no access to courts. So, the House has to 'of necessity' decide this but then I had a look at this PCO and it clearly mentions that Article 9, subject to this Order, a High Court may, if satisfied that no other adequate remedy is provided by law;

(a) on the application of any aggrieved party, make an order—

- (i) directing a person performing within the territorial jurisdiction of the court functions in connection with affairs of the Federation, a Province or a local authority to refrain from doing anything he is not permitted by law to do, or to do anything he is required by law to do; or declaring that any act done or proceeding taken within the territorial jurisdiction of the court by a person performing functions in connection with the affairs of the Federation, a province or a local authority has been done or taken without lawful authority and is of no legal effect;"

It means that if we pass a wrong law and the vires of which is in doubt, or somebody doubts its legality we have a recourse to the courts of law, as was held, I think, by a very eminent Judge of this country, I think, Justice Hamud-ur-Rehman who decided the Zia-ur-Rahman's case that this is really for interpretation by the courts and not actually by the Houses.

Now, these are really the relevant points, and unless you totally disagree with this, my submission and my request to you would be that we proceed with the enactment of this Law as we have received from the National

Assembly and still, if anybody has some doubt positive or otherwise please question this whole thing in a court of law for which we have authority, for which we have an access. Sorry, I have taken a long time but I thought that these are the points which have to be discussed, please.

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: I commend what the Attorney Gen. or the Minister of Justice have said. Now, the question Sir, is this that when the Martial Law came on the 5th of July, 1977, the regime retained the President of this country who was late Ch. Fazal Ellahi. The necessity of POXXX of 1978 arose when he discontinued his office. So, the trump card of the Government is the PO XXX which your honour has tackled correctly that it is of no significance. If you take out the law.....I split it up into three portions, Sir. 5th of July, 1977 to the 24th of March, 1981. This is the period during which the President as CMLA and then as President governed the country according to the Laws (Continuance in Force) Order, 1977. The source of the power was the Proclamation. He was the CMLA, the President was subordinate, then he supplemented the Laws (Continuance in Force) Order, 1977, in March and that also for a very limited purpose. The limited purpose was that doubts have been arisen with regard to the jurisdiction of the superior courts.and whereas the Laws (Continuance in Force) Order, 1977, was also made by the Chief Martial Law Administrator on the same day and doubts have arisen as to the effect of said Order as regards the jurisdiction of the superior courts thereunder. So, after that he continued again. Now, your honour has set up the case absolutely correct. But I want to challenge these gentlemen that can cite any law during this period where an Ordinance has been promulgated by President without reference to the Laws (Continuation in Force) Order or without reference to the Provisional Constitutional Order uptil today, despite the fact that he became the President by PO XXX he has never exercised power as President under Article 89. He has always exercised power under the Proclamation of 5th of July, 1977, read with the Laws (Continuance in Force) Order read with PCO...

Now, the situation between the 10th and 23rd March, has assumed importance. I agree with you, Sir, that the same President with super power as Chief Martial Law Administrator or the same man on the 13th March, 14th March and on the 17th March if he signs an Ordinance, he does so within the terms of Article 89, which is a permanent statute. It is not liable to be subject to the requirement of sub-article (2) of Article 89. And this is so. There is another example that between the 10th of March, 1985 and the 23rd March 1985 the President has amended. the Constitution on the 19th of March. Since he was President under the Constitution, he could not have amended the Constitution, but your latest books will show that one amendment was brought about on the 19th of March.

So, if a person is President and the Chief Martial Law Administrator and he amends the Constitution between 10th of March and the 23rd of March, how can he say that the Ordinances issued by him are subject to the requirements of Article 89 (2) even that abundant caution to which your honour has referred and to which the learned Attorney General has referred, that has disappeared. It is out of context with the Constitution and I do not believe anybody can deny that the President has amended the Constitution on the 19th March. So, between the 10th of March and the 23rd of March he was exercising supra constitutional power and by using Article 89 in the description or preamble part of it will not make it a statute which should entertain any caution and should be brought to the National Assembly or the Provincial Assembly or to the Senate.

Mr. Chairman: Excuse my interruption. But, I think, here is a slight difference. Personally I entirely agree with you and this is what I tried to convey it to you that the President continues to be the old President of the Martial Law vintage. I think, these are more or less the exact words that I used. He amended the Constitution—you are quite correct—even on the 19th, which means that he was acting only as an amalgam of President and CMLA in one person.

Mr. Zahoor-ul-Haq: Exactly, Sir.

Mr. Chairman: This is also correct. This is not denied. The only point is and there the abundant caution comes that when under the Laws (Continuation in Force) Order, this requirement of four months that had been deliberately suspended has not been revoked even today but by virtue of the fact that Article 89 was revived in its pristine form as it existed in 1973, somebody could have raised the same question on the legal side that this is a contradiction. Why are you bringing these laws.

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: Sir, I would submit that this document to which the learned Attorney General referred, the Revival Order, this has not revoked the Laws (Continuation In Force) Order.

Mr. Chairman: It has not, but the Constitution should supersede to that extent or at least the logic; the same person he is reviving the Constitution.

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: Alright, Sir, if the Government is not accepting its mistake, I would not press it.

Mr. Chairman: Thank you very much. You referred earlier that I put the best possible complexion on the Government case. Please understand my position. It is not that I would either put the best complexion

on the Government case and we have no opposition in this House. We are all elected on the basis of non-party. So, there is no formal opposition. I have to look at the merits of the case and it would always happen that one side or the other point of view would be supported. So, that should not be interpreted as putting the best complexion on the Government case. It should be only interpreted. (Interruption).

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: Sir, it is a tribute to your talent.

Mr. Chairman: Thank you very much. Yes, Professor Sahib, but I think, that since it has been withdrawn, so, we can proceed with the discussion.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئر مین آپ کی اجازت سے بہت ہی مختصر بات کر دوں گا۔ اس بارے میں کہ غلبہ یہ ہے کہ یہ بحث بڑی مفید رہی ہے اور اس پر ہماری سائے اہم قانونی معاملات آجائے ہیں۔ لیکن یہ چاہتا ہوں کہ صرف دو گزارشات آپ کی خدمت میں پیش کر دوں پہلی چیز تو یہ ہے کہ ایک مرکزی نقطہ تھا۔ جسے کرائی جنرل صاحب نے بھی اور لارڈ منسٹر صاحب نے بھی ٹالا۔ اور وہ یہ ہے کہ آخر کیا وجہ تھی کہ ۱۸ یا ۱۹ آرڈیننسز میں آئین کے علاوہ جو دوسرے اختیارات صدر صاحب کو حاصل تھے ان کو ریفر نہیں کیا گیا یہ دراصل لارڈ منسٹر کی lapse اور انہیں اپنی غلطی کا اعتراف کرنا چاہیے۔ ہم اس کام کو رد کرنا نہیں چاہتے لیکن سینیٹ کا یہ کام بھی ہے کہ جہاں کہیں کوئی غلطی ہوتی ہے اس کی طرف متوجہ کریں۔ اس پر ہم نے قطعاً اعتراض نہیں کیا کہ صدر صاحب اس وقت صدر ہیں تھے اور انہیں یہ اختیار بھی نہیں تھے۔ میں مثال یہ دوں گا کہ فرض کیجئے کہ ۲۰ کمپنیوں کا چیئر مین ہوں اور میں ایک ہی بینک میں دونوں کمپنیوں کا اکاؤنٹ رکھتا ہوں لیکن یہ صحیح ہے کہ میں ہی با اختیار ہوں بحیثیت چیئر مین دونوں کمپنیوں کے دستخط کرنے کے لیکن میں ایک کمپنی کے اکاؤنٹ سے دوسری کمپنی کی ہر گز اگر اس کی چیک بک پر پیسہ نکلواؤں گا تو بینک مجھے نہیں ڈوے گا۔ صرف اس لئے نہیں دے گا کہ گو میں شخص تو وہی ہوں لیکن میں

[Prof. Khurshid Ahmad]

نے صحیح طریقہ کار اختیار نہیں کیا۔ اور یہاں یہی جو اسے اور وزارت قانون کو اپنی ہی غلطی کا اعتراف کرنا چاہیے۔ رہا مسئلہ ہمارا اس قانون پر غور کرتے کا تو میرا خیال یہ ہے کہ آپ نے بالکل صحیح کہا ہے کہ ہم اس کے پیچھے ڈگری کو نہیں دیکھتے ہم صرف اتنا دیکھتے ہیں کہ قومی اسمبلی نے پہلے ہی ایک بل پاس کیا ہے۔ اب ہم اس پر اس بل کی حیثیت سے غور کریں گے بلا لحاظ اس بات کے کہ اصلی بل میں کوئی خامی رہی ہے یا نہیں رہی لیکن ایک سبقتی وزارت قانون کو لینا چاہیے کہ وہ آئندہ زیادہ احتیاط کیا کریں۔

Mr. Hasan A. Shaikh: I would like to point out, Sir, and that is in this book of Practice and Procedure of Parliament by M.N. Kaul and S.L. Shakhder, at page 800, it is clearly stated. "It is an accepted practice of the House that the Speaker does not give any ruling on a point of order which raises the question whether a Bill is constitutionally within the legislative competence of the House or about the constitutionality of the declaration, agreement, treaty, under discussion on a motion or resolution; it is the responsibility of the House to decide such matters. The Speaker also does not give a decision on the question whether an amending Bill goes against an Article of the Constitution." I do think Mr. Chairman that Mr. Zahoorul Haq has made a very good case and I also think Mr. Chairman that you are not a lawyer yet you have shown your metal as a very good lawyer, not merely a lawyer but a very top class lawyer.

Mr. Chairman: Thank you very much.

Mr. Hasan A. Shaikh: I suggest, Mr. Speaker, that kindly obtain this book for our library.

Mr. Chairman: This book actually I had on my table. The whole thing is that these rulings are of Supreme Court. I have repeatedly said that this House is free to take any decision. But repeating again 'Ghalib'

لازم نہیں کہ حفز کی ہم پیروی کریں
 مانا کہ ایک بزرگ ہمیں ہمسفر ملے
 لیکن نشان راہ دے سکتے ہیں۔

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, the point of order was not pressed by the Mover.

Mr. Chairman: At any rate I am grateful.

Mr. Ahmed Mian Soomro: He has no right to withdraw it.

Mr. Chairman: I have placed before you that this would be the ruling. The honourable Member is very kind, he is not pressing. I am most grateful to him for making the Justice Ministry wise.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Whatever Prof: Khurshid has said I will clarify the position.

تامنی حسین احمد: جناب والا! میں پہلی مرتبہ اٹھا ہوں۔ میں نے جو بات سنی ہے اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ سبٹس منسٹری سے غلطی ہوئی ہے اور یہ اس ہاؤس کے تمام لوگوں پر واضح ہو گئی ہے۔ آپ نے بھی کہا ہے کہ اس کے شجرہ نسب میں ہمیں نہیں جانا چاہیے حالانکہ شجرہ نسب قانون کا ایک بہت لازمی حصہ ہوتا ہے! جس طرح سے کل وزیر داخلہ صاحب نے ایک لفظ کہا تھا کہ مارشل کون فیکون ہے اور اس کون فیکون کی ذرا امداد کی ہمیں ضرورت ہے۔ یہ سب کون فیکون کے عادی ہو گئے ہیں۔ پوری انتظامیہ، پوری منسٹری کو اس کون فیکون کی عادت سے نکلنا ضروری ہے اس میں اس ہاؤس کا حق ہے کہ اگر انہوں نے کوئی غلطی کی ہے تو اس پر شہ کو معافی مانگنی چاہیے۔ کیونکہ انہوں نے پوری منسٹری اسمبلی میں غلط شجرہ نسب پر مبنی ایک چیز پیش کی ہے اور اس طریقے سے منسٹری اسمبلی کے وقار کو بھی مجروح کیا ہے میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کریں۔ اس کو واپس لے جائیں اور اس کو ٹھیک کر کے دوبارہ ہاؤس کے سامنے لائیں۔

جناب سپریمین: میرے خیال میں اس controversy کو اور زیادہ prolong نہ کیا جائے۔

(مداخلت)

جناب سپریمین: آپ تشریف رکھیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ معاملہ ختم ہو چکا ہے۔

[Mr. Chairman]

I cannot allow the controversy to prolong. Let us proceed with the business I will request the honourable Minister for Justice to take up the normal business of the day.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, you have to put the question.

میں نے اس سلسلے میں کل اپنی گزارشات پیش کر لی تھیں۔ اور اس دوران یہ مسئلہ پیدا ہوا جس کو حل کر لیا ہے۔ اس ضمن میں میں نے اپنی گزارشات پیش کر لی تھیں؟

Mr. Chairman: Shall I put the question before the House. The amendment will come up later when we take-up the clause by clause reading I think you have to move.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, the Motion is already before the House. You Kindly put the question.

THE MODARABA COMPANIES AND MODARABA
(FLOATION AND CONTROL)
(AMENDMENT BILL, 1985)

Mr. Chairman: The question before the House is:

“That the Bill to amend the Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) Ordinance, 1980 (XXXI of 1980) [The Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.”

The Motion was carried.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: It will be taken up clause by clause.

Mr. Chairman: We take up Clause 2. There is an amendment. Could you kindly move?

Mr. Iqbal Ahmad Khan: If you kindly permit me I have to make a submission.

کلاز ۲ میں جو امینڈمنٹ تجویز کی گئی ہے اس کے لئے میں پروفیسر جوزف شیدھ صاحبہ کا شکوہ گزار سوں کہ انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے ہم نے شریعت کورٹ کے مطابق جو ترامیم کی ہیں۔ (مداخلت)

جناب اقبال احمد خان: پھر میری گزارش ہوگی کہ اگر آپ قبول نہ فرمائیں

تو پھر آپ پیش کر دیں۔ میں تو صرف ٹائم بچانے کے لئے عرض کر رہا ہوں میں نے انہیں یہ عرض کیا ہے کہ انہوں نے جو تجویز کی ہے وہ بڑی مفید ہے میں خود اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ ہمارے ملک کے اندر انتظامیہ کو جہاں کوئی اختیار دینے گئے ہیں۔ اور جہاں discretionary powers دی گئی ہیں۔ یقیناً وہ کافی حد تک اس کو misuse کرتے ہیں۔ اس لئے اس کا کوئی سدباب ہونا چاہیے اس کے لئے محترم پروفیسر صاحب نے یہ تجویز کی ہے کہ فیصلہ کی معیار۔ ہر دن مقرر کر دیا جائے لیکن اس مرحلے پر میں نے ہادس کے باہر ان سے ایک مشکل پیش کی تھی۔ ہمیں with in certain period ان امینٹس کو approve کرانا ہے ورنہ they will lapse میں نے انہیں یہ عرض کی تھی کہ اس مسئلے کو میں take up کروں گا۔

and will bring this issue again in the House but just to save the Ordinances being left I request him not to move them.

میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کو move نہ کریں اور اس طرح اگلی کلاز میں بھی ان کی امینٹ منٹ ہے۔

جناب چیئرمین : جناب خورشید صاحب! آپ ان سے اتفاق کرتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد : مسٹر چیئرمین! میں دراصل مزدوری سمجھتا ہوں کہ کم از کم میرا نقطہ نظر اس معزز ایوان کے سامنے آجائے۔ اور بلاشبہ ایک دلیل تو وزیر عدل نے تسلیم کی ہے کہ اس ملک کی انتظامیہ ایسی ہے کہ اس کے اوپر کوئی نہ کوئی حد ضرور لگنی چاہیے۔ لیکن میں اس کے ساتھ یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خود اسلاف عدل جس کی خاطر آپ نے امینٹ منٹ لار ہے ہیں۔ کیونکہ یہ امینٹ منٹ ایسے ہی انہیہ آتی ہے بلکہ اس کی پشت پر فیڈرل شریعت کورٹ کا ایک فیصلہ ہے جس میں انہوں نے یہ بات محسوس کی۔ آپ نے ایک اہم ادارے کو De-register کرنے کا حق دیا ہے لیکن اس کے اندر اسے اپنے دفاع کا حق نہیں دیا جو اسلام کے دینے ہوئے حق کے بھی منافی ہے۔ میں ساتھ یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بھی اسلام ہی کا دیا ہوا ایک حق ہے کہ فیصلہ کرنے میں تاخیر نہ کی جائے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

[Prof. Khurshid Ahmad]

ہے کہ قاضی کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ہر وقت available رہے۔ اگر اس کے اور مجبور شخص کے درمیان کوئی چیز حائل ہو جاتی ہے تو یہ دراصل خود عدل کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدائی دور میں یہ ہدایت دی تھی کہ دربان تک نہ ہو، کہ قاضی اور ایک مجبور انسان کے درمیان دربان بھی حائل نہ ہو لہذا میں جب فقہاء نے اس کی اجازت دی تو اس صراحت کے ساتھ دی کہ اگر یہ عدل کے تقاضوں کو facilitate کرنے کے لئے ہو تو اس وقت تو دربان ہو ورنہ دربان بھی حائل نہ ہونے پائے۔

اسی طرح فیڈرل شریعت کورٹ نے اپنے ایک ججمنٹ میں جو کسی دوسری شکل میں ہمارے سامنے آ رہی ہے، اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وقت کا تعین ضروری ہے ایسے تمام مقدمات کے انڈر جس میں ہم کسی ادارے کو کسی بات کے طے کرنے کا اختیار دیتے ہیں۔ اور وہاں انہوں نے ساٹھ دن کی تعین کی ہے۔ بلاشبہ سو دن، سو دن اور ساٹھ بھی ہو سکتے ہیں۔ اور مغربی قانون کا یہ مسلمہ اصول ہے

'Justice delayed justice denied'

تو میں سمجھتا ہوں کہ ان بنیادوں پر یہاں پر بھی اور دوسرے مقامات پر بھی قانون سازی میں یہ بات سامنے رکھی جائے کہ ہمیشہ ایک حد متعین کر دی جائے۔ تاکہ اس متعین حد کے انڈر اگر فیصلہ نہ ہو تو اس شخص کا حق جس کو اس حق سے محروم کیا جا رہا ہے اسے بڑے دو محروم نہ رہے اس بناء پر میں نے انڈرمنٹ پیش کی ہے باقی اگر وزیر عدلیہ یہ وعدہ کریں کہ اگر اس مجبوری کی بناء پر ہم یہ انڈرمنٹ کر دیتے ہیں تو انہیں دوبارہ نیشنل اسمبلی میں جانا پڑے گا۔ ہم ان کی تجویز کو تسلیم کر لیتے ہیں لیکن وہ ایک فریش انڈرمنٹ کے ذریعے آئندہ اس کمی کو پورا کر دیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

Mr. Chairman: I take it that you are not moving your amendment In that case the question before the House is:

“That Clause 2, (5) of the Bill forms part of the Bill.”

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 2, (5) stands part of the Bill.

Then, we take up the short title and commencement. But if there was no general discussion earlier, I think you can move the Motion.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: No Sir, now, you will kindly put clause 3 of the Bill because the amendment, similar amendment which was based

(Interruption).

Mr. Chairman: I think there is another clause also, he did not notice it.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: There is another clause that was also not moved. So, kindly put the question before the House with regard to clause 3 and then clause 4 and then preamble.

Mr. Chairman: I take that Prof, Khurshid is not moving the other amendment. Then, the question before the House is:

“That clause 3 forms part of the Bill”

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 3 forms part of the Bill. Then clause 4. There is no amendment and the question is:

That clause 4 forms part of the Bill.

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 4 forms part of the Bill.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Then preamble and clause 1.

Mr. Chairman: We take up the preamble and clause 1 of the Bill. The question is:

That the preamble short title and clause 1 form part of the Bill.

(The motion was adopted.)

Mr. Chairman: The Preamble short title, commencement and clause 1 stand part of the Bill.

Mr. Ahmed Mian Soomro: May I make a suggestion? They put the preamble and part 1, and this is said that they do form part of the Bill and then you take the ayes and noes.

Mr. Chairman: I think the question has to be put first and then it becomes part of the Bill.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: I move with your kind permission:

That the Bill to amend the Modaraba (Floatation and Control) Ordinance, 1980 (XXXI of 1980) [the Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) (Amendment) Bill, 1985], be passed.

Mr. Chairman: Motion moved is:

“That the Bill to amend the Modaraba (Floatation And Control) Ordinance, 1980 (XXXI of 1980) [The Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) (Amendment) Bill, 1985], be passed.”

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: The Bill is Passed.

THE PAKISTAN ANIMAL QUARANTINE (IMPORT AND EXPORT OF ANIMALS AND ANIMAL PRODUCTS) (AMENDMENT) BILL, 1985

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir the next Bill is the Pakistan Animal Quarantine (Import and Export of Animals and Animal Products) Ordinance, 1979. (XLIX of 1979) [The Pakistan Animal Quarantine (Important Export of Animals and Animal products) (Amendment) Bill, 1985], There is an amendment that this Ordinance regulates the Import and Export and Quarantine of the Animals and Animal Products, in order, to prevent the introduction or spread of diseases for the matter *ancillary* thereto. The Federal Shariat Court ordered that Section 10 which provides for revision of the order should be amended so as to provide that no order of revision may be passed, unless the applicant has been given an opportunity of being heard. This order has been carried by means of this amendment Sir. This is the only amendment in this Bill.

Mr. Chairman: Would anybody like to speak on this? No, then, we take the clause by clause reading.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, there is no amendment moved by any honourable Member in this Ordinance. So, kindly put the clause 2, 3 and 4.

Mr. Chairman: Clause 2 and 3 together.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: No, Sir, one by one.

Mr. Chairman: The question is:

“That Clause 2 stands part of the Bill.”

(The motion was adopted).

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. Next we take up clause 3. The question is:

“That clause 3 stands part of the Bill..”

(The motion was adopted).

Mr. Chairman: Clause 3 stands part of the Bill. I think we move the passage. The preamble and clause 1. The question is:

“That Preamble and caluse I stand: part of the Bill.”

(The motion was adopted).

Mr. Chairman: The Preamble and clause I stand part of the Bill.

THE PAKISTAN ANIMAL QUARANTINE (IMPORT AND EXPORT OF ANIMALS AND ANIMAL PRODUCTS) (AMENDMENT) BILL, 1985

Mr. Iqbal Ahmad Khan: With your kind permission Sir, I move; “That the Bill further to amend the Pakistan Animal Quarantine (Import and Export of Animals and Animal Products) Ordinance, 1979 (XLIX of 1979) [The Pakistan Animal Quarantine (Import and Export of Animals and Animal Products) (Amendment) Bill, 1985], be passed.”

Mr. Chairman: Motion moved. The question is:

“That the Bill further to amend the Pakistan Animal Quarantine (Import and Export of Animals and Animal Products) Ordinance, 1979 (XLIX of 1979) [The Pakistan Animal Quarantine (Import and Export of Animals and Animal Products) (Amendment) Bill, 1985], be passed.”

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: The Bill is passed.

THE EMIGRATION (AMENDMENT) BILL 1985

Mr. Iqbal Ahmad Khan: The next Bill which is introduced relates to Emigration Ordinance 1979. Sir, the Federal Shariat Court, in fact, directed that an opportunity of being heard be provided to the licensee against whom action is proposed to be taken during the enquiry and that no appeal shall be disposed off without hearing the appellant and that no order shall be passed in review without giving the persons likely to be affected by such order an opportunity of being heard. Sir, the Court also decided that sub section (6) of section 24 of the Ordinance be substituted by a provision similar to that of sub section(5) of section 6 of the Criminal Law Amendment Act, 1958, subject to the provision that the Govt. may fix any reasonable time instead of 60 days. The proviso to sub section (1) of Section 14 and to sub section (2) thereof, have been amended and sub section (6) of section 24 has been substituted according to the order of the Shariat Court.

Mr. Chairman: I think, your amendment would come but we take it clause by clause. Motion moved. The question is:

“That clause 2 stands part of the Bill.”

(The Motion was adopted.)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. Clause 3. There is no amendment to Clause 3. So, the question is :—

“That the Clause 3 stands part of the bill”.

(The Motion was adopted.)

Mr. Chairman: Clause 3 stands part of the Bill. Clause 4. There is an amendment.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, before the amendment is moved, I would respectfully request the honourable Members not to move their amendments because this will delay the process of the passage of Bill.

جناب والا! اس پر میں ٹیکنیکل اعتراض نہیں کرتا چاہتا۔ ورنہ یہ مرسن ٹیکنیکل موو نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ رولز کے مطابق نہیں ہے۔ میں نے یہ چھ تاریخ کو موو کئے تھے اور آپ نے نو تاریخ کو انڈسٹری دی ہیں۔ جو کہ دو دن پہلے دینی چاہیے تھیں اس لئے اب یہ

[Let. Gen. (Retd.) Saeed Qadir]

move نہیں کرتا۔ میں امید کرتا ہوں کہ وزیر صاحب خود ہی گورنمنٹ
amendment کی طرف سے اس کو تشریحیت کورٹ کے ساتھ پیش کر کے
کردائیں گے۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, of course, as requested by the Justice Minister. I am withdrawing it, but I will only request him that the proviso that has been added instead of saying that it shall be deemed on the expiry of those 60 days to have been granted, he should consider the question that since in sixty days the Govt. has not granted, he may consider amending later on the fact that if it is not received within sixty days it shall be deemed to have been refused. With this, I withdraw my amendment, Sir, and latter another one also I withdraw.

Mr. Chairman: I am sure that the Minister for Justice would be prepared to consider this. So, the two amendments are not moved. I put the question. The question is:

“That Clause 4 forms part of the Bill”

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 4 stands part of the Bill. Clause 5. There is no amendment. The question is:

“That Clause 5 forms part of the Bill.”

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 5 stands part of the Bill. Now the Preamble and the short title and clause I. The question is:

“That the preamble, the short title and Clause 1 form part of the Bill”.

(The Motion was adopted)

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, with your kind permission, I move:

“That the Bill further to amend the Emigration Ordinance, 1979 (XVIII of 1979) [The Emigration (Amendment) Bill, 1985,] be passed.”

Mr. Chairman: Motion moved. The question is:

“That the bill further to amend the Emigration Ordinance, 1979 (XVIII of 1979) [The Emigration (Amendment) Bill, 1985,] be passed.”

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: The Bill is passed.

THE KORANGI FISHERIES HARBUR AUTHORITY
(AMENDMENT) BILL 1985

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, the Motion is already before the House. I would only respectfully submit that the Federal Shariat Court directed that Section 27 of the Ordinance be brought in accordance with Section 80 of the Civil Procedure Code to the extent of clarifying that no suit filed prematurely or without notice shall be dismissed but the plaintiff shall not be awarded the cost of the suit. A proviso to Sub-section (1) of the Section 22 of the Ordinance has been accordingly added. The next Motion is already before you Sir. The Korangi Fisheries Harbour Authority Ordinance, 1982. There is no amendment, Sir, in the Bill.

Mr. Chairman: The Motion before the House is:

“That the Bill to amend the Korangi Fisheries Harbour Authority Ordinance, 1982 (XVI of 1982) [The Korangi Fisheries Harbour Authority (Amendment, Bill, 1985), as Passed by the National Assembly, be taken in to consideration.”

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: Now, we take up the clause by clause reading. There are no amendments proposed to the Bill. So we take up Clause 2. The question is:

“That Clause 2 forms part of the Bill”.

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. Clause 3. Again no amendment. So the question is:

“That clause 3 forms part of the Bill”.

(The Motion was adopted).

Now, we take Preamble and short title. So.

Mr. Chairman: Clause 3 stands part of the Bill. Now, we take Preamble and short title. So the question is:

“That the Preamble, the Short title and clause 1 form part of the Bill”.

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: The Preamble, short title and clause 1 stand part of the Bill.

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sir, with your kind permission, I move:

“That the Bill to amend the Korangi Fisheries Harbour Authority Ordinance, 1982 (XVI of 1982) [The Korangi Fisheries Harbour Authority (Amendment) Bill, 1985], be passed.

Mr. Chairman: The Motion before the House is:

“That the Bill to amend the Korangi Fisheries Harbour Authority Ordinance, 1982 (XVI of 1982) [The Korangi Fisheries Harbour Authority (Amendment) Bill, 1985], be passed.

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: The Bill is Passed.

WEST PAKISTAN MATERNITY BENEFIT (AMENDMENT) BILL 1985

Mr. Iqbal Ahmed Khan: I am very grateful for your co-operation and getting more guidance from the honourable Members, Sir, the next is the West Pakistan Maternity Benefit Ordinance, 1958. Sir, this West Pakistan Maternity Benefit Ordinance, deals with the employment of women in factories and payment of certain amount to them during the period of their confinement i.e., during the period of six weeks immediately preceding the delivery and six weeks succeeding the delivery day, the procedure for payment of maternity benefit in the event of her death and ancillary matters. Sir, the Federal Shariat Court has directed that sub-sections (1) and (2) of Section (6) of the Ordinance, be provided that payment to the person nominated shall be for all the legal representative and that in Section (11) the provisions for hearing the appellant before disposal of the appeal be provided. The court has used the words ‘legal representative,’ these can not be changed or set aside by way of going in an appeal to the Shariat Appellant Bench of the Supreme Court. In this connection clause (3) of the Article 203 (d) of the Constitution may be referred.

سر اگر مجھے اجازت دیں تو اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں
اس میں کچھ ترامیم ہیں۔ جو ہمارے محترم رکن تاحی حسین احمد صاحب نے
پیش کی ہیں۔ میری ان سے بات جوتی تھی انہوں نے یہ فرمایا ہے
کہ شریعت کورٹ کے فیصلے کے مطابق مرحوم کے پیسے اس کے ورثہ کو
ملنے چاہئیں۔ ہماری difficulty یہ تھی کہ شریعت کورٹ نے یہ تسلیم

BILL 1985

رتے ہوئے کہ ورنہ کو ملنے چاہئیں۔ لفظ Legal Representative رکھ دیا۔ اس قانون کی جھ پر لکھیں رہی ہے ہم اس کو follow کرتے رہے ہیں۔ اس پر پروفیسر عورتشید صاحب اور قاضی حسین احمد صاحب نے میری بڑی رہنمائی فرمائی ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ کوئی ایسا قانون اس ملک کے اندر نہیں بننا چاہیے جو قرآن و سنت کی نفی کرتا ہو، میں نے ان کی خدمت میں بھی یہی گزارش کی تھی کہ یہ مشکل ہمیں ہے انہوں نے یہ ترمیم دی تھی کہ Legal Representative کی طرح اس کی جگہ Legal heirs کا لفظ استعمال کیا جائے میں نے انہیں

assurance دی ہے کہ چونکہ یہ مسئلہ پیدا ہو گیا ہے کہ Legal Representative or Legal heir دو توں میں شرع کے مطابق کوئی conflict نہیں ہے۔

But for the reason which I have just explained regarding the lapse of the Ordinances.

میں نے request کی ہے کہ انہیں پاس ہونے دیں

And we will officially refer this case to the Shariat Court for clarifying the position.

کیونکہ اب ہم اپیل نہیں کر سکتے۔ وہ وقت گزر گیا ہے جو کورٹ کا فیصلہ ہو گا اس کے مطابق اگر ترمیم ضروری ہوئی تو ترمیم دوبارہ کر دیا جائے گی۔ میری یہ گزارش ہے کہ میری ان گزارشات کو سننے کے بعد وہ ترمیم move نہیں فرمائیں گے۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! میں نے اس وقت بھی وزیر افسانہ سے مرض کی تھی کہ باقی تمام چیزوں پر ہم اتفاق کر سکتے ہیں۔ لیکن اس ترمیم پر اتفاق نہیں کر سکیں گے یا ہم واپس نہیں لے سکیں گے۔ اس لئے آپ کو اس میں جیتی بھی مشکلات ہیں ان کو رفع کرنے کے لئے پہلے مشورہ کرنے چاہئے۔ آپ کو اسے اس صورت میں ہاؤس میں نہیں لانا چاہئے۔ اگر آپ لائیں گے تو ہم ضرور یہ ترمیم پیش کریں گے کیونکہ

[Qazi Hussain Ahmad]

یہ ہاؤس ایسی ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہے کہ واضح طور پر قرآن و سنت کے ارشادات کے خلاف کوئی قانون یہاں سے پاس ہو جائے۔ خود وزیر انصاف صاحب نے ہمیں جو بتایا ہے اور جو

پیش کئے ہیں اس میں یہ بات بالکل مراحتاً لکھی گئی ہے

کہ یہ Legal Representative وہاں یہ مفرد لفظ ہے لیکن اس کی بجائے Legal heirs کو ہونا چاہیے لیکن انہوں نے اصل قانون میں پھر Statement of objects and reasons کے بالکل برعکس Legal Representative کا لفظ استعمال کیا ہے۔ تین نمبر پر دیکھیں۔ . . . Statement of objects and reasons

جناب اقبال احمد خان : پوائنٹ آف آرڈر۔ اگر میری استدعا انہوں

نے قبول نہیں فرمائی تو پھر یہ اپنی تائیم پیش کریں اور پھر جو بات کرتے ہیں کہ میں نے ساری پوزیشن explain کر دی تھی اگر یہ Insist فرماتے ہیں۔

Then he should move his amendment and then speak on it and then I shall oppose it.

قائمی حسین احمد : جی میں insist کرتا ہوں =

جناب شاد محمد خان : جناب والا! وزیر صاحب نے وضاحت بڑے

مزے کی ہے چونکہ assurance دے رہے ہیں۔ وقت ضائع نہیں کرتا

چاہیے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ خود ریفر کریں گے amendment

ہو جائے گا۔ بجائے اس کے کہ وقت ضائع کیا جائے میرے خیال

میں انہیں مان جانا چاہیے اور پریس نہیں کرنا چاہیے۔

Mr. Hasan A. Shaikh: I try to explain to my friend Qazi Hussain Ahmed. The word legal representative has been used in the Civil Procedure Code and it is successively brought on record in the Civil Procedure Code. Therefore, I think the Law Ministry used the word "Legal Representative" which actually includes the legal heir. It does not exclude the legal heir, while the legal heirs are various dependent Sharers, distinct kindreds and others. Therefore, I think, Qazi Sahib may kindly consider

to accept as the Minister for Justice says, he will refer the case to Shariat Court and if the Shariat Court does not agree, he will come back and probably accept the suggestions made by Mr. Qazi Hussain Ahmed.

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین صاحب! میں سٹر شاد محمد خان صاحب اور جناب شیخ صاحب کے سامنے عرض کر دوں گا کہ جب بل پاس ہو جاتا ہے اور قانون پاس ہو جاتا ہے اس کو دوبارہ لانے کے لئے کتنا بڑا عرصہ لگتا ہے اور ہم کیوں خلاف شریعت کام کو پاس کریں جب ہمیں معلوم ہے کہ دوسری بات شیخ صاحب نے کی ہے کہ Legal Representative وسیع تر لفظ ہے۔ اور اس وسیع تر لفظ میں شرعی درناؤ کے علاوہ دوسرے لوگ بھی آسکتے ہیں۔ یہی ہمارا اس پر اعتراض ہے اسکو وسیع تر نہیں ہونا چاہیے۔ یہ شرعی درناؤ کا حق ہے اور پھر جو دوسری ذمہ داریوں ہیں وہ ان کا کام ہے کہ پورا کریں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس پر اگر کوئی اور views ہوں تو دیں۔ اگر اعتراض ختم ہو چکا ہے تو

Then I put the question:

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman Sir, May I ask a question pertaining to what arises from the Bill. Would it be relevant and permissible Mr. Chairman to ask for the specification of the amount mentioned in the Bill but not specified there. Since we have the Minister for Labour also present in the House, would it be relevant within the reading of this Bill.

Mr. Chairman: I think when we discuss that Particular clause then he could be relevant, otherwise we are going instead of the principle into the details of the Bill which at first reading is not permissible.

پروفیسر خورشید احمد: محترم چیئرمین صاحب! اس ایوان کو کسی بھی بل کے بارے میں چار حقوق حاصل ہیں۔ پہلا یہ کہ جیسا کہ بل لایا گیا ہے۔ اسے قبول کر لیں۔ دوسرا یہ کہ اسے مسترد کر دیں تیسرا یہ کہ اس میں ترمیم کریں۔ لیکن ایک چوتھا حق بھی ہمیں حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی Provision کے بارے میں ہمیں یہ شبہ ہو کہ

[Prof. Khurshid Ahmad]

وہ اسلام کے احکام سے متصادم ہے تو ہم اسے اسلامی نظریاتی کونسل کو refer کر سکتے ہیں ہمارا دراصل problem یہ ہے کہ گو ہم وزیر عدل و انصاف کی پوری پوری مدد کرنا چاہتے ہیں لیکن دوسری طرف ہم خدا اور خلق دونوں کے سلسلے جو اب وہ ہیں۔ اگر ایک چیز انسانی لائسنس میں کر گزرے تو اللہ بھی اس کو معاف کرتا ہے اور قوم بھی اس کا احتساب نہیں کرے گی۔

لیکن جو چیز بالکل بدیہی ہے یعنی یہ بات کہ شریعت یہ کہتی ہے کہ ایک شخص کی موت اگر واقع ہو جائے تو اس کے بعد جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اس کا ترکہ بن جاتا ہے اور اس کے ترکہ کے ہزاروں ورثا ہیں مگر یہ کہ اس نے کوئی خاص وصیت کی ہو اور شریعت کورٹ یہی بات کہہ رہی ہے۔ لیکن غالباً یہ غلطی ہوتی ہے اور جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ civil law تقویٰ سا confused ہے۔ کنفیوزڈ اس معنی میں ہے کہ خواہ آپ ریٹشن لار کو لیں خواہ اپنے ملک کی روایات کو لیں Legal Representative کا لفظ Legal Heir کے لئے نہیں استعمال ہوا ہے۔ بلکہ دیسی لار کے اندر خاص طور سے یہ بات موجود ہے کہ Legal Representative کے معنی ماں باپ بیٹا فلاں فلاں ہیں۔

لیکن ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ دوسرے قوانین کے اندر اور کسی لار کے اندر Legal Representative کا لفظ Legal heir سے کبھی نہیں ہے۔ اور یہاں پر اس بات کی ضرورت تھی کہ Legal heir کا ہی لفظ استعمال کیا جاتا۔ میں یہ دونوں option وزیر عدل کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اگر وہ یہ حوس کرتے ہیں کہ ترتیم پر بحث نہیں ہونی چاہیے۔ تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم اس سوڈے کو اسلامی ایڈیالوجی کونسل کو ریفر کر دیں۔ یہ بات کہ اس طرح قانونی خلا واقع ہو جائے گا،

میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فیڈرل شریعت کورٹ میں اس مسئلے کے بارے میں ۱۹۸۴ء میں فیصلہ کیا۔ اور اس نے حکومت کو تین چار مہینے کی مدت دی۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۴ء تک آپ اس میں تبدیلی کر لیں۔ میرا اشارہ موجودہ وزیر عدل کی طرف نہیں ہے۔ وہ اس وقت وزیر عدل نہیں تھے۔ لیکن ہماری وزارت عدل اس وقت خاموش رہی۔ آخری تاریخ فیڈرل شریعت کورٹ کی گزر گئی۔ اس کے بعد یہ پانچ مہینے کے بعد آرڈیننس لائے۔ اس بجٹ میں بھی یہ بات موجود ہے کہ دراصل اس کے حقدار اس قانون کے درناؤ ہیں۔ اس کے خلاف کوئی چیز قابل قبول نہیں ہے۔ یہ اس بجٹ کے الفاظ ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اس کی نزاکت کو ملحوظ نہیں رکھا۔ کہ بجائے Legal Representative کے Legal heir کا لفظ استعمال کرنا چاہیے۔

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ قانون ایک شرعی بنیاد پر قبول کریں یا ترمیم کے ساتھ یہ دوبارہ قومی اسمبلی میں جائے یا ہم اس کو آرڈینالوجی کونسل کو ریفیر کریں تو دراصل ہم اس دستور کے تقاضوں کو پورا کریں گے۔ کوئی قانونی خلاف واقع نہیں ہو گا۔ یہ کوئی ایسا بل نہیں ہے کہ جس سے کوئی حکومت ختم ہو جائے یا گر جائے۔ کسی کی prestige کا مسئلہ نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کو issue نہ بنائیں اور دونوں پاسے جو راستہ بھی ممکن ہے اسے اختیار کیا جائے۔

جناب اقبال احمد خان: چونکہ وہ ترمیم پیش کرنے پر زور رہے ہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ ترمیم پیش کی جائے کیونکہ یہاں نظریات میں conflict ہے۔ ان کا فرمانا یہ ہے کہ یہ کلاز جو amend ہو رہی ہے یہ شریعت کے خلاف ہے میرا کہنا یہ

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

ہے کہ شریعت کورٹ نے یہی الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور شریعت کورٹ کو اس کا اختیار حاصل ہے۔ اس لئے جو بھی انہوں نے فیصلہ کیا ہے وہ شریعت اور پاکستان کے قانون کے مطابق ہے۔ اور اگر کسی کو بعد میں استنباط ہوتا ہے کہ یہ شریعت کے مطابق نہیں ہے تو وہ اسے شریعت کورٹ کے پاس لے جاسکتا ہے۔ یہ تو شریعت کورٹ کے فیصلے کو سمجھتا ہوں کہ جب آئین نے یہ کورٹ بنائی ہے اور شریعت کورٹ نے فیصلہ دیا ہے اور شریعت کورٹ نے یہی الفاظ استعمال کئے ہیں کہ!

“**Direction for amendment:** It is, therefore, be added in these two sub-sections that the payment to the person nominated will be for the benefit of all the legal representative.” It is the judgement of the Shariat Court.

میں نے تو as just goodwill غرض کیا تھا کہ اگر آپ سے خیال میں شریعت کورٹ کا یہ فیصلہ اسلام کے تقاضوں کے مطابق نہیں ہے تو اسے ایسی دوبارہ رلیفز کرنے کی دعوت دیتا ہوں لیکن اگر وہ زور دے رہے ہیں تو میں اسے oppose کرتا ہوں۔

I oppose it. Because we are amending this Ordinance in accordance with the Injunctions of Islam as laid down by the Shariat Court and it is binding on us under the Constitution.

میں نے اس لئے عرض کیا تھا کہ اگر وہ move کرنا چاہتے ہیں تو کہیں تاکہ میں oppose کروں۔ میں نے تو گزارش کی تھی کہ چونکہ آپ فرماتے ہیں آپ کا علم مجھ سے زیادہ ہے۔ مجھے اسلامی علوم پر عبور نہیں ہے۔ میں گنہگار نہیں ہونا چاہتا۔ آپ اسے پاس کریں چونکہ یہ ایک نقطہ نظر سے شریعت کے مطابق ہے۔ لیکن اگر ضرورت محسوس کی گئی تو ہم دوبارہ رلیفز کر دیں گے

So, this is my point of view, Sir, otherwise, this amendment is in accordance with the Injunctions of Quran as decided by the Shariat Court.

قاضی حسین احمد : میں عرض کر رہا تھا کہ شریعت کورٹ کے جو مقاصد ہیں۔ انہولتے خور Statement of objects and reason میں دیئے ہیں۔ بنسرتین پر دیکھیے

“To remove the above lacuna from the Shariat point of view, the Federal Shariat, has suggested the payment to the person nominated by the Court deceased woman under sub-section (1) of section 5 of the Ordinance should be for the benefit of all legal heirs of the deceased woman.”

یہاں Legal heirs کا لفظ خور انہوں نے استعمال کیا ہے۔ کہ یہ اس کی روح ہے۔

جناب چیئرمین : وہ مزا رہے ہیں کہ اور بچل جو ان کا جمنٹ تھا۔ اور اس میں لفظ بیگل ریپریزینٹیو استعمال ہوا ہے میرے خیال میں اگر وہ واقعی شریعت کورٹ کا فیصلہ ہے۔ آپ لوگوں نے ہی وہ جمنٹ مانگے تھے۔ اور اس کے مطابق Legal Representative ہے تو میرے خیال میں اس یقین دہانی پر وہ دریاہ شریعت کورٹ کو رلیفر کیا جائے گا۔ اس معاملہ پر اگر زیادہ زور نہ دیا جائے تو بہتر ہو گا۔ میں آپ کو تسلی دیتا ہوں یہ کوئی نہیں پچا ہے گا کہ سلام یا شریعت کے خلاف قانون پاس کریں لیکن وہ جو لفظ استعمال کر رہے ہیں وہ شریعت کورٹ کی طرف سے نہیں آیا ہے۔

پروڈینئر خورشید احمد : حقیقت یہ ہے کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ یہ قانون جلد سے جلد پاس ہو جائے۔ لیکن دوسری طرف اس ایوان کا یہ Function بھی ہے۔ دستور کے تحت دراصل سینٹ اور اسمبلی کا وہ ادارے ہیں جنہیں قانون سازی کرنا ہے اور جہاں تک فیڈرل شریعت کورٹ کا تعلق ہے یہی سمجھتا ہوں کہ ان سے بھی اس معاملہ میں غلطی ہوئی ہے لیکن اگر آپ پورا پیرا گراف پڑھیں

[Prof. Khurshid Ahmad]

The question is whether the amount to which the woman has been made entitled becomes her heiritable property."

یہ بیسز میں درج کیا ہوا ہے

In view of this, the provision of payment of such amount to the person nominated by her will enables the nominated person to treat this as his personal property which is repugnant to Sharia and it may, therefore, be added in these two sub-sections that the payment to the person nominated will be for the benefit of all the deceased woman

میں نے اسے پورا پڑھا ہے اس پر غور کیا ہے۔ انہوں نے
 دراصل ایک Substantive بات ضرور ہی ہے اور جیسا کہ میں
 نے عرض کیا یہ Legal Representative کا لفظ دونوں معنوں
 میں استعمال ہوتا ہے اس لئے انہوں نے اسے یہاں استعمال
 کر دیا ہے۔
 جناب چیئرمین: یہ آئیڈیا تو نہیں ہے کہ جہاں تک وراثت
 کا تعلق ہے

It is governed by the Muslim Personal Law

وہ بھی سب کو اپلائی کرتا ہے

Or automatically it will be governed in any case whether we describe it as legal representative or legal heir,

میرا اپنا یہ خیال ہے کہ جو سلم پر سنل لا رہے۔

This applies to all ~~in heritance~~

یعنی آپ کا جو point of view ہے وہ صحیح ہے۔

جناب اقبال احمد خان: اصل میں یہ nomination ہے انہوں
 نے valid کیا ہے کہ nomination نہیں ہو سکتی۔ یہ صحیح پوزیشن ہے۔

This is the legal position.

Mr. Chairman: Nomination should be for the benefit of all the legal representatives.

nomination پر اعتراض نہیں ہے۔ یہ nomination کن کے لئے ہو اور یہ فرق وہاں پر آتا ہے۔۔۔

پروفیسر خورشید احمد: میں عرض کرتا ہوں کہ نزاکت کہاں پر ہے۔ نزاکت اس میں ہے کہ اس وقت اسلامک لاز بھی ہیں اور دوسرے لاز بھی اگر کسی مقام پر کوئی شخص اپنا Legal Representative باقاعدہ non-heir کو بناتا ہے پھر اس صورت میں وہ legacy non-heir وصول کر سکے گا۔

جناب چیئرمین: جہاں تک میرے علم کا تعلق ہے دراصل میں پرسنل لاز کو رد نہیں کیا جاتا۔

Customary law no longer exists.

ایک معزز رکن: جناب والا! میں ان دونوں بزرگوں سے یہ استدعا کروں گا یہ لفظ شریعت جو اس وقت باعث نزاع ہے۔ اس سے ہادسی کو دو حصوں میں تقسیم نہ کیا جائے۔ کہیں یہ نہ کہنے لگیں کہ یہ کافر ہیں اور یہ مسلمان ہیں لہذا فراخ دلی سے ذہن کو وسیع رکھنا چاہیے۔ لار منسٹر صاحب نے جو تجویز دی ہے وہ نہایت واضح ہے لہذا اس جھگڑے میں نہ پڑیں

جناب چیئرمین: میرے خیال میں ان کا فرمانا صحیح ہے عدلاً ہمیں ایسی کوئی چیز نہیں کرنی چاہیے جو شریعت کے خلاف ہو۔ میرے خیال میں اگر آپ وزیر صاحب کا یقین دہانی پر عمل کریں تو یہ دوبارہ شریعت کورٹ کو ریفز ہو سکتا ہے اگر اس پر ترمیم ضروری ہے تو یہ دوبارہ آسکتی ہے۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ وزیر اضاف صاحب کیوں اصرار کر رہے ہیں کہ ضروری پاس کر دیا جائے۔ اس پر پہلے ہی پانچ چھ مہینے گزر چکے ہیں۔

جناب چیئرمین : تاحی صاحب میں عرض کر دوں ان کا لفظ نظر ہو میں سبھی سکا ہوں وہ یہ بے کہ ہو الفاظ directive بطور شریعت کورٹ نے ان کو دئیے ہیں۔ اس میں لفظ Legal Representative ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ استعمال کیا گیا ہے۔ اب وہ شریعت کورٹ کے ڈائریکٹو کے پابند ہیں۔ وہ اس سے انحراف نہیں کر سکتے۔ لیکن چونکہ اس معاملہ میں شک ہے اس سے مراد Legal Representative ہونا چاہیے یا Legal heir ہونا چاہیے تو اس کے لئے وہ تیار ہیں۔ کہ دوبارہ شریعت کورٹ سے اس کی وضاحت طالب کریں۔ میرے خیال میں یہ صحیح بات ہے۔

Mr. Chairman: Clause 3. The question is:

“That clause 3 forms part of the Bill.”

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: Clause 3 stands part of the Bill. Clause 4. The question is:

“That clause 4 forms part of the Bill.”

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: Clause 4 stands part of the Bill. We take up Preamble and short title. The question is:

“That the Preamble, the short title and Clause 1 form part of the Bill.”

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: The Preamble, short title and Clause 1 form part of the Bill.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, with your Permission, I beg to move:

“That the Bill further to amend the West Pakistan Maternity Benefit Ordinance 1958, [The West Pakistan Maternity Benefit (Amendment) Bill, 1985] be Passed.”

Mr. Chairman: The motion moved is:

“That the Bill further to amend the West Pakistan Maternity Benefit Ordinance 1958, [The West Pakistan Maternity Benefit (Amendment) Bill, 1985], be Passed.”

Mr. Chairman: The motion moved is:

Mr. Chairman: The Bill is passed.

(The Motion was adopted)

THE REPRESENTATION OF PEOPLE (SEVENTH AMENDMENT)
BILL, 1985

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sir, in the next Bill there is no amendment. This is an amendment in the Representation of Peoples Act, 1976 Sir, the Representation of People (Seventh Amendment) Ordinance, 1985 amended section 64 of the Representation of People Act, 1976 so as to empower the Election Tribunal to take cognizance of, and to try, the offences referred to in clause (b) (c) of sub-section (1) of section 195 of the Cr. P.C. that where such offences are committed in, or in relation to a proceeding in, the Election Tribunal, the Bill seeks to replace the said amending Ordinance on the Permanent footing. In this Bill there is no amendment.

Mr. Chairman: Let me put the Motion first, and then we can take it up. The Motion is:

“That the Bill further to amend the Representation of People Act, 1976 to be called the Representation of People (Seventh Amendment) Bill, 1985 as passed by the National Assembly be taken into consideration.”

Mr. Ahmed Mian Soomro: Since it is 2 question of discussing a Bill, section 24 says that the Tribunal shall have all the Powers of a Civil Court, trying a suit under the Code of Civil Procedure Code of 1908 and shall be deemed to be a civil court within the meaning of section 480 and 482 of Code of Criminal Procedure. They are seeking to add section 476. What exactly is the purpose of that, we would like to ask. They are seeking also to say that section 476 of the Code of Criminal Procedure would apply.

Mr. Chairman: These are certain Powers which are exercisable by the courts. This particular section was missing and they want to fill in the deficiency.

Mr. Ahmad Mian Soomro: I would like to know which is that deficiency. We must know what we are passing.

Mr. Chairman: Section 476, yes, the Law Minister.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: This was confined and all the powers were not there. The Tribunal shall have power of civil court trying a suit under the Code of Criminal Procedure and shall be deemed to be a civil court within the meaning of section 480 and 482 of the Code of Criminal Procedure. This is also mentioned in Section 476.

Mr. Chairman: He wants to know Section 476, what that **Section** is.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: I am sorry, the exact wording is not with me. I have called for the book.

Mr. Chairman: So, that explanation will be forthcoming. In the meantime, I will Put the question which I have already put.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I respectfully submit that first the Member should feel satisfied.

Mr. Chairman: Let us go to the next one. Then, by the time the book arrives, you move the next one. We will come back to this one.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, we may stop here because it is 2.00 P.M. now because the Civil Procedure Code will come and then we will see what is Section 476 and then we will explain to Mr. Soomro.

Mr. Chairman: Section 476 is so far as I recollect, it relates to certain powers exercisable by the courts which were not mentioned or not given earlier.

An Hon. Member: That is right.

Mr. Chairman: This is true but if we can finish it in the momentum but if you want I can stop.

Mr. Hasan A. Shaikh: Alright, go ahead.

Mr. Chairman: So, we take up clause by clause reading. Clause 2. There are no amendments. I will Put the question straightaway The question is:

“That clause 2 forms part of the Bill.”

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. Clause 3. The question is:

“That clause 3 forms part of the Bill

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: Clause 3 stands part of the Bill.

Mr. Chairman: I take up the Preamble and Short Title. The question is:

“That the Preamble, Short title and clause 1 form part of the Bill”

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: The Preamble, short title and clause 1 stand part of the Bill.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, with your kind permission, I beg to move:

“That the Bill further to amend the Representation of People Act, 1976, [the Representation of People (Seventh Amendment) Bill, 1985], be passed.”

Mr. Chairman: The motion moved is:

“That the Bill further to amend to Representation of People Act, 1976, [the Representation of People (Seventh Amendment) Bill, 1985], be passed.”

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: The Bill is passed.

THE SENATE (ELECTION) (SECOND AMENDMENT) BILL,
1985

Mr. Chairman: The next one is also on the same lines and it would present no difficulty.

Mr. Ahmad Mian Soomro: Sir, there is a lunch given by the Prime Minister and in the next Bill there are amendments. There are certain clarifications which I would like from the Justice Minister.

Mr. Chairman: In the Senate Bill?

Mr. Ahmed Mian Soomro: No, Sir, in the Eighth Amendment Bill.

Mr. Chairman: I think the Senate Bill being on the same lines as the Assembly one, that we can finish and then we can adjourn. I think, you introduce it, 15.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, this seeks amendment in the Senate Election Act, 1975. Sir, sub-section (1) of section 43 of the Act provided that every election petition shall be tried as nearly as may be in accordance with the procedure laid down for the trial of suits under the Code of Civil

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

Procedure, 1908. The procedure for trial of the suits under the said Code is very cumbersome and time consuming, and since the election petition should be disposed of as early as possible. The said sub-section (1) has been substituted. The substituted provision empowers the Election Commission to lay down the procedure for the trial of the petitions. Sub-section (1) of Section 45 of the Act provided that the Tribunal shall have all power of Civil Court while trying a suit under the Code of Civil Procedure and shall be deemed to be Civil Court within the meaning of Section 480 and 482 of the Criminal Code of Procedure. Section 476 has been inserted so as to empower the Election Tribunal to take cognisance and try offences referred to in clause (b) and (c) of sub-section (1) of Section 195 of the Criminal Procedure Code. Where such offences are committed in, or in relation to the proceeding, of the Election Tribunal.

سر! اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کورٹ میں غلط evidence دیتا ہے یا غلط ڈاکومنٹ پیش کرتا ہے تو اس کے خلاف دفعہ 476 کے تحت کورٹ حکم دے سکتی ہے کہ وہ پروسٹیٹنگ inserte کی جائیں۔ یہ پہلے بھی تھا اور اس میں بھی add کیا تھا۔ دوسرا یہ پروسٹیجر کو ذرا کم کرنے کے لئے یہ ترمیم کی گئی ہے کہ بجائے سول کورٹ کے الیکشن کمیشن خود اپنا پروسٹیجر اختیار کرے۔

Mr. Chairman: The question before the House is:

“That the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975, [The Senate (Election) (Second Amendment) Bill, 1985], as Passed by the National Assembly be taken into consideration.”

(The Motion was carried).

Mr. Chairman: We take up clause by clause reading of the Bill. In clause 2 there is no amendment. I put the question. The question is:

“That clause 2 forms part of the Bill.”

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill.

In clause 3 there is also no amendment. The question is:

“That clause 3 forms part of the Bill.”

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 3 stands part of the Bill.

Clause 4: The question is:

“That clause 4 form part of the Bill.”

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 4 stands part of the Bill. Now we take Preamble, short title and clause 1. The question is:

“That Preamble, the Short Title and clause 1 form part of the Bill.”

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: The Preamble short title and clause 1 stand part of the Bill.

Mr. Ahmed Mian Soomro: The Bill that has been circulated does not contain Clause 4 which we have just passed. Will they repeal the clause?

Mr. Chairman: It is in the Bill. I think in most copies it is there. Probably there is some mistake.

Mr. Ahmed Mian Soomro: There is something serious, I am sorry to say.

Mr. Chairman: Right. Would you kindly move:

Mr. Iqbal Ahmad Khan: I beg to move:

“That the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975 to be called [The Senate (Election) (Second Amendment) Bill, 1985] be passed.”

Mr. Chairman: The question is:

“That the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975 [The Senate (Election) (Second Amendment) Bill, 1985] be passed.”

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: The Bill is passed. The House stands adjourned to meet again at 9.30 a.m. tomorrow.

[The House adjourned to meet at half past nine of the Clock in the morning, on Thursday, the 11th July, 1985.]

